كتاب الفتن و أشراط الساعة

تاریک فتنے

اور

قیامت کی علامات

بندہ محمد سلمان غفرلہ

فہرست

فِتنہ

قیامت/یوم الآخرة

اَشْرَاطُ السَّاعَۃ/علاماتِ قیامت

علاماتِ بعیدہ

علاماتِ متوسطہ

علاماتِ قریبہ

فتنہ کے معانی:

اصل معنی یہ ہے کہ سونے کو آگ پر پکانا تاکہ اُس کا میل کچیل دور ہو کر عمدگی ظاہر ہو جائے۔(مفردات راغب:1/623)

پھر استعمال کے اعتبار سے "فتنہ" کا لفظ کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے:

آزمائش: وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ۔(الانبیاء:35)وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا۔(طٰہٰ:40)

گمراہی: وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا۔(المائدۃ:41)

عذاب: ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ۔(الذاریات:14)

شرک: وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ۔(البقرۃ:217)وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ۔(الانفال:193)

معصیت: وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي۔(توبۃ:49)(زاد المعاد3/152)(بیضاوی:3/83)

دین سے دور کرنا: فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ:يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ؟ أَنْتَ۔(مشکوۃ:833)

اِس امّت میں فتنے کیوں رکھے گئے ہیں:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: میری یہ امّت ”اُمّتِ مرحومہ“ ہے (یعنی اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمتیں ہیں) آخرت میں اس کے لئے عذاب نہیں، دنیا ہی میں ان کا عذاب فتنوں، زلزلوں اور قتل و غارتگری کی شکل میں رکھا گیا ہے۔أُمَّتِي هَذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ، وَالزَّلَازِلُ، وَالْقَتْلُ۔(ابوداؤد:4278)

اِس سے معلوم ہوا کہ اس امّت میں فتنوں کا وجود بھی امّت کے لئے باعثِ رحمت ہے، بایں طور کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے آخرت کے عذاب کو دور فرمادیں گے۔

فتنوں کے ہولناک ہونے کا تذکرہ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: جماعتوں کی شکل میں فتنے رونما ہوں گے، جب ایک گروہ چلا جائے گا تو دوسرا آجائے گا۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ،رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:هَذِهِ فِتَنٌ قَدْ أَظَلَّتْ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، كُلَّمَا ذَهَبَ مِنْهَا رَسَلٌ بَدَا رَسَلٌ آخَرُ۔(الفتن لنعیم بن حماد:14)

فتنوں کی ہولناکی کا یہ عالَم ہوگا کہ انسان اپنی زندگی سے بیزار آجائے گا، قبر کو دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ کاش میں اِس کی جگہ ہوتا، اور یہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے شوق میں نہ ہوگا، بلکہ مصائب و شدائد اور فتنوں سے تنگ آجانے کی وجہ سے ہوگا، لوگوں کے نزدیک موت اُس ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہوگی جو گرمی کے دن میں محبوب اور پسندیدہ ہوتا ہے۔لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ۔(بخاری:7115)لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَقُولُ: لَوَدِدْتُ أَنِّي مَكَانَ صَاحِبِهِ لِمَا يَلْقَى النَّاسُ مِنَ الْفِتَنِ۔(الفتن لنعیم بن حماد:141)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ،قَالَ:يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَأْتِي الرَّجُلُ الْقَبْرَ فَيَضْطَجِعَ عَلَيْهِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَ صَاحِبِهِ، مَا بِهِ حُبًّا لِلِقَاءِ اللَّهِ وَلَكِنْ لَمَا يَرَى مِنْ شِدَّةِ الْبَلَاءِ۔(الفتن لنعیم بن حماد:141)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الْمَوْتُ فِيهِ أَحَبُّ إِلَى أَحَدِهِمْ مِنَ الْغُسْلِ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فِي الْيَوْمِ الْقَائِظِ، ثُمَّ لَا يَمُوتُ۔(الفتن لنعیم بن حماد:145)

ہر آنے والا فتنہ اتنا ہولناک ہو گا کہ جتنا بھی ہولناک اور شدید واقعہ پیش آجائے، لیکن بعد والا واقعہ اُس گذرے ہوئے واقعہ کو حقیر اور کم تر بنادے گا۔لَنْ تَرَوْا أَمْرًا يَهُولُكُمْ إِلَّا حَقَرَهُ بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ۔(الفتن لنعیم بن حماد:154)

فتنوں کو کن چیزوں سے تشبیہ دی گئی ہے:

1. بارش کے قطروں کی طرح مسلسل اور تیزی سے فتنے آئیں گے۔ایک دفعہ نبی ﷺ مدینہ کے کسی ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا: تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ صحابہؓ نے کہا: نہیں! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں، جو تمہارے گھروں کے اندر بارش کی طرح برس رہے ہیں۔أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ،مِنْ آطَامِ المَدِينَةِ،فَقَالَ:هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى،إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الفِتَنِ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ القَطْرِ۔(بخاری:1878)أَتَتْكُمُ الْفِتَنُ دِيَمًا كَدِيَمِ الْمَطَرِ۔(الفتن لنعیم بن حماد:24)
2. شبِ تاریک اور اُس کے ٹکڑوں کی طرح فتنے ہوں گے، یعنی جس طرح رات تاریک اور سیاہ ہوتی ہے اور راستہ سجھائی نہیں دیتا اِسی طرح فتنے بھی تاریک اور سیاہ ہوں گے اور یہ معلوم نہ ہو گا کہ کیا کروں، کہاں جاؤں۔بَادِرُوا بِالأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ المُظْلِمِ۔(ترمذی:2195)تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ المُظْلِمِ۔(ترمذی:2197)أَنَاخَ بِكُمُ السَّرَفُ وَالْحُوبُ» قَالُوا:وَمَا السَّرَفُ وَالْحُوبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:«الْفِتَنُ كَأَمْثَالِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ»۔(مستدرکِ حاکم:8725)
3. بعض فتنے گرمی کی آندھیوں کی طرح ہوں گے۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم میں سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنہ کو جانتا ہوں جو میرے درمیان اور قیامت کے درمیان ہونے والا ہے۔اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپا کر کوئی بات خاص مجھ سے بیان کی ہو جو اَوروں سے نہ کی ہو، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان کیا جس میں مَیں بھی تھا۔ تو آپ ﷺ نے ان فتنوں کا شمار کرتے ہوئے فرمایا: تین ان میں سے ایسے ہیں جو قریب ہے کہ کچھ نہ چھوڑیں گے اور ان میں سے بعض گرمی کی آندھیوں کی طرح ہیں، بعض ان میں چھوٹے ہیں اور بعض بڑے ہیں۔سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (اب) میرے سوا اس مجلس کے سب لوگ فوت ہو چکے ہیں۔ایک میں باقی ہوں (اس وجہ سے اب مجھ سے زیادہ کوئی فتنوں کا جاننے والا باقی نہ رہا)۔ وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ

كَائِنَةٌ، فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ، وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَرَّ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا، لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي، وَلَكِنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ: «مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا، وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ» قَالَ حُذَيْفَةُ: فَذَهَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي۔(مسلم:2891)

4. **دھوئیں کے ٹکڑے کی طرح گہرے اور گاڑھے فتنے ہوں گے**۔إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، فِتَنًا كَقِطَعِ الدُّخَانِ۔(مسند احمد:15753)

5. **اندھا، گونگا اور بہرا فتنہ ہوگا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ عنقریب ایک ایسا فتنہ رونما ہوگا جو اندھا، بہرا اور گونگا ہوگا، جو اُس کو جھانک کر بھی دیکھے گا فتنہ اُسے اپنی طرف کھینچ لے گا۔ اندھا بہرا اور گونگا ہونے کا مطلب یہ ہے اُس میں حق دیکھا، سنا اور بولا نہ جائے گا، حق اور باطل کا امتیاز ختم ہوجائے گا**۔سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ، بَكْمَاءُ، عَمْيَاءُ، مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ۔(ابوداؤد:4264)(عون المعبود:11/232)

6. **فتنے یکے بعد دیگرے اِس طرح آئیں گے جیسے ایک لڑی میں پروئے ہوئے دانے جس کا دھاگہ ٹوٹ گیا ہو اور اُس کے دانے ایک ایک کرکے گرنے لگیں**۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو،عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْآيَاتُ خَرَزٌ مَنْظُومَاتٌ فِي سِلْكٍ ؛ انْقَطَعَ السِّلْكُ فَيَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔(ابن ابی شیبہ: 37274)(مستدرک:8461)

7. **فتنے گائے کے سروں کی طرح مشتبہ ہوں گے**۔تَكُونُ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا، تَأْتِيكُمْ مُشْتَبِهَةً كَوُجُوهِ الْبَقَرِ، لَا تَدْرُونَ أَيُّهَا مِنْ أَيٍّ۔(الفتن لنعیم بن حماد:4)عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ:هَذِهِ فِتَنٌ قَدْ أَظَلَّتْ كَجِبَاهِ الْبَقَرِ۔(الفتن لنعیم بن حماد:5)

8. **سائبانوں کی طرح فتنے چھاجائیں گے**۔ثُمَّ تَكُونُ فِتَنٌ كَأَنَّهَا الظُّلَلُ۔(الفتن لنعیم بن حماد:7)

9. **فتنے سائے کی مانند چھاجائیں گے**۔قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،هَلْ لِلْإِسْلَامِ مُنْتَهًى؟ قَالَ:نَعَمْ،أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ أَوِ الْعَجَمِ أَرَادَ اللَّهُ بِهِمْ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ،قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ:ثُمَّ الْفِتَنُ تَقَعُ كَالظُّلَلِ تَعُودُونَ فِيهَا أَسَاوِدَ صُبًّا،يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ، وَالْأَسْوَدُ: الْحَيَّةُ تَرْتَفِعُ ثُمَّ تَنْصَبُّ۔(ابن ابی شیبہ:37126)

10. سمندر کی موجوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرارہے ہوں گے۔قَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَأْتِيكُمْ بَعْدِي فِتَنٌ كَمَوْجِ الْبَحْرِ يَدْفَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔(طبرانی کبیر:3024)

ہر آنے والا وقت گزرے ہوئے وقت سے بدتر ہوتا چلا جائے گا:

1. حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ دنیا میں صرف مصیبت اور فتنے دیکھتے رہو گے اور معاملہ پہلے سے بھی زیادہ شدید تر ہوتا چلا جائے گا، تم جتنا بھی ہولناک اور شدید واقعہ دیکھو، لیکن بعد والا واقعہ اُس گزرے ہوئے واقعہ کو حقیر اور کم تر بنادے گا۔عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَا إِنَّكُمْ لَنْ تَرَوْا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءً وَفِتْنَةً، وَلَنْ يَزْدَادَ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَنْ تَرَوْا أَمْرًا يَهُولُكُمْ أَوْ يَشْتَدَّ عَلَيْكُمْ إِلَّا حَقَرَهُ بَعْدَهُ مَا هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ۔(الفتن لنعیم بن حماد: 44)
2. دنیا میں اب صرف مصیبت اور فتنہ ہی بچ گیا ہے۔لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ ۔(ابن ماجہ:4035)
3. حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر ہر آنے والا سال گذشتہ سال سے بدتر ہوگا: لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ عَامٌ إِلَّا هُوَ شَرٌّ مِنَ الْآخَرِ۔(الفتن لنعیم بن حماد: 47)
4. حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہینوں، دنوں اور راتوں میں سب سے بدتر وہ ہیں جو قیامت کے قریب تر ہیں، گویا جوں جوں قیامت قریب ہوتی چلی جائے گی شدّت بڑھتی چلی جائے گی۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:إِنَّ شَرَّ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ وَالشُّهُورِ وَالْأَزْمِنَةِ أَقْرَبُهَا إِلَى السَّاعَةِ۔(الفتن لنعیم بن حماد64)
5. حضرت زبیر بن عدی روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان مظالم کی شکایت کی جو ہم پر حجاج کی طرف سے ہوتے تھے، تو انہوں نے کہا: صبر کرو! اس لئے کہ کوئی زمانہ نہیں آئے گا مگر اس کے بعد والا زمانہ اس سے زیادہ برا ہوگا؛ حتی کہ تم اپنے رب سے جاملو گے، میں نے بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الحَجَّاجِ، فَقَالَ:اصْبِرُوا، فَإِنَّهُ لاَ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ، حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ، سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔(بخاری:7068)

6. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ دنیا کی ہر چیز میں مستقل کمی ہوتی رہے گی سوائے شر کے، کیونکہ اُس میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے گا۔ کُلُّ شَيْءٍ يَنْقُصُ إِلَّا الشَّرَّ، فَإِنَّهُ يُزَادُ فِيهِ۔(مسند احمد:27483)

7. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: معاملہ (دنیا) میں شدت بڑھتی ہی جائے گی اور دنیا میں ادبار (افلاس و اخلاق رذیلہ) بڑھتا ہی جائے گا لوگ بخیل سے بخیل تر ہوتے جائیں گے اور قیامت انسانیت کے بدترین افراد پر قائم ہو گی اور (قرب قیامت حضرت مہدی کے بعد) کامل ہدایت یافتہ شخص صرف حضرت عیسیٰ بن مریم ہوں گے۔لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا، وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ، وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ۔(ابن ماجہ:4039)لَنْ يَزْدَادَ الزَّمَانُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ إِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ۔(مستدرک حاکم:8364)

8. حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی انتہاء بنائی ہے، اور یہ دین بھی بے شک تام ہو چکا ہے اور اب یہ روبہ تنزّل ہے یعنی نقصان کی طرف جارہا ہے۔إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا جَعَلَ لَهُ مُنْتَهًى ،وَإِنَّ هَذَا الدِّينَ قَدْ تَمَّ ، وَإِنَّهُ صَائِرٌ إِلَى نُقْصَانٍ۔(ابن ابی شیبہ:37337)

فتنوں سے محفوظ رہنے والا خوش نصیب ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو فتنے سے بچالیا گیا وہ بڑا خوش نصیب ہے، یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور پھر فرمایا کہ وہ بھی خوش نصیب ہے جو فتنوں میں مبتلا کیا گیا اور اُس نے صبر سے کام لیا، ہاں افسوس اُس پر ہے جس نے ازخود فتنوں کا ارتکاب کیا اور اُس میں سعی کی۔إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنِ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنُ، وَلَمَنْ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔(ابوداؤد:4263)

فتنوں سے کیسے بچا جائے:

نبی کریم ﷺ نے فتنوں کی صرف پیشینگوئیاں ہی نہیں بلکہ اُن سے بچنے کے لئے جامع تعلیمات بھی عطاء فرمائی ہیں، جن کو

اختیار کر کے ہر دور میں پیدا ہونے والے بڑے بڑے فتنوں کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں فتنوں سے بچنے کے لئے احادیث طیبہ کی روشنی میں کچھ اہم طریقے ذکر کیے جارہے ہیں:

فتنوں کو پہلے سے جاننا چاہیئے:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہلاکت خیز فتنوں سے وہی بچ سکے گا جو اُن فتنوں کو پہلے سے جانتا ہو گا۔عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ:هَذِهِ فِتَنٌ قَدْ أَظَلَّتْ كَجِباهِ الْبَقَرِ، يَهْلِكُ فِيهَا أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْرِفُهَا قَبْلَ ذَلِكَ۔(الفتن لنعیم بن حماد:5)

اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنا:

فتنوں سے بچنے کا ایک بہت ہی اہم اور مؤثر ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر فتنوں سے محفوظ ہونے کی دعاء مانگنا ہے،

وہی فتنوں سے بچا سکتا ہے، انسان کی ظاہری ساری تدابیر دھری رہ جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی پناہ وہ محفوظ سائبان ہے جہاں انسان کا بال بیکا نہیں ہو سکتا،اِس لئے پر فتن دور میں اللہ تعالیٰ سے خوب دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ضرور ایسا وقت آئے گا کہ اُس میں وہی شخص نجات پاسکے گا جو ڈوبنے والے کی طرح اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگے۔عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْجُو فِيهِ إِلَّا الَّذِي يَدْعُو بِدُعَاءٍ كَدُعَاءِ الْغَرِيقِ۔(ابن ابی شیبہ: 37145)

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فتنوں سے پناہ مانگتے ہوئے گمراہ کُن فتنوں سے حفاظت کی دعاء مانگنی چاہیئے، کیونکہ فتنے تو بہت سے ہیں، اور انسان کا اُن فتنوں (آزمائشوں) سے واسطہ بھی لازماً پڑتا ہے، پس اللہ تعالیٰ سے اُن کے شر اور گمراہی میں مبتلاء ہو جانے سے پناہ مانگتے رہنا چاہیئے۔ چنانچہ روایت میں ہے: تم میں سے جو فتنوں سے پناہ مانگے اُسے چاہیئے کہ گمراہ کُن فتنوں سے حفاظت کی دعاء کرے۔أَيُّكُمُ اسْتَعَاذَ مِنَ الْفِتَنِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ مُضِلَّاتِهَا۔(ابن ابی شیبہ:37218)

نبی کریم ﷺ کی مبارک و مستجاب دعاؤں میں بہت سی ایسی دعائیں ملتی ہیں جن میں فتنوں سے پناہ مانگی گئی ہے، آج کے اِس پر فتن دور میں جبکہ چہار سُو تاریک فتنوں کے ایسے گھٹاٹوپ اندھیرے چھائے ہوئے ہیں کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا ،اُن دعاؤں کو یاد کر کے بہت اہتمام اور پابندی سے مانگنا اور مانگتے رہنا چاہیئے، اُن میں سے کچھ ماثور دعائیں عنوان "فتنوں سے پناہ مانگنے کی دعائیں" کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

ایمان، صبر اور صلاۃ:

ایمان، صبر اور صلاۃ یہ تینوں ایسے زبردست ہتھیار ہیں کہ بڑے بڑے فتنوں کو آسان کر دیتے ہیں، لہٰذا فتنوں کے دور میں اِنہیں اختیار کرنا چاہیئے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مصائب و مشکلات میں ایمان والوں کو صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کا حکم دیا ہے:﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ﴾۔(البقرۃ:153)

ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ اِس امّت کے اول حصہ میں عافیت رکھی گئی ہے اور آخری حصہ میں مصائب اور ناپسندیدہ امور رکھے گئے ہیں، پس اِسی وجہ سے فتنے پیدا ہوں گے، اُن فتنوں کو دیکھ کر مومن کہے گا میری ہلاکت کا وقت آگیا، پھر وہ حالت درست ہو جائے گی، اُس کے بعد دوبارہ فتنہ آئیں گے تو مومن کہے گا کہ میری ہلاکت کا وقت آگیا، پھر وہ حالت درست ہو جائے گی۔ پس جو شخص جہنم کی آگ سے بچنا اور جنت میں داخل ہونا چاہے اُسے چاہیئے اِس حالت میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا ، وَإِنَّ آخِرَهَا سَيُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا ؛ فَمِنْ ثَمَّ تَجِيءُ الْفِتْنَةُ ، فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِيءُ الْفِتْنَةُ ، فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ، ثُمَّ تَنْكَشِفُ،فَمَنْ سَرَّهُ مِنْكُمْ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔(ابن ابی شیبہ:37109)

حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے اِس امّت کی شان اور فضیلت ذکر فرمائی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اِس امّت میں سے ہونے کی تمنا کرنے لگے ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِس امّت کے آخر میں مصائب ، شدائد اور فتنے ہوں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ یا اللہ !جو اُس پر کون صبر کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اُنہیں ایمان اور صبر کی نعمت عطاء کروں گا جس سے مصیبتیں اُن پر آسان ہو جائیں گی۔لَمَّا قَصَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى

مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ شَأْنَ هَذِهِ الْأُمَّةِ تَمَنَّى أَنْ يَكُونَ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَقَالَ اللَّهُ: يَا مُوسَى، إِنَّهُ يُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَشِدَّةٌ، قَالَ أَحَدُهُمَا:مِنَ الْفِتَنِ، فَقَالَ مُوسَى:يَا رَبِّ، وَمَنْ يَصْبِرُ عَلَى هَذَا؟ قَالَ اللَّهُ:إِنِّي أَعْطَيْتُهُمْ مِنَ الصَّبْرِ وَالْإِيمَانِ مَا يُهَوِّنُ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءَ۔(الفتن لنعیم بن حماد:22)

حضرت ابوثعلبہ خشنی فرماتے ہیں کہ وسیع و عریض دنیا کی بشارت سُن لو، جو تمہارے ایمانوں کو کھابیٹھے گی، پس جو شخص تم میں سے اُس دن ایمان و یقین کی حالت میں ہوگا اُس کے پاس روشن و چمکدار فتنہ آئے گا (یعنی اُس کے حق میں بہتر ثابت ہوگا) اور جو شک اور تردد کی حالت میں ہوگا (ایمان مضبوط و راسخ نہیں ہوگا) اُس کے پاس انتہائی سیاہ اور تاریک فتنہ آئے گا (یعنی اُس کے حق میں اچھا ثابت نہیں ہوگا) پھر اللہ تعالی کو اُس کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ کِس وادی میں چلے جاتا ہے۔ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، قَالَ:أَبْشِرُوا بِدُنْيَا عَرِيضَةٍ، تَأْكُلُ إِيمَانَكُمْ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ عَلَى يَقِينٍ مِنْ رَبِّهِ أَتَتْهُ فِتْنَةٌ بَيْضَاءُ مُسْفِرَةٌ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ عَلَى شَكٍّ مِنْ رَبِّهِ أَتَتْهُ فِتْنَةٌ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ، ثُمَّ لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ الْأَوْدِيَةِ سَلَكَ۔(الفتن لنعیم بن حماد:123)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو فتنے سے بچالیا گیا وہ بڑا خوش نصیب ہے، یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور پھر فرمایا کہ وہ بھی خوش نصیب ہے جو فتنوں میں مبتلا کیا گیا اور اُس نے صبر سے کام لیا، ہاں افسوس اُس پر ہے جس نے ازخود فتنوں کا ارتکاب کیا اور اُس میں سعی کی۔إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنِ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنُ، وَلَمَنْ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔(ابوداؤد:4263) قوله:(فَوَاهًا) مَعْنَاهُ التَّلَهُّفُ وَالتَّحَسُّرُ أَيْ وَاهًا لِمَنْ بَاشَرَ الْفِتْنَةَ وَسَعَى فِيهَا۔(عون المعبود:11/231)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ثواب اتنا ہی زیادہ ہوگا جتنی آزمائش سخت ہوگی اور اللہ تعالی جب کسی قوم کو پسند فرماتے ہیں تو اس کی آزمائش کرتے ہیں جو راضی ہو اس سے راضی ہو جاتے اور جو ناراض ہو اس سے ناراض۔عِظَمُ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ۔(ابن ماجہ:4031)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ۔(ابن ماجہ:4031)

اعمالِ صالحہ اختیار کرنا:

نماز، روزہ، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یہ سب فتنوں کے لئے کفارہ بن جاتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ انسان کا فتنہ (آزمائش) اس کے اہل، اس کے مال اور اس کی اولاد اور اس کے پڑوسیوں کے ساتھ معاملات میں ہے اور اُس کے لئے نماز اور صدقہ اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا کفارہ بن جاتا ہے۔ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ، وَالأَمْرُ وَالنَّهْيُ۔(بخاری: 525)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نیند سے گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور آپ فرمارہے تھے: سبحان اللہ! اللہ نے کیسے خزانے نازل کئے ہیں اور کس قدر فتنے نازل کئے گئے ہیں، کوئی ہے جو ان حجرے والیوں یعنی ازواجِ مطہرات کو جگادے تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ فتنوں کے نازل ہونے کے وقت میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف اعمالِ صالحہ کے ذریعہ رجوع کرنا چاہیئے۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الخَزَائِنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الحُجُرَاتِ؟۔(ترمذی:2196)

ایک حدیث میں ہے کہ اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح آنے والے فتنوں سے پہلے ہی اعمال میں سبقت کرجاؤ۔ بَادِرُوا بِالأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ۔(ترمذی:2195)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: تم لوگ ایسے زمانے میں ہو جس میں علماء کثرت سے ہیں، خطباء کم ہیں، جس نے اپنے علم کا دسواں حصہ بھی ترک کردیا وہ ہلاک ہوجائے گا، اور عنقریب ایسا زمانہ لوگوں پر آئے گا جس میں علماء کم اور خطباء کثیر ہوجائیں گے، اُس زمانہ میں جس نے اپنے علم کا دسواں حصہ بھی اختیار کرلیا وہ نجات پاجائے گا۔ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ عُلَمَاؤُهُ كَثِيرٌ، خُطَبَاؤُهُ قَلِيلٌ، مَنْ تَرَكَ فِيهِ عُشَيْرَ مَا يَعْلَمُ هَوَى، أَوْ قَالَ: هَلَكَ، وَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقِلُّ عُلَمَاؤُهُ وَيَكْثُرُ خُطَبَاؤُهُ، مَنْ تَمَسَّكَ فِيهِ بِعُشَيْرِ مَا يَعْلَمُ نَجَا۔(مسند احمد:21372) اِس سے معلوم ہوا کہ فتنوں کے دور میں اپنی مقدور بھر استطاعت کے مطابق عملی زندگی کو درست رکھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔

مسلمانوں کی اجتماعیت کے ساتھ وابستگی:

فتنوں کے زمانے میں نبی کریم ﷺ کی ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ اہلِ حق کی جماعت اور اُن کے امام کے ساتھ جڑ کر رہا جائے، اگر اہلِ حق کی کوئی جماعت اور کوئی امام نہ ہو تو تمام فرقوں سے الگ تھلگ رہنا چاہیے جیسا کہ حدیث میں اِس کی صراحت کی گئی ہے۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے متعلق پوچھا کرتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں وہ مجھے نہ پالے، چنانچہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم جاہلیت اور برائی میں تھے، اللہ نے ہمارے پاس یہ خیر بھیجا، تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے پوچھا: اس شر کے بعد بھی خیر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور اس میں کچھ کمزوری ہوگی، میں نے پوچھا: اس کی کمزوری کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ میرے طریقہ کے خلاف چلیں گے، ان کی بعض باتیں تو تمہیں اچھی نظر آئیں گی اور بعض باتیں بری نظر آئیں گی، میں نے پوچھا: کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! کچھ لوگ جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے، جو ان کی دعوت کو قبول کرے گا وہ اس کو جہنم میں ڈال دیں گے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ان لوگوں کی کچھ حالت ہم سے بیان فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہماری قوم میں سے ہوں گے اور ہماری زبان میں گفتگو کریں گے، میں نے عرض کیا: اگر میں وہ زمانہ نہ پالوں تو آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہو! میں نے کہا: اگر ان کی جماعت اور امام نہ ہو تو؟ فرمایا: ان تمام جماعتوں سے علیحدہ ہو جاؤ اگرچہ تمہیں درخت کی جڑ چبانی پڑے؛ یہاں تک کہ اسی حال میں تمہاری موت آجائے۔ حُذَيْفَةَ بْنَ اليَمَانِ، يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ:«نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ» قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ» قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: «هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا» قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَلْزَمُ جَمَاعَةَ المُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ» قُلْتُ: فَإِنْ

لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ؟ قَالَ:فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ المَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ۔(بخاری:7084)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ جبکہ دو آدمیوں سے دور ہوتا ہے جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کے لئے جماعت سے وابستگی لازمی ہے۔وَإِيَّاكُمْ وَالفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ،مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الجَنَّةِ فَلْيَلْزَمُ الجَمَاعَةَ۔(ترمذی:2165)

اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد جماعت کے ساتھ ہے۔يَدُ اللَّهِ مَعَ الجَمَاعَةِ۔ (ترمذی:2166)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ میری امّت کو یا یہ فرمایا کہ امّتِ محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائیں گے، اور اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے، جو جماعت سے الگ ہو گیا وہ جہنم کی آگ کی جانب الگ ہو گیا۔إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي -أَوْ قَالَ:أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَلَى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللَّهِ مَعَ الجَمَاعَةِ،وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ۔(ترمذی:2167)مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ فَارَقَ الْإِسْلَامَ۔(مسند البزار:334/7)قَالَ حُذَيْفَةُ:مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ۔(ابن ابی شیبہ:37154)

حق کی تلاش:

ایک بہت اہم تعلیم فتنوں کے دور سے متعلّق یہ ہے کہ زمانے میں چھائے ہوئے فتنوں کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں حق اور اہلِ حق کی روشنی کو تلاش کیا جائے، کیونکہ فتنوں کے دور میں حق کو پہچاننے والا ہی فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الْفِتْنَةُ حَقٌّ وَبَاطِلٌ يَشْتَبِهَانَ، فَمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ لَمْ تَضُرَّهُ الْفِتْنَةُ۔ فتنہ حق اور باطل کے مشتبہ ہو جانے کا نام ہے، پس جس نے حق کو پہچان لیا اُسے فتنہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔(الفتن لنعیم:132)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کون سا فتنہ سب سے زیادہ سخت ہے ؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:أَنْ يُعْرَضَ عَلَيْكَ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ لَا تَدْرِي أَيَّهُمَا تَتْبَعُ۔سب سے زیادہ خطرناک فتنہ یہ ہے کہ تمہارے سامنے حق پیش کیا جائے اور تم اِس بات کا فیصلہ نہ کر سکو کہ تم کس کی اتباع کرو۔(ابن ابی شیبہ:37569)

حضرت حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنہُ فرماتے ہیں: بے شک ساری کی ساری گمراہی تو یہ ہے کہ تم گناہ کو نیکی اور نیکی کو گناہ سمجھنے لگو، پس اچھی طرح آج جس حالت میں تم ہو اُس کو دیکھ لو اور اِسی کو تھام لو کیونکہ پھر تمہیں کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ إِنَّ الضَّلَالَةَ حَقَّ الضَّلَالَةِ أَنْ تَعْرِفَ مَا كُنْتَ تُنْكِرُ، وَتُنْكِرَ مَا كُنْتَ تَعْرِفُ، فَانْظُرِ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ فَتَمَسَّكْ بِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ فِتْنَةٌ بَعْدُ۔(الفتن لنعیم بن حماد:134)

اہلِ حق کی پہچان کیسے ہو؟

یہ ایسا نازک سوال ہے جس کا ہر کوئی اپنے اعتبار سے جواب بنا کر پیش کرتا ہے، حالانکہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم ہمیں اِس سوال کا جواب عنایت فرما کر دنیا سے تشریف لے گئے ہیں لہٰذا اِدھر اُدھر کہیں بھٹکنے کی ضرورت نہیں، خود نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کے الفاظ میں اِس سوال کا جواب ملاحظہ فرمائیے:

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: جس طرح ایک جوتا دوسرے جوتے کے بالکل برابر ہوتا ہے اِسی طرح میری امّت بھی بنی اسرائیل کی طرح وہ سب کچھ کرے گی جو اُنہوں نے کیا تھا (یعنی دونوں کے کاموں میں کوئی فرق نہ ہوگا) حتی کہ بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کیا تھا تو میری امّت میں بھی اِس کام کے کرنے والے ہوں گے، بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹے تھے، میری امّت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی، وہ سب کے سب جہنمی ہوں گے، صرف ایک جماعت جنّتی ہوں گی، حضرات صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنہُم نے دریافت کیا کہ وہ کون ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي“ یعنی وہ لوگ جو میرے اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنہُم کے طریقے پر ہوں گے۔لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بني إسرائيل حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ، وَإِنَّ بني إسرائيل تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي۔(ترمذی:2641)

اِس سے معلوم ہوا کہ حق اور اہلِ حق کا معیار نبی اور صحابہ کا طریقہ ہے، یہ وہ کسوٹی ہے جس کی بنیاد پر کسی کے حق اور باطل پر ہونے کو پرکھا جاسکتا ہے۔ موجودہ زمانے کی ساری بدعات و خرافات کے غلط ہونے کی سب سے بڑی دلیل اور واضح ثبوت یہی ہے کہ وہ نبی اور صحابہ کرام کے طریقے کے مخالف ہیں اور اِسلام کے قرونِ اولیٰ ثلاثہ میں اُس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صراطِ مستقیم وہ ہے جس پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چھوڑا تھا۔الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ الَّذِي تَرَكَنَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔(طبرانی کبیر:10454)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، حاکم کی سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اگرچہ وہ حاکم حبشی ہی کیوں نہ ہو، پس تم میں سے جو میرے بعد رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، (لہٰذا اِس بات کو اپنے پلّو باندھ لو کہ) دین میں نئی نئی پیدا ہونے والی باتوں سے بچنا، اِس لئے کہ وہ گمراہی ہیں، پس اُس زمانے کو جو بھی پائے اُسے چاہیئے کہ میری سنّت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنّت کو اپنے اوپر لازم کرلے، اُسے مضبوطی سے اپنے دانتوں سے تھام لے۔أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ المَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔(ترمذی:2676)

امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور اہلِ فتن سے قتال:

مذکورہ تینوں کام ایسے عظیم کام ہیں کہ اِن میں لگنے والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عظیم اجر و ثواب کا مستحق قرار دیا ہے، چنانچہ حدیث میں ہے: اس امت کے اخیر زمانہ میں ایک جماعت ایسی پیدا ہوگی جس کا ثواب اول لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے ثواب کے مانند ہوگا، اس جماعت کے لوگ امر بالمعروف کریں گے، بری باتوں سے روکیں گے اور فتنہ پروروں سے قتال کریں گے۔إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ۔(مشکوۃ:6289)

عُزلت نشینی یا میدانِ کارزار:

فتنوں کے دور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کاموں کو اُس وقت کا بہترین کام قرار دیا گیا ہے: ایک یہ کہ سب سے الگ تھلگ رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگنا اور دوسرا یہ کہ گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر دشمن سے بر سرِ پیکار ہونا، چنانچہ حدیث میں ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فتنہ کا تذکرہ فرمایا اور اُسے بہت قریب قرار دیا، حضرت امّ مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے

دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! اُس میں سب سے بہتر کون ہو گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک وہ شخص جو اپنے مویشی کو لے کر الگ تھلگ ہو کر اللہ کی عبادت میں لگ جائے اور مویشیوں کا حق اداء کرتا رہے، دوسرا وہ وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے نکل جائے، اِس طرح کہ وہ دشمن کو ڈراتا ہو اور دشمن اُس کو ڈراتے ہوں۔عَنْ أُمِّ مَالِكٍ البَهْزِيَّةِ قَالَتْ:ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ:قُلْتُ:يَا رَسُولَ اللَّهِ،مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا؟ قَالَ:رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ،وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ العَدُوَّ وَيُخِيفُونَهُ۔(ترمذی:2177)

فتنوں سے حتی الامکان دور رہنا:

فتنوں سے جتنا دور رہا جاسکتا ہے، دور رہا جائے، حتی کہ جھانک کر بھی نہ دیکھا جائے، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے اُس پر فتن دور میں سوئے ہوئے کو جاگنے والے سے، جاگنے والوں میں سے لیٹے ہوئے کو بیٹھے ہوئے شخص سے، بیٹھے ہوئے کو کھڑے ہوئے سے، کھڑے ہوئے کو چلنے والے سے، چلنے والے کو دوڑنے والے سے اور دوڑنے والے کو سوار سے بہتر قرار دیا ہے۔سَتَكُونُ فِتْنَةٌ القَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ القَائِمِ،وَالقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ المَاشِي، وَالمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي۔ (ترمذی:2194)تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ،وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ،وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي،فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ۔(ترمذی:2886)تَكُونُ فِتْنَةٌ،الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ،وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي،وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي،وَالسَّاعِي خَيْرٌ مِنَ الرَّاكِبِ،وَالرَّاكِبُ خَيْرٌ مِنَ الْمَوْضِعِ۔(ابن ابی شیبہ:37112)سَتَكُونُ فِتْنَةٌ ، الْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْجَالِسِ ، وَالْجَالِسُ خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي۔(ابن ابی شیبہ:37111)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص فتنوں کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا فتنے اُس کو اُچک لیں گے، لہٰذا جو بھی اُن فتنوں سے بچنے کے لئے کوئی مخلص یا جائے پناہ پائے اُسے اُس میں پناہ حاصل کر لینی چاہیئے۔مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَأً، أَوْ مَعَاذًا، فَلْيَعُذْ بِهِ۔(ترمذی:7081)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ فتنوں کے زمانے میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ ہے جو بکریوں کا ریوڑ لے کر پہاڑ کی چوٹی پر چلا جائے اور لوگوں کے شرور سے دور رہے۔أَسْعَدُ النَّاسِ فِي الْفِتَنِ رَبُّ شَاءٍ فِي رَأْسِ جَبَلٍ، مُعْتَزِلٌ عَنْ شُرُورِ

النَّاسِ۔(الفتن لنعیم بن حماد:132)یُوشِكُ أَنْ یَكُونَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ وَمَوَاقِعَ القَطْرِ،یَفِرُّ بِدِینِهِ مِنَ الفِتَنِ۔(بخاری:7088)

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فتنوں کے دور میں یہ تعلیم دی ہے کہ جب وہ فتنے واقع ہوں تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹ کے ساتھ، جس کے پاس بکریاں ہوں وہ بکریوں کے ساتھ اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین کے ساتھ لاحق ہو جائے۔یعنی عزلت نشینی اختیار کرلے۔إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ: أَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِیهَا خَیْرٌ مِنَ الْمَاشِي فِیهَا، وَالْمَاشِي فِیهَا خَیْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَیْهَا. أَلَا، فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْیَلْحَقْ بِإِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِأَرْضِهِ۔(مسلم:2887)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فتنوں سے بچو! اُس کی جانب کوئی نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھے۔إِیَّاكَ وَالْفِتَنَ لَا یَشْخَصْ لَهَا أَحَدٌ، فَوَاللَّهِ مَا شَخَصَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا نَسَفَتْهُ كَمَا یَنْسِفُ السَّیْلُ الدِّمَنَ، إِنَّهَا مُشْبِهَةٌ مُقْبِلَةً، حَتَّى یَقُولَ الْجَاهِلُ هَذِهِ تُشْبِهُ مُقْبِلَةً، وَتَتَبَیَّنَ مُدْبِرَةً، فَإِذَا رَأَیْتُمُوهَا، فَاجْتَمِعُوا فِي بُیُوتِكُمْ وَاكْسِرُوا سُیُوفَكُمْ، وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ، وَغَطُّوا وُجُوهَكُمْ۔(مستدرکِ حاکم:8385)

مسلمانوں کی باہم لڑائی میں شرکت سے اجتناب:

حضرت عدیسہ بنت اُھبان فرماتی ہیں کہ میرے والد کے پاس حضرت علی کرّم اللہ وجہہ تشریف لائے اور اپنے ساتھ نکلنے کے لئے کہا، میرے والد نے فرمایا کہ میرے خلیل اور آپ کے چچازاد بھائی یعنی نبی کریم ﷺ نے مجھ سے اِس بات کا عہد لیا تھا کہ جب مسلمان گروہوں کا آپس میں اختلاف ہو جائے تو میں لکڑی کی تلوار بنالوں (یعنی اُس میں شمولیت اختیار نہ کروں) پس میں نے وہ بنالی ہے، آپ اگر کہیں تو وہ لے کر میں آپ کے ساتھ نکل جاتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کو چھوڑ دیا۔ عَنْ عُدَیْسَةَ بِنْتِ أُهْبَانَ بْنِ صَیْفِيٍّ الغِفَارِيِّ، قَالَتْ: جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَبِي فَدَعَاهُ إِلَى الخُرُوجِ مَعَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي:إِنَّ خَلِیلِي وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ إِلَيَّ إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ أَنْ أَتَّخِذَ سَیْفًا مِنْ خَشَبٍ،فَقَدْ اتَّخَذْتُهُ،فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ قَالَتْ: فَتَرَكَهُ۔(ترمذی:2203)

نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان پھوٹنے والے فتنوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اُس میں اپنی کمانوں کو

توڑدو، تانت کو کاٹ ڈالو اور اپنے گھروں کے اندر چپک کو بیٹھ جاؤ اور حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے ہابیل کی طرح بن جاؤ کہ اُس نے قابیل کے قتل کے ارادہ کو دیکھ کر بھی اُس پر دست اندازی نہیں کی تھی۔عَنْ أَبِي مُوسَى،عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الفِتْنَةِ:كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ، وَالزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ، وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ۔(ترمذی:2204)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ میرے بعد کافر ہو کر کفر کی جانب مت لوٹ جانا، بایں طور کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگ جاؤ۔لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔(ترمذی:2193)إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلاَهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ۔(بخاری:7083)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عرب کے لئے اُس شر کی وجہ سے ہلاکت ہے جو عنقریب رونما ہونے والا ہے اور اُس میں وہ شخص کامیاب ہے جو اپنے ہاتھ روک لے۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ۔(ابوداؤد:4249)

عنقریب فتنے رونما ہونے والے ہیں، اُن فتنوں میں بیٹھا ہوا شخص چلنے والے سے، چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، پس اچھی طرح سن لو کہ جب وہ فتنے واقع ہوں تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹ کے ساتھ، جس کے پاس بکریاں ہوں وہ بکریوں کے ساتھ اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین کے ساتھ لاحق ہو جائے (یعنی عزلت نشینی اختیار کرلے)ایک شخص نے دریافت کیا کہ اگر کسی کے پاس یہ نہ ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ پتھر سے اپنی تلوار کی دھار کو کوٹ کوٹ کر کند کردے۔یعنی مسلمانوں کے درمیان ہونے والی لڑائی میں ہرگز شریک نہ ہو۔إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ: أَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي فِيهَا، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا. أَلَا، فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ،قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ؟ قَالَ:يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ۔(مسلم:2887)فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ۔(ابوداؤد:4259)

ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے مسلمانوں کے باہم گتھم گتھا ہونے کی حالت کے بارے میں سوال کیا کہ میں اُس وقت کیا کروں ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھر سے چپک جاؤ، اپنی زبان قابو میں رکھو، جو تم دین میں جانتے ہو اُس کو تھامو اور جو نہیں جانتے اُسے ترک کردو، اُس موقع پر تم صرف اپنی ذات کی فکر کرو، عام لوگوں کا معاملہ چھوڑدو ۔إِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ مَرَجَتْ عُهُودُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ ، وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ،قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ؟ قَالَ: فَقَالَ لِيَ:الْزَمْ بَيْتَكَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَذَرْ مَا تُنْكِرُ ،وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ ، وَذَرْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ۔(ابن ابی شیبہ:37115)

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے ایک تلوار دی اور ارشاد فرمایا کہ اِس کے ذریعہ مشرکین سے قتال کرو جب تک اُن سے قتال ہوتا رہے اور جب مسلمان آپس میں ہی لڑنا شروع کردیں تو اِس کو لے کر کسی چٹان پر مار کر توڑدو، اُس کے بعد اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے یا کوئی خطاء کار ہاتھ تم تک پہنچ جائے یعنی قتل کردے۔قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ: أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا فَقَالَ:قَاتِلْ بِهِ الْمُشْرِكِينَ مَا قُوتِلُوا،فَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَاعْمِدْ بِهِ إِلَى صَخْرَةٍ فَاضْرِبْهُ بِهَا حَتَّى يَنْكَسِرَ ثُمَّ اقْعُدْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ۔(ابن ابی شیبہ:37149)

ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ جب نماز پڑھنے والے (کلمہ گو مسلمان) آپس میں لڑنے لگیں تو میں کیا کروں؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ، اُس نے کہا کہ اگر وہ میرے گھر میں داخل ہو جائے تو میں کیا کروں ؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اُسے کہہ دو کہ میں تمہیں قتل نہیں کروں گا کیونکہ میں اللہ ربّ العالمین سے ڈرتا ہوں۔قَالَ رَجُلٌ لِحُذَيْفَةَ:كَيْفَ أَصْنَعُ إِذَا اقْتَتَلَ الْمُصَلُّونَ؟ قَالَ:تَدْخُلُ بَيْتَكَ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ إِنْ دَخَلَ بَيْتِي؟ قَالَ: قُلْ: لَنْ أَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ۔(ابن ابی شیبہ:37134)

زبان اور شرمگاہ کی حفاظت:

زبان اور شرمگاہ کا غلط استعمال بہت سے فتنوں اور مفاسد کی آماجگاہ ہے، یہی تو وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِن دونوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو مجھے زبان اور شرمگاہ کے حفاظت کی ضمانت دے میں اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الجَنَّةَ۔(بخاری:6474)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو زبان، منہ اور شرمگاہ کے شر سے بچ گیا وہ تمام شرور سے بچ گیا۔عَنْ أَنَسٍ،قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ وُقِيَ شَرَّ لَقْلَقِهِ، وَقَبْقَبِهِ، وَذَبْذَبِهِ، فَقَدْ وُقِيَ الشَّرَّ كُلَّهُ.قَالَ:أَمَّا لَقْلَقُهُ: فَاللِّسَانُ،وَقَبْقَبُهُ:فَالْفَمُ، وَذَبْذَبُهُ:فَالْفَرْجُ۔(شعب الایمان:5026)

اب زبان کے فتنے سے متعلّق احادیث ملاحظہ ہوں:

عنقریب ایک ایسا فتنہ رونما ہوگا جو اندھا، بہرا اور گونگا ہوگا، جو اُس کو جھانک کر بھی دیکھے گا فتنہ اُسے اپنی طرف کھینچ لے گا، اُس میں زبان کو دراز کرنا تلوار کے واقع ہونے کی طرح ہوگا۔ اندھا بہرا اور گونگا ہونے کا مطلب یہ ہے اُس میں حق دیکھا، سنا اور بولا نہ جائے گا، حق اور باطل کا امتیاز ختم ہوجائے گا۔سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ، بَكْمَاءُ، عَمْيَاءُ، مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ، وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ۔(ابوداؤد:4264)(عون المعبود:11/232)

(زبان کی حفاظت کے ذریعہ) فتنوں سے بچو، کیونکہ فتنوں کے زمانے میں زبان تلوار جیسی واقع ہوگی۔إِيَّاكُمْ وَالْفِتَنَ، فَإِنَّ اللِّسَانَ فِيهَا مِثْلُ وَقْعِ السَّيْفِ۔(ابن ماجہ:3968)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ایسا فتنہ رونما ہوگا جو عرب کا صفایا کردے گا اور اُس کے مقتولین جہنمی ہوں گے، اُس میں زبان تلوار سے بھی زیادہ سخت اور شدید واقع ہوگی۔تَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ، اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ۔(ابن ماجہ:3967)

ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے مسلمانوں کے باہم لڑنے کی حالت کے بارے میں سوال کیا کہ میں اُس وقت کیا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھر سے چپک جاؤ، اپنی زبان قابو میں رکھو، جو تم دین میں جانتے ہو اُس کو تھامو اور جو نہیں

جانتے اُسے ترک کردو، اُس موقع پر تم صرف اپنی ذات کی فکر کرو، عام لوگوں کا معاملہ چھوڑدو۔إِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ مَرَجَتْ عُهُودُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ ، وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ،قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي:الْزَمْ بَيْتَكَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَذَرْ مَا تُنْكِرُ ،وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ،وَذَرْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ۔(ابن ابی شیبہ:37115)

حکام اور اہلِ حکومت سے دوری:

حکام اور اہلِ حکومت سے دور رہا جائے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد منقول ہے:جو شخص جنگل (دیہات) میں رہتا ہے وہ جاہل ہوتا ہے جو شخص شکار کے پیچھے پڑا رہتا ہے وہ غافل ہوتا ہے اور جو شخص بادشاہ کے پاس آتا جاتا ہے وہ فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔مَنْ سَكَنَ البَادِيَةَ جَفَا، وَمَنْ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ أَتَى أَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتَتَنَ۔(ترمذی:2256)وَمَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ۔(ابوداؤد:2860) أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ،قَالَ: قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: يَا أَيُّوبُ احْفَظْ عَنِّي ثَلَاثَ خِصَالٍ: إِيَّاكَ وَأَبْوَابَ السُّلْطَانِ، وَإِيَّاكَ وَمَجَالِسَ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ، وَالْزَمْ سُوقَكَ، فَإِنَّ الْغِنَى مِنَ الْعَافِيَةِ۔(شعب الایمان:1204)

علم حاصل کرنا:

فتنوں کے دور میں جہالت کے عام ہو جانے کی وجہ سے حق کی پہچان مشکل ہو جائے گی، حالآنکہ حق کی پہچان ہی سب سے بڑا وہ ذریعہ ہے جس کی بنیاد پر انسان فتنوں سے بچ سکتا ہے، کیونکہ اُس دور میں حق کو باطل کے ساتھ اِس طرح خلط ملط کردیا جائے گا کہ لوگ حق کو پہچاننے سے عاجز آجائیں گے باطل کو حق، بدعت کو سنت اور جھوٹ کو سچ سمجھا جانے لگے گا، چہار سُو جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیرے چھائے ہوں گے، اُس دور میں اہلِ حق کے ساتھ وابستگی اور صحیح علمِ دین کا حصول ہی حق کے پہچاننے میں معاون ثابت ہوگا اِس لئے فتنوں سے محفوظ رہنے کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ علمِ دین حاصل کیا جائے اور جہالت کی شبِ دیجور میں علمِ دین کی روشن شمعیں حاصل کی جائیں تاکہ تاریکیوں میں چھپے راستوں پر چلنا اور منزل کو پہچاننا مشکل نہ ہو۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم اپنے دین کو سمجھتے اور پہچانتے ہوگے تو تمہیں فتنہ کوئی نقصان نہیں پہچا سکے گا، فتنہ تو اُس وقت نقصان پہنچانے والا بنے گا جبکہ حق اور باطل تم پر مشتبہ ہو جائے اور تم یہ بھی فیصلہ نہ کرپاؤ کہ میں کس کے پیچھے چلوں۔لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ مَا عَرَفْتَ دِينَكَ ، إِنَّمَا الْفِتْنَةُ إِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ الْحَقُّ وَالْبَاطِلُ فَلَمْ تَدْرِ أَيَّهُمَا تَتَّبِعُ ، فَتِلْكَ الْفِتْنَةُ۔(ابن ابی شیبہ:37292)

جہالت کے عام ہو جانے کا تذکرہ:

کئی احادیث میں فتنوں کے دور میں جہالت کے عام ہو جانے کا تذکرہ کیا گیا ہے، چند ایک ملاحظہ ہوں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ علم اُٹھالیا جائے گا، زلزلوں کی کثرت ہوگی، وقت تنگ ہو جائے گا، فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور ہرج یعنی قتل و غارتگری کی کثرت ہو جائے گی۔لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ العِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلاَزِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الهَرْجُ ۔(بخاری: 1036)

قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، زنا پھیل جائے گا، شرابیں پی جائیں گی، عورتوں کی کثرت ہو جائے گی اور مرد کم ہو جائیں گے، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک ہی نگران ہوگا۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ:أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ،وَيَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا،وَتُشْرَبَ الخَمْرُ،وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ،وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةٍ قَيِّمٌ وَاحِدٌ۔(ترمذی:2205)

علم اُٹھالیا جائے گا جہالت نازل ہو جائے گی، اور ہرج یعنی قتل و غارتگری کی کثرت ہو جائے گی۔إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا العِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الهَرْجُ،قَالُوا:يَا رَسُولَ اللَّهِ،مَا الهَرْجُ؟قَالَ:القَتْلُ۔(ترمذی:2200)إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ ،قَالُوا:وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:«الْقَتْلُ»۔(الفتن لابن حماد:49)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں کے اُس زمانے میں لوگ جہالت کی وجہ سے اپنی جانب سے سنتیں (بدعتیں) گھڑلیں گے، جب اُن میں سے کوئی بدعت ترک کی جائے گی تو کہا جائے گا کہ سنت ترک کر دی گئی، کسی نے سوال کیا کہ ایسا کب ہوگا؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب جاہلوں کی کثرت، علماء و فقہاء کرام کی

قلّت، امراء اور (ریاکار) قرّاء کی کثرت، امانت داروں کی قلّت ہو جائے گی اور آخرت کے اعمال (جن سے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جاتا ہے، اُن) کے ذریعہ دنیا طلبی کی جائے گی۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ،قَالَ:كَيْفَ بِكُمْ إِذَا أَلْبَسَتْكُمْ فِتْنَةٌ يَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ،وَيَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ، يَتَّخِذُهَا النَّاسُ سُنَّةً،إِذَا تُرِكَ مِنْهَا شَيْءٌ قِيلَ:تُرِكَتِ السُّنَّةُ،قِيلَ:يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَمَتَى ذَلِكَ؟قَالَ:إِذَا كَثُرَتْ جُهَّالُكُمْ،وَقَلَّتْ عُلَمَاؤُكُمْ وَفُقَهَاؤُكُمْ، وَكَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ وَأُمَرَاؤُكُمْ، وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ۔(الفتن لنعیم بن حماد:51)

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اہلِ مسجد نماز پڑھانے کے لئے ایک دوسرے کو آگے کریں گے لیکن (جہالت کے عام ہو جانے کی وجہ سے) اُنہیں کوئی اِس قابل نہیں ملے گا جو اُنہیں نماز پڑھا سکے۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ۔(ابوداؤد:581)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرائض (یعنی شریعت کے فرائض یا علم الفرائض) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، قرآن کریم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، اِس لئے کہ میں تو چلے جاؤں گا اور عنقریب علم کم ہو جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ دو شخص کسی مسئلہ میں جھگڑیں گے اور اُن کو اس میں کوئی فیصلہ کرنے والا نہ ملے گا۔ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ، وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ، تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ، وَالْعِلْمُ سَيَنْقُصُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا.(سنن الدارمی:227)

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ فتنوں کا دور جہالت کا دور ہوگا، چہار سُو جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے چھائے ہوں گے، علماء وفقہاء کی قلت ہوگی، مسئلہ بتانے والا، نماز پڑھانے والا لوگوں کو میسر نہ آئے گا، ایسے جہالت کے اندھیروں کا مقابلہ کرنے کے لئے علم کا حصول ایک ناگزیر امر ہے جس کی اُس وقت سب سے زیادہ ضرورت ہوگی، پس اِس اہم اور بنیادی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے خود بھی اور اپنے بچوں اور نسلوں کو بھی علمِ دین سے روشناس کرانا چاہیئے تاکہ حق کی پہچان ہو اور فتنوں کا مقابلہ کیا جاسکے۔

علم کو مستند ذرائع سے حاصل کرنا چاہیئے:

حصولِ علم میں اِس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ صرف اور صرف مستند ذرائع سے علم حاصل ہو، یہود و نصاریٰ کے پروردہ اِسلامی اسکالروں اور پروفیسروں کے لیکچرز، اخبارات، انٹرنیٹ، میڈیا اور مختلف چینلز پر آنے والے گمراہ کُن اِسلامی پروگرام، یہ سب کوئی مستند ذرائع نہیں کہ اِن پر بھروسہ کیا جاسکے اور دین کے مختلف موضوعات میں اُنہیں دلیل کے طور پر پیش کیا جاسکے، یہ سب علمِ دین حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں ہیں اور نہ ہی اِن سے کوئی دین کی بات سمجھ آتی ہے، بلکہ عموماً دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کے مشن کی تکمیل میں سرگرم میڈیا کے ذریعہ دین کو سمجھنے والے عموماً اور زیادہ فکری اور عملی تخریب کا شکار ہو جاتے ہیں جیسا کہ اِس کا بکثرت مشاہدہ کیا جاتا رہتا ہے، اِس لئے علم کو صرف اُس کے مستند مآخذ اور بااعتماد ذرائع سے ہی حاصل کرنا چاہیئے۔ اِس بارے میں ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ یہ دیکھ لیا کرو کہ کن لوگوں کے ساتھ بیٹھتے ہو؟ اور کن لوگوں سے دین حاصل کر رہے ہو؟ کیونکہ آخری زمانہ میں شیاطین انسانوں کی شکل میں انسانوں کو گمراہ کرنے آئیں گے اور اپنی جھوٹی باتوں کو سچ باور کرانے کے لئے من گھڑت سندیں بیان کرکے محدثین کی طرز پر "حدثنا واخبرنا" کہیں گے یعنی مجھے فلاں نے بیان کیا، مجھے فلاں نے خبر دی وغیرہ وغیرہ۔ انْظُرُوا مَنْ تُجَالِسُونَ وعَمَّن تَأخُذُونَ دِيْنَكُم فَإِنَّ الشَّياطِيْنَ يتصورون في آخر الزمان في صُوَرِ الرِّجال فيقولون: حدثنا وأخبرنا، وإذا جَلَسْتُم إلى رَجُلٍ فاسْأَلُوهُ عَنْ اسْمِه وأبِيه وعشيرته فتفقدونه إذا غاب۔(کنز العمال:29131)

حقوق و ذمہ داریوں کی ادائیگی:

فتنوں کے زمانے میں آپ ﷺ کی ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ اپنے اوپر لازم ہونے والے حقوق کی ادائیگی کی فکر کرو اور اِس فکر میں مت رہو کہ کون تمہارے حقوق اداء کر رہا ہے اور کون نہیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: عنقریب تم میرے بعد ترجیحات اور ایسے امور دیکھو گے جو تمہیں برے معلوم ہوں گے، صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان کو ان کا حق دیدو اور تم اپنا حق اللہ سے مانگو۔ وَرَجُلٌ سَأَلَهُ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَمْنَعُونَا حَقَّنَا وَيَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ؟فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا

فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔(ترمذی:2199)قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا، قَالُوا:فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ، وَسَلُوا اللَّهَ حَقَّكُمْ۔(بخاری:7052)

قرآن کریم کو تھامنا :

فتنوں کے دور میں ایک اہم تعلیم جس سے بڑی حد تک صرفِ نظر کیا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی لاریب ولازوال کتاب کو تھامنا ہے۔ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے جب فتنوں کی پیشینگوئی فرمائی تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اُس سے نکلنے کا راستہ دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا:اللہ کی کتاب۔یعنی قرآن مجید کو تھامنا ایک ایسا نسخہ اکسیر ہے کہ جس کے ذریعہ فتنوں کی تاریکیوں سے بچا جاسکتا ہے۔أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ. فَقُلْتُ: مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:كِتَابُ اللَّهِ۔(ترمذی:2906)

حضرت حارث اعور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن کوفہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ لوگ بیکار ولایعنی گفتگو (یعنی قصے کہانیوں) میں مصروف ہیں (اور انہوں نے قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ ترک کی ہوئی ہے) چنانچہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بارہ میں بتایا، انہوں نے فرمایا کیا انہوں نے واقعی ایسا کیا ہے (کہ تلاوت قرآن مجید چھوڑ کر بیکار باتوں میں مصروف ہیں؟) میں نے کہا کہ جی ہاں! انہوں نے فرمایا تو پھر سن لو میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خبردار !فتنہ واقع ہوگا (یعنی لوگوں کے دینی افکار و عقائد میں اختلاف ہوگا، اعمال میں سست روی اور گمراہی پیدا ہوگی اور وہ گمراہ لوگ اسلام کے نام پر نت نئے مذاہب و نظریات کی داغ بیل ڈالیں گے) میں نے عرض کیا کہ حضرت ﷺ ! پھر اس سے نجات پانے کا کیا راستہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کتاب اللہ (یعنی نجات کا راستہ قرآن پر عمل کرنے ہی سے ہاتھ لگے گا) جس میں تم سے پہلے لوگوں (یعنی پچھلی امتوں) کے حالات بھی ہیں اور ان باتوں کی خبر بھی دی گئی ہے جو تمہارے بعد واقع ہونے والی ہیں (یعنی قیامت کی علامات واحوال) اور اس قرآن میں وہ احکام بھی مذکورہ ہیں جو تمہارے درمیان (ضروری) ہیں (یعنی ایمان و کفر، اطاعت و گناہ حلال و حرام اور اسلام کے شرائع نیز آپس کے تمام معاملات وغیرہ کے بارہ میں احکام بیان کئے

گئے ہیں جو پوری انسانی برادری کے لئے ضروری ہیں) اور (یاد رکھو) وہ قرآن حق و باطل کے درمیان (اپنے احکام کے ذریعہ سے) فرق کرنے والا ہے وہ کوئی بیکار ولایعنی چیز نہیں ہے اور (یہ بھی کان کھول کر سن لو کہ) جس متکبر نے قرآن کو چھوڑ دیا اس کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر ڈالے گا اور جو شخص اس قرآن کے علاوہ (کسی ایسی کتاب و علم سے کہ جو نہ قرآن سے مستنبط ہے اور نہ اسلامی شرائع و نظریات کے مطابق ہے) ہدایت و روشنی چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا وہ قرآن اللہ کی مضبوط سیدھی رسی ہے (یعنی اللہ کے قرب اور اس کی معرفت کا سب سے قوی وسیلہ ہے) قرآن باحکمت ذکر اور بیان ہے، قرآن بالکل سیدھا اور صاف راستہ ہے (جس پر چل کر انسان اپنی تخلیق کا حقیقی مقصد پاتا ہے) قرآن وہ سرچشمہ ہدایت ہے جس کی اتباع کے نتیجہ میں خواہشات انسانی حق سے باطل کی طرف مائل نہیں ہوتیں اس کی زبان سے اور زبانیں نہیں ملتیں علماء اس سے (کبھی) سیر نہیں ہوتے (یعنی علماء و مفسرین اس کے تمام علوم و معارف پر حاوی نہیں ہوتے) اور قرآن مجید مزاولت (کثرت تلاوت) سے پرانا نہیں ہوتا اور نہ اس کے عجائب تمام ہوتے ہیں قرآن کریم وہ کلام ہے جس کو جنات نے سنا تو وہ ایک لمحہ توقف کئے بغیر کہہ اٹھے کہ ہم نے قرآن سنا جو ہدایت کی عجیب راہ دکھاتا ہے لہٰذا ہم اس پر ایمان لائے (یاد رکھو) جس شخص نے قرآن کے مطابق کہا اس نے سچ کہا اور جس نے اس پر عمل کیا اسے ثواب دیا جائے گا (یعنی وہی اقوال و نظریات صحیح اور قابل قبول ہیں جو قرآن کے عین مطابق ہیں اسی طرح ہدایت یافتہ بھی وہی شخص ہے جس نے قرآن کو سرچشمہ ہدایت جان کر اس پر عمل کیا) جس شخص نے (لوگوں کے درمیان) قرآن کے مطابق فیصلہ و انصاف کیا اور جس نے (لوگوں کو) اس (پر ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے) کی طرف بلایا اس کو سیدھی راہ دکھائی گئی ہے (یعنی وہ ہدایت یافتہ ہے)۔عَنْ الحَارِثِ، قَالَ: مَرَرْتُ فِي المَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الأَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، أَلَا تَرَى أَنَّ النَّاسَ قَدْ خَاضُوا فِي الأَحَادِيثِ، قَالَ: وَقَدْ فَعَلُوهَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:«أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ». فَقُلْتُ: مَا المَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ، وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ، وَهُوَ الفَصْلُ لَيْسَ بِالهَزْلِ، مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ، وَمَنْ ابْتَغَى الهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ، وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ المَتِينُ، وَهُوَ الذِّكْرُ الحَكِيمُ، وَهُوَ الصِّرَاطُ المُسْتَقِيمُ، هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الأَهْوَاءُ، وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الأَلْسِنَةُ، وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ العُلَمَاءُ،وَلَا يَخْلَقُ عَلَى كَثْرَةِ الرَّدِّ، وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ، هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا:{إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا

يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ}مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ، وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ، وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ، وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ، خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ۔(ترمذی:2906)كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ النَّاسُ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ،وَعَرَفْتُ أَنَّ الْخَيْرَ لَنْ يَسْبِقَنِي ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ:يَا حُذَيْفَةُ ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثًا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ،هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ:يَا حُذَيْفَةُ ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ:فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ ، فَإِنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ،وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْبَعَ أَحَدًا مِنْهُمْ۔(ابن ابی شیبہ:37114)

کیا کیا چیزیں فتنہ ہیں:

بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو فتنہ ہیں اور قرآن و حدیث کی اصطلاح میں اُنہیں فتنہ کہا گیا ہے، آج کے دور میں تو اور بھی فتنوں کا باب وسیع و عریض ہو گیا ہے،ذیل میں کچھ اہم فتنے کی چیزیں اس بات کی وضاحت کے ساتھ ذکر کی جارہی ہیں کہ صرف اِن مندرجہ ذیل ہی چیزوں کو فتنہ نہ سمجھا جائے،اِس کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں فتنہ ہیں،اختصار کے پیشِ نظر اہم فتنوں پر گفتگو کی جارہی ہے،اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر اور ہر فتنے سے محفوظ رکھے۔نعوذ باللہ من الفتن ما ظھر و ما بطن۔

مال فتنہ ہے:

انسان اپنی فطرت میں مال کی طرف مائل پیدا کیا گیا ہے،اُس کی گھٹی میں مال کی محبت رکھی گئی ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ۔لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت نے فریفتہ کیا ہوا ہے جیسے عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور نشان کیے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی۔(آلِ عمران:14)

مال کے اندر خیر و بھلائی کا پہلو:

مال اگر صحیح طریقے سے کمایا اور صحیح طریقے سے صرف کیا جائے تو یہ قدرتِ خداوندی کا ایک بہترین عطیہ اور دنیا و آخرت

کی نجات کا باعث بن جاتا ہے، ذیل کے ارشادات سے مال میں خیر و بھلائی کے پہلو کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: مالداری میں اُس شخص کے لئے کوئی حرج نہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو۔لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنْ اتَّقَى اللہَ۔(مسند احمد:23158)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: بے شک یہ مال سر سبز اور میٹھا ہے، جس نے اس کو اس کو حق طریقے سے حاصل کرکے حق جگہ پر خرچ کیا اُس کے لئے یہ ایک بہترین معاون اور مددگار ہے۔إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ، فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ۔(شعب الایمان:1191)

ایک اور روایت میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نِعْمَ المالُ الصَّالحُ للرَّجُلِ الصالحِ۔اچھا مال نیک انسان کے لئے کس قدر اچھی چیز ہے۔(مشکوۃ:3756)مالِ صالح کی تعریف یہ ہے: الْمَالُ الصَّالِحُ مَا يُكْسَبُ مِنَ الْحَلَالِ، وَيُنْفَقُ فِي وُجُوهِ الْخَيْرَاتِ۔یعنی مالِ صالح وہ ہے جو حلال طریقے سے کمایا جائے اور خیر کے مصارف میں خرچ کیا جائے۔(مرقاۃ:6/2438)

حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ہم نے مال اِس لئے اُتارا ہے تاکہ لوگ اس کے ذریعہ نماز قائم کریں اور زکوۃ اداء کریں۔قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:قَالَ اللہُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:إِنَّا أَنْزَلْنَا الْمَالَ لِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ۔(شعب الایمان:9800)

مال کے اندر شر اور فتنہ کا پہلو:

مال اگر غلط طریقے سے کمایا اور غلط مصرَف پر خرچ کیا جائے، اُس کے حقوق کی ادائیگی سے غفلت برتی جائے تو یہ ایک عذاب بن جاتا ہے، انسان کی دنیا و آخرت کو برباد کرکے رکھ دیتا ہے، جیسا کہ قارون کا حشر قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے جو قیامت تک کی انسانیت کے لئے نشانِ عبرت ہے۔ قرآن و سنت میں مال کو ”فتنہ“ کہا گیا ہے جس کا مطلب ”آزمائش“ ہے، اس کے ذریعہ بندوں کو آزمایا جاتا ہے، کبھی مال کو لے کر مفلس و قلاش یا تنگیٔ رزق کا شکار کردیا جاتا ہے، تاکہ صبر کا امتحان ہو سکے، اور کبھی فراوانی و خوشحالی میں نہال کرکے شکر کا امتحان لیا جاتا ہے، گویا انسان غربت و امیری، تنگ دستی و خوشحالی دونوں ہی حالتوں میں حالتِ امتحان میں ہے۔

مال کے فتنہ ہونے کے بارے میں قرآن وسنت کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں:

1. تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے۔إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۔(التغابن:15)
2. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: بے شک ہر امّت کا کوئی فتنہ رہا ہے، میری امّت کا فتنہ مال ہے۔إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ۔(ترمذی:2336)
3. قریب ہے کہ فقر انسان کے لئے کفر کا باعث بن جائے۔كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كفرا۔(مشکوۃ:5051)
4. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: بے شک انسان کے مال اور اُس کے بیوی بچوں میں آزمائش ہے۔إِنَّ فِي مَالِ الرَّجُلِ فِتْنَةً، وَفِي زَوْجَتِهِ فِتْنَةً وَوَلَدِهِ۔(طبرانی کبیر:3024)
5. دو بھوکے بھیڑیئے کسی بکری کے ریوڑ میں چھوڑدیے جائیں تو وہ اتنا زیادہ فساد نہیں مچاتے جتنا مال کی حرص اور (نام کمانے کے لئے) دینی شرف و عزت کو طلب کرنا نقصان پہنچاتا ہے۔مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ۔(ترمذی:2376)
6. اگر ابنِ آدم کے لئے دو وادیاں سونے کی بھر کر ہو جائیں تب بھی وہ تیسری وادی کو پسند کرے گا اور اُس کے منہ کو سوائے قبر کی مٹی کے کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ ثَالِثٌ، وَلَا يَمْلَأُ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ۔(ترمذی: 2337)
7. بوڑھے شخص کا قلب دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے: ایک لمبی عمر اور دوسرا مال کی کثرت۔قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: طُولِ الحَيَاةِ وَكَثْرَةِ المَالِ۔(ترمذی:2338)
8. ابنِ آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور دو چیزیں اُس کی جوان ہو جاتی ہیں: ایک زندگی کی اور دوسری مال کی حرص۔يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشُبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: الحِرْصُ عَلَى العُمُرِ وَالحِرْصُ عَلَى المَالِ۔(ترمذی:2339)
9. انسان کہتا رہتا ہے: ”میرا مال، میرا مال“ حالآنکہ اُس کا مال تو حقیقت میں بس تین ہی چیزیں ہوتی ہیں: ایک وہ جو اُس نے کھا کے ختم کر دیا، دوسرا وہ جو پہن کر پرانا کر دیا اور تیسرا وہ جو کسی کو صدقہ کرکے آخرت میں محفوظ کر لیا، اس کے علاوہ تو سب ختم ہو جانے والا اور لوگوں کے لئے چھوٹ جانے والا ہے۔يَقُولُ الْعَبْدُ: مَالِي،

مَالِي، إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ: مَا أَكَلَ فَأَفْنَى،أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى، أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى،وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ،وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ۔(مسلم:2959)

10. بے شک دینار و دراہم (مال و دولت) نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کرڈالا ہے اور میں تمہارے بارے میں بھی یہی خیال کرتا ہوں کہ یہ تمہیں بھی ہلاک کرڈالے گا۔إِنَّ هَذَا الدِّينَارَ وَالدِّرْهَمَ أَهْلَكَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، وَلَا أَرَاهُمَا إِلَّا مُهْلِكَاكُمْ۔(شعب الایمان:9815)

مندرجہ بالا ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ مال ایک زبردست فتنہ اور آزمائش کے طور پر مقرر کیا گیا ہے، اور اِس میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اس کے حقوق کو بحسن وخوبی اداء کرتے ہیں، مال کے حقوق مندرجہ ذیل ہیں:

مال کے حقوق:

مال کے اندر دو طرح کے حقوق ہیں :

(1)مال کے کسب کے حقوق۔ (2)مال کے صَرف یعنی خرچ کرنے کے حقوق۔

کسبِ مال کے حقوق:

1. ذریعہ معاش حلال ہونا: حدیث میں حلال کمانے کو دوسرے فرائض کی طرح ایک فرض قرار دیا گیا ہے۔ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ۔(شعب الایمان:9815)

2. طریقۂ کسب حلال ہونا: یعنی کسی جائز طریقہ معاش میں بھی اِس بات کی اجازت نہیں ہوتی کہ جھوٹ، دھوکہ، اور مکر وفریب کے ذریعہ یا قسمیں (اگرچہ وہ سچی ہی کیوں نہ ہوں) کھا کھا کر پیسہ کمایا جائے، شریعت نے اُس کی بھی حدود و قیود ذکر کردی ہیں ، جن کی رعایت ضروری ہے، ورنہ مال بسا اوقات حلال ذریعہ معاش میں بھی حرام ہوجاتا ہے۔ حدیث میں ہے: سچا امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء ، صدیقین اور شہداء کرام کے ساتھ ہوگا: التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ، وَالصِّدِّيقِينَ، وَالشُّهَدَاءِ۔(ترمذی:1209)إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ فُجَّارًا، إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ، وَبَرَّ، وَصَدَقَ۔(ترمذی:1210)

3. **فرائض اور حقوق کی ادائیگی:** خواہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ہوں یا بندوں کے، پس کسبِ معاش کی وجہ سے نماز، روزہ اور دیگر اعمال و فرائض میں کوتاہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ حدیث میں "بَعْدَ الْفَرِيضَةِ" کی قید سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اُن تاجروں کی مدح فرمائی ہے جو تجارت میں لگے رہنے کے باوجود بھی اللہ کے ذکر اور اور دیگر اعمال سے غافل نہیں رہتے: رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ۔ (النور:37)

4. **کسب میں انہماک سے اجتناب:** یعنی اتنا زیادہ ہر وقت فکرِ معاش میں سرگرم رہنا کہ اپنی ذات اور بیوی بچوں اور گھر والوں کی اصلاح و تربیت ہی کا وقت نہ رہے، یہ کوئی اچھی صفت نہیں ہے، شریعت میں ہر چیز کے اندر اعتدال کا حکم ہے، کسبِ معاش میں بھی ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے، چنانچہ حدیث میں ہے: دنیا طلبی میں اجمال سے کام لو۔ أَجْمِلُوا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا۔ (ابن ماجہ:2142)

صَرفِ مال کے حقوق:

1. **مال کے واجبی حقوق کی ادائیگی**۔ یہ اِنفاق کا واجبی درجہ ہے، جس کی ادائیگی بہر صورت لازم ہے، جیسے زکوۃ، صدقہ فطر، قربانی اور حج کی ادائیگی، اِسی طرح اُن لوگوں کا نان نفقہ جن کی ذمہ داری کندھوں پر عائد ہوتی ہے۔

2. **اِنفاق فی سبیل اللہ کا اہتمام**۔ یہ اِنفاق کا دوسرا درجہ ہے جس کو نفلی صدقہ کہا جاتا ہے، یہ بھی مال کا ایک حق ہی ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔ إِنَّ فِي المَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ۔ (ترمذی:659)

3. **خرچ میں میانہ رَوی کا لحاظ**۔ یعنی اِسراف و تبذیر سے بھی اجتناب کیا جائے اور بُخل کا بھی اِرتکاب نہ ہو، کیونکہ دونوں ہی حدِ اعتدال سے نکلے ہوئے اِفراط و تفریط کے درجے ہیں، جن کی قرآن و سنت میں بڑی سختی کے ساتھ مذمّت کی گئی ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: خرچ میں میانہ روی کو اختیار کرنا آدھی معیشت ہے۔ الِاقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ۔ (شعب الایمان:6148)

اِسراف اور بُخل کی مذمّت پر قرآن کریم کی آیات:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اور اپنا ہاتھ اپنی گردن کے ساتھ بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے کھول دے بالکل ہی کھول دینا پھر تو پشیمان تہی دست ہو کر بیٹھ رہے گا۔﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا﴾۔(الاسراء:29)

مال کو بے جا خرچ نہ کرو بے شک بیجا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ ﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ﴾۔(الاسراء:27)

ایک جگہ رحمان کے بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔﴿الَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا، وَلَمْ يَقْتُرُوا، وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا﴾۔(الفرقان:67)

کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ نکلو بے شک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾۔(الاعراف:31)

اولاد فتنہ ہے:

تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے۔إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۔(التغابن:15)

مال کی طرح اولاد بھی ایک فتنہ اور آزمائش ہے، اِس کے ذریعہ انسان کا امتحان ہوتا ہے، کیونکہ فطری طور پر انسان مال کی طرح اولاد کی محبت میں گرفتار ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اُن کی جائز وناجائز خواہشات کی تکمیل میں اپنی زندگی کے دن رات ایک کردیتا ہے۔

ارشادِ نبوی ہے: بے شک اولاد بخیل اور بزدل بنادینے والی چیز ہے۔إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ۔(مسند احمد:17562) کیونکہ اس کی محبت میں انسان جہاد میں جانے سے گریز کرتا ہے اِس خدشہ سے کہ کہیں میں مرگیا تو میرے بچوں کا کیا ہوگا، اِسی طرح انسان اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے میں پس و پیش کرنے لگتا ہے کہ اس کے ذریعہ میں اپنی اولاد کی ضروریات اور زیادہ پوری کرسکوں گا۔ ایک اور روایت میں اولاد کو غم و حزن اور جہالت کا سبب بھی قرار دیا گیا ہے، یعنی

اولاد کی جانب سے انسان کو فکریں، اندیشے اور مختلف قسم کے خدشات و واقعات غمگین و حزین بناکر رکھدیتے ہیں، اِسی طرح بعض اوقات اولاد کے لئے کسبِ معاش کی مصروفیتوں میں لگ کر انسان علمِ ضروری کے حصول سے بھی غافل رہ جاتا ہے ۔الْوَلَدُ مَحْزَنَةٌ مَجْبَنَةٌ مَجْهَلَةٌ مَبْخَلَةٌ۔(طبرانی کبیر:24/241)الْوَلَدُ ثَمَرُ الْقَلْبِ،وَإِنَّهُ مَجْبَنَةٌ مَبْخَلَةٌ مَحْزَنَةٌ۔(مسند ابی یعلیٰ موصلی:1032)

بے شک انسان کے مال اور اُس کے بیوی بچوں میں آزمائش ہے۔إِنَّ فِي مَالِ الرَّجُلِ فِتْنَةً، وَفِي زَوْجَتِهِ فِتْنَةً وَوَلَدِهِ۔(طبرانی کبیر:3024)

عورت فتنہ ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: میں نے اپنے بعد ایسا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے جو مردوں کے حق میں عورتوں کے فتنہ سے زیادہ ضرر رساں ہو۔مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔(ترمذی:2339)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے کہ مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ عورت کا فتنہ ہے ۔إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِتْنَةُ النِّسَاءِ إِذَا تَسَوَّرْنَ الذَّهَبَ،وَلَبِسْنَ رَيْطَ الشَّامِ، فَأَتْعَبْنَ الْغَنِيَّ، وَكَلَّفْنَ الْفَقِيرَ مَا لَا يَجِدُ۔(ابن ابی شیبہ:37281)

دنیا شیریں اور سبز جاذب نظر ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس دنیا کا خلیفہ بنایا ہے اس لئے وہ ہر وقت دیکھتا ہے کہ تم اس دنیا میں کس طرح عمل کرتے ہو لہٰذا دنیا سے بچو اور عورتوں کے فتنہ سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل کی تباہی کا باعث سب سے پہلا فتنہ عورتوں ہی کی صورت میں تھا۔إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ،وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ،أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ۔(ترمذی:2191)فَاتَّقُوا الدُّنْيَا،وَفِتْنَةَ النِّسَاءِ۔(سنن بیہقی:6511)فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ۔(مسلم:2742)

قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، زنا پھیل جائے گا، شرابیں پی جائیں گی، عورتوں کی کثرت ہو جائے گی اور مرد کم ہو جائیں گے ، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک ہی نگران ہو گا۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ

السَّاعَةِ:أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ،وَيَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا،وَتُشْرَبَ الخَمْرُ،وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ،وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةٍ قَيِّمٌ وَاحِدٌ۔(ترمذی:2205)

اے عورتو! صدقہ دیا کرو اس لیے کہ میں نے تمہیں کثرت سے دوزخ میں دیکھا ہے۔ وہ بولیں کہ یارسول اللہ! یہ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لعن طعن کثرت سے کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو اور میں نے تم سے زیادہ کسی کو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے، پختہ رائے مرد کی عقل کا (اڑا) لیجانے والا نہیں دیکھا۔ عورتوں نے کہا یارسول اللہ! ہمارے دین میں اور ہماری عقل میں کیا نقصان ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عورت کی گواہی (شرعاً) مرد کی گواہی کے نصف کے برابر نہیں ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں ہے۔ آپ نے فرمایا: یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: پس یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ، فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ العَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ، قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ المَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا، أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ، قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا۔(بخاری:304)

ارشادِ نبوی ہے: میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اُس میں اکثر فقراء نظر آئے اور مالدار لوگ (حساب و کتاب کے لئے) روکے گئے تھے، میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو اُس میں اکثر عورتیں نظر آئیں۔اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ۔(سنن کبریٰ نسائی:9220) اطَّلَعْتُ فِي الجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔(بخاری:6449)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی کی طرح ہے، اگر تم اُسے سیدھا کروگے تو توڑ ڈالوگے اور اگر فائدہ حاصل کروگے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کرسکوگے۔المَرْأَةُ كَالضِّلَعِ، إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا، وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ۔(بخاری:5184)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا کیونکہ عورتوں کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے اور پسلی اوپر ہی کی طرف سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر رہنے دو تو خیر ٹیڑھی رہ کر رہے گی تو سہی۔ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا۔وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا۔(بخاری:5185)

قتل و غارتگری اور خونریزی فتنہ ہے :

فتنہ کی ایک بہت بڑی شکل یہ ذکر کی گئی ہے کہ قتل و غارتگری عام ہو جائے گی، حتیٰ کہ ایسا بھی وقت آجائے گا کہ مارنے والے کو مارنے کی اور مرنے والے کو مَرنے کی وجہ تک معلوم نہ ہوگی۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! دنیا اُس وقت تک ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا وقت آجائے گا کہ قاتل کو معلوم نہ ہوگا کہ اُس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو بھی معلوم نہ ہوگا کہ اُسے کیوں قتل کیا گیا، پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! ایسا کیونکر ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا"هرج" یعنی قتل و غارتگری کی وجہ سے، قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہوں گے ۔وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا، حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ، وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ، فَقِيلَ: كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ:الْهَرْجُ، الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ۔(مسلم:2908)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: میرے رب نے فرمایا: اے محمدؐ! جب میں کسی بات کا فیصلہ کرلیتا ہوں تو اسے تبدیل نہیں کیا جاتا اور بیشک میں نے آپ ﷺ کی امت کے لئے فیصلہ کرلیا ہے کہ انہیں عام قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہ کروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ ان پر ایسا کوئی دشمن مسلط کروں گا جو ان سب کی جانوں کو مباح و جائز سمجھ کر ہلاک کردے، اگرچہ ان کے خلاف زمین کے چاروں اطراف سے لوگ جمع ہو جائیں یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو خود ہی قیدی بنائیں گے۔إِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا

أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا۔أَوْ قَالَ: مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا۔حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔(ترمذی:2176)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگی، اللہ تعالیٰ نے مجھے دو چیزیں عطاء کردیں اور ایک سے منع کردیا، میں نے یہ مانگا کہ اے اللہ! میری امّت کو اجتماعی طور پر قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہ فرما، یہ قبول ہوگئی، میں نے یہ مانگا کہ اے اللہ! میری امّت پر اُن کے علاوہ کسی دشمن کو مسلّط نہ فرما، یہ بھی قبول ہوگئی، میں نے یہ مانگا کہ اے اللہ! میری امّت کے افراد ایک دوسرے سے نہ لڑیں، یہ دعاء روک دی گئی۔ قبول نہ ہوئی۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صلی اللہ علیہ وسلم صَلَاةً فَأَطَالَهَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيهَا، قَالَ: أَجَلْ إِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا۔(ترمذی:2175)

بے شک شیطان اِس بات سے مایوس ہوگیا ہے کہ جزیرۃ العرب میں نماز پڑھنے والے مسلمان اُس کی عبادت کریں گے، لیکن مسلمانوں کے درمیان لڑائی جھگڑوں سے وہ مایوس نہیں ہوا۔إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ۔(مسلم:2812)

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا اِسلام کی انتہاء بھی ہوگی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! عرب یا عجم کے جس گھر میں بھی اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی چاہیں گے اُس میں اِسلام داخل کردیں گے، اُس شخص نے سوال کیا کہ اُس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس کے بعد سایوں کی مانند چھاجانے والے فتنے رونما ہوں گے اور تم لوگ ڈسنے والے کالے سانپ بن جاؤگے تم میں سے بعض لوگ بعض کی گردنیں مارنے لگ جائیں گے۔قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ،هَلْ لِلْإِسْلَامِ مُنْتَهًى؟ قَالَ:نَعَمْ ، أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ أَوِ الْعَجَمِ أَرَادَ اللَّهُ بِهِمْ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ:ثُمَّ الْفِتَنُ تَقَعُ كَالظُّلِّ تَعُودُونَ فِيهَا أَسَاوِدَ صُبًّا ، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ، وَالْأَسْوَدُ: الْحَيَّةُ تَرْتَفِعُ ثُمَّ تَنْصَبُّ۔(ابن ابی شیبہ:37126)

ایک اہم تنبیہ :

واضح رہے کہ مسلمانوں کا کافروں سے لڑنا اور اُن پر فتح حاصل کرنا جس کو ”جہاد“ کہا جاتا ہے، یہ ”فتنہ“ نہیں ہے جیسا کہ مغرب نے اِس پروپیگنڈے کو عام کیا ہوا ہے اور اُن کے دیکھا دیکھی میں بہت سے سادہ لوح مسلمان بھی یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جہاد فتنہ ہے، غنڈہ گردی ہے، دہشت گردی ہے، انسانی حقوق کی پامالی ہے وغیرہ وغیرہ۔خوب اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیئے کہ مسلمانوں کا کافروں سے لڑنا اور اُن پر فتح حاصل کرنا ہرگز ہرگز فتنہ نہیں، یہ تو جہاد ہے اور عین عبادت بلکہ عبادت کی بھی اعلیٰ ترین شکل ہے، جس کی سب سے بڑی دلیل خود نبی کریم ﷺ کی اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مبارک اور پاکیزہ زندگیاں ہیں، اگر کفار سے لڑنا ”فتنہ“ ہوتا تو (نعوذ باللہ) خود نبی کریم ﷺ اور آپ کے جانثار صحابہ سب سے بڑے ”فتنہ پرور“ ہوتے، جہاد کو تو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فتنہ کا سدِّباب قرار دیا ہے، چنانچہ ارشادِ باری ہے:

﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ﴾۔(الانفال:39)

حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اہلِ حق اہلِ باطل پر غالب آجائیں تو یہ کوئی فتنہ نہیں ہے:۔إِذَا ظَهَرَ أَهْلُ الْحَقِّ عَلَى أَهْلِ الْبَاطِلِ فَلَيْسَ هِيَ بِفِتْنَةٍ۔(ابن ابی شیبہ: 37617)

دنیا ایک فتنہ ہے:

احادیث طیبہ میں نبی کریم ﷺ کی وہ دعائیں جن میں آپ نے مختلف چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ہے اُن میں ایک ”دنیا کا فتنہ“ بھی ہے، نبی کریم ﷺ نمازوں کے بعد یہ دعاء پڑھا کرتے تھے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ القَبْرِ۔(ترمذی:3567)حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو یہ دعاء ایسے سکھاتے تھے جیسے کوئی مکتب کا معلّم پڑھنے بچوں کو سبق یاد کراتا ہے۔(ترمذی:3567)اِس سے معلوم ہوا کہ دنیا بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیدا کردہ ایک فتنہ ہے اور اُس سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

دنیا کا فتنہ کیا ہے:

نبی کریم ﷺ کے ارشاد سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کا فتنہ اُس کی محبت ہے، جو انسان کو اللہ کی محبت سے دور کر کے ہر برائی میں مبتلاء کر دیتی ہے، چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: دنیا کی محبت ہر برائی اور ہر گناہ کی جڑ ہے۔حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ۔(مشکوۃ:5213) ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دنیا کا فتنہ یہ ہے کہ دنیا اپنی پوری زیب وزینت کے ساتھ مزیّن ہو کر انسان کے سامنے آتی ہے اور اُسکو دھوکہ میں مبتلاء کر کے آخرت سے غافل کر دیتی ہے اور انسان اُس کے دام میں آکر بقدرِ حاجت سے زیادہ کے چکر میں پڑجاتا ہے اور اپنی عاقبت خراب کر بیٹھتا ہے۔(مرقاۃ المفاتیح:2/762)

ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے دنیا کے فتنے سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُس میں تمہیں خلیفہ بنایا ہے تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو، پس اچھی طرح سے سُن لو! دنیا اور عورت کے فتنے سے بچو۔إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ،وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ،أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ۔(ترمذی:2191)فَاتَّقُوا فِتْنَةَ الدُّنْيَا، وَفِتْنَةَ النِّسَاءِ۔(شعب الایمان:5029)

دنیا کی محبت ہی وہ عظیم فتنہ ہے جس کی محبت میں گرفتار ہو کر مسلمان کافروں کے مقہور ومغلوب اور لقمہ تر بن کر رہ جاتے ہیں، چنانچہ اِسی حقیقت کو نبی کریم ﷺ کے ارشاد میں ملاحظہ فرمائیں: قریب ہے کہ تم پر دنیا کی اقوام چڑھ آئیں گی (تمہیں کھانے اور ختم کرنے کے لیے) جیسے کھانے والوں کو کھانے کے پیالے پر دعوت دی جاتی ہے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم اس زمانہ میں بہت کم ہوں گے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ تم اس زمانہ میں بہت کثرت سے ہوگے لیکن تم سیلاب کے اوپر چھائے ہوئے جھاگ اور کچرے کی طرح ہوگے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے سینوں سے تمہاری ہیبت ورعب نکال دے گا اور تمہارے قلوب میں بزدلی ڈال دے گا، کسی کہنے والے نے کہا یارسول اللہ! وہن (بزدلی) کیا چیز ہے فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت سے بیزاری۔يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ:بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزَعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ:حُبُّ الدُّنْيَا، وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔(ابوداؤد:4297)

چونکہ دنیا کی محبت ہی ہر برائی کی جڑ ہے اِس لئے قرآن وحدیث کے اندر دنیا کی بڑی شدّت سے مذمّت کی گئی ہے تاکہ اِس کی حقیقت سے پردہ اُٹھے اور لوگوں کی اِس کی اصل حقیقت معلوم ہو۔ذیل میں دنیا کی مذمّت پر قرآن و حدیث کے چند ارشادات ذکر کیے جارہے ہیں:

دنیا کی مذمّت پر چند ارشادات:

اگر دنیا کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتے۔لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ۔(ترمذی:2320)

نبی کریم ﷺ نے ایک بکری کے مرے ہوئے بچے کو دیکھا جس کو حقیر جان کر اُس کے مالک نے پھینک دیا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فَالدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا۔یہ بکری جتنی اپنے مالک کی نگاہ میں حقیر و بے قیمت ہے اِس سے کہیں زیادہ یہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیر و بے قیمت ہے۔(ترمذی:2321)

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم آپکے گرد اکٹھے ہوگئے، آپ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بعد تمہارے اوپر اِس بات کا خوف رکھتا ہوں کہ دنیا کی خوشنمائی اور زیب و زینت تمہارے اوپر کھول دی جائے گی(پس کہیں تم گمراہ نہ ہوجاؤ)۔إِنِّي مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي،مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا۔(بخاری:1465)

ایک روایت میں ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور اُس جو کچھ دنیا میں ہے، سب ملعون ہے، ہاں صرف اللہ کا ذکر اور جو اُس ذکر کے قریب تر ہے(یعنی خیر کے اعمال)اور عالم یا طالبِ علم۔أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ۔(ترمذی:2322)

ایک دفعہ بحرَین سے جزیہ کا مال آیا ہوا تھا، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ وصول کرکے آئے تھے، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سنا تو صبح کی نماز میں لینے کی غرض سے آئے، آپ ﷺ نے اُنہیں دیکھا تو تبسّم فرمایا اور اُس موقع پر یہ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم مجھے تمہارے اوپر فقر کا کوئی خوف نہیں، لیکن اِس بات کا خوف ہے کہ دنیا تمہارے اوپر ایسے ہی کھول دی

جائے گی جیسے تم سے پہلے کے لوگوں پر کھول دی گئی تھی، پس تم بھی اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں پڑ جاؤ گے جیسا تم سے پہلے کے لوگوں نے کیا تھا اور یہ دنیا تمہیں بھی ویسے ہی غافل کر دے گی جیسا کہ اُنہیں غافل کر دیا تھا۔ فَوَاللَّهِ مَا الفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا، كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ۔(بخاری:6425)

دنیا کی حیثیت آخرت کے مقابلے میں بس اتنی ہی ہے جتنا کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی کو سمندر میں ڈالے اور دیکھے کہ کتنا پانی لگا ہے۔مَا الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي اليَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَا يَرْجِعُ۔(ترمذی:2323)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے، پس باقی رہنے والی چیز (آخرت) کو فنا ہو جانے والی (دنیا) پر ترجیح دیدو۔مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ، وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى۔(مسند احمد:19697)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے: اللہ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلے میں بس اتنی ہی ہے جیسے کہ خرگوش کی ایک چھلانگ۔واللہ ما الدنیا في الآخرة إلا كنفجة أرنب۔(ذم الدنیا لابن ابی الدنیا:13)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اُس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اُس کے لئے وہ شخص (مال وزر) جمع کرتا ہے جس کی کوئی عقل نہیں ہوتی۔الدنیا دار من لا دار له، ومال من لا مال له، ولها يجمع من لا عقل له۔(ذم الدنیا لابن ابی الدنیا:13)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے دنیا کے بارے میں دریافت کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ مختصر لفظوں میں بتاؤں یا تفصیل کے ساتھ؟ پوچھنے والے نے کہا کہ مختصراً ہی بتادیجئے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: اِس کے حلال میں حساب اور حرام میں جہنم ہے۔حلالها حساب، وحرامها النار۔(ذم الدنیا لابن ابی الدنیا:17)

زنا کا عام ہو جانا فتنہ ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک ایسا وقت آئے گا کہ لوگ گدھوں کی طرح راستوں میں ایک دوسرے سے بدکاری کریں گے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ !یہ ضرور ہو گا ؟ آپ ﷺ نے جوب دیا: جی ضرور بضرور ہو گا۔لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَتَسَافَدُوا فِي الطَّرِيقِ تَسَافُدَ الْحَمِيرِ» قُلْتُ: إِنَّ ذَاكَ لَكَائِنٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ لَيَكُونَنَّ»۔(صحیح ابن حبان:6767)(ابن ابی شیبہ:37277)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، زنا پھیل جائے گا، شرابیں پی جائیں گی، عورتوں کی کثرت ہو جائے گی اور مرد کم ہو جائیں گے، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک ہی نگران ہوگا۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ:أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ،وَيَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا،وَتُشْرَبَ الخَمْرُ،وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ،وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةٍ قَيِّمٌ وَاحِدٌ۔(ترمذی:2205)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امّت ہمیشہ خیر و بھلائی پر رہے گی جب تک کہ اُن میں (زنا کی کثرت کی وجہ سے) ولد الزنا (زنا سے پیدا ہونے والے بچوں) کی کثرت نہ ہو جائے، پس جب ولد الزنا پھیل جائیں گے تو اللہ تعالیٰ عنقریب اُن کو عمومی عذاب میں مبتلاء کردیں گے۔لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَفْشُ فِيهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَإِذَا فَشَا فِيهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَيُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعِقَابٍ۔(مسند احمد:26830)لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مُتَمَاسِكٌ أَمْرُهَا مَا لَمْ يَظْهَرْ فِيهِمْ أَوْلَادُ الزِّنَى، فَإِذَا ظَهَرُوا خِفْتُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ۔(مسند ابی یعلی موصلی:7091)

زنا کی ممانعت اور اُس کے بارے میں وعیدیں:

1. اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے نبی ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو پست رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ۔(النور:31)ایک اور جگہ ارشاد ہے: زنا کے قریب بھی مت جاؤ، بے شک وہ بے حیائی اور بہت برا راستہ ہے۔وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا۔(الاسراء:32)

2. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: زنا کرنے والا جس وقت زنا کر رہا ہوتا ہے اُس وقت مومن نہیں رہتا۔لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔(بخاری:2475)ایک اور روایت میں ہے: جب انسان زنا کرتا ہے تو اُس سے ایمان نکل جاتا ہے اور اُس کے سر پر سائبان کی طرح معلّق رہتا ہے، جب وہ زنا ختم ہو جاتا ہے تو وہ ایمان واپس اُس کی جانب لوٹ آتا ہے۔إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ۔(ابوداؤد:4690)

3. ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے زنا کیا اور شراب پی اللہ تعالیٰ اُس سے ایمان کو ایسے ہی سلب کرلیتے ہیں جیسے کوئی انسان قمیص اپنے سر سے اتار لیتا ہے۔مَنْ زَنَى وَشَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ الْإِيمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْإِنْسَانُ الْقَمِيصَ مِنْ رَأْسِهِ۔(مستدرکِ حاکم:57)

4. ارشادِ نبوی ہے: بے شک ایمان ایک کُرتے کی مانند ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں پہنا دیتے ہیں، پس جب بندہ زنا کرتا ہے تو اُس سے ایمان کا کُرتا کھینچ لیا جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کرلیتا ہے تو اُس کو لوٹا دیا جاتا ہے۔إِنَّ الْإِيمَانَ سِرْبَالٌ يُسَرْبِلُهُ اللهُ مَنْ يَشَاءُ، فَإِذَا زَنَى الْعَبْدُ نُزِعَ مِنْهُ سِرْبَالُ الْإِيمَانُ، فَإِنْ تَابَ رُدَّ عَلَيْهِ۔(شعب الایمان:4981)

5. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اے لوگو! زنا سے (بہر صورت) بچو، بے شک اس میں چھ خصلتیں (عذاب) ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں، دنیا کی خصلتیں یہ ہیں کہ یہ چہرے کی رونق کو ختم کر دیتا ہے، فقر پیدا کر دیتا ہے اور عمر کو گھٹا دیتا ہے۔ اور آخرت کی تین خصلتیں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی، بُرے حساب اور جہنم کی آگ کا باعث ہے۔يَا مَعْشَرَ النَّاسِ اتَّقُوا الزِّنَا فَإِنَّ فِيهِ سِتَّ خِصَالٍ ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا وَثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ، أَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا: فَيُذْهِبُ الْبَهَاءَ وَيُورِثُ الْفَقْرَ وَيَنْقُصُ الْعُمُرَ؛ وَأَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَسَخَطُ اللَّهِ وَسُوءُ الْحِسَابِ وَعَذَابُ النَّارِ۔(الزواجر عن الاقتراف الکبائر:2/218)

6. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس قوم میں زنا اور سود عام ہو جائے وہ لوگ اپنے اوپر خود اللہ تعالیٰ کے عذاب کو اتار لیتے ہیں۔مَا ظَهَرَ فِي قَوْمٍ الزِّنَى وَالرِّبَا إِلَّا أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عِقَابَ اللَّهِ۔(مسند ابی یعلی موصلی:7091)

7. ایک روایت میں ہے آسمان کے دروازے نصفِ شب میں کھول دیے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا ندا لگاتا ہے "کوئی مانگنے والے ہے کہ اُس کی دعاء قبول کی جائے، کوئی سوال کرنے والا ہے کہ اُس کو عطاء کیا جائے، کوئی مصیبت میں مبتلاء ہے کہ اُس کی تکلیف دور کیا جائے"، پس کوئی مسلمان بھی اُس وقت دعاء کرے تو اُس کی دعاء ضرور قبول کی

جاتی ہے سوائے زنا کے لئے کوشاں رہنے والی زانیہ اور ٹیکس وصول کرنے والا۔ تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ فَيُنَادِي مُنَادٍ: هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى؟ هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيُفَرَّجَ عَنْهُ؟، فَلَا يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ إِلَّا زَانِيَةٌ تَسْعَى بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَّارٌ۔(طبرانی کبیر:8391)

8. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: زنا فقر کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔ الزِّنَا يُورِثُ الْفَقْرَ۔(شعب الایمان:5034)

9. ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے قریش کو خطاب کرکے یہ بات ارشاد فرمائی: اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زنا مت کرو، اور سُن لو! جس شخص کو اللہ تعالیٰ جانب سے شرمگاہ کی حفاظت نصیب ہوگئی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ احْفَظُوا فُرُوجَكُمْ لَا تَزْنُوا، أَلَا مَنْ حَفِظَ اللهُ لَهُ فَرْجَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔(شعب الایمان:4984)

10. نبی کریم ﷺ نے معراج کی شب جو جہنم کے مختلف مناظر دیکھے تھے اُن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ایک تنور جیسا سوراخ تھا، جس کا اوپر کا حصہ تنگ اور نچلا حصہ کشادہ تھا، اُس کے نیچے آگ لگی ہوئی تھی، اُس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں جن کی چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں، جب وہ آگ شعلہ مارتے ہوئے بلند ہوتی تو وہ لوگ اوپر آجاتے اور جب وہ آگ نیچے بیٹھتی تو لوگ بھی نیچے چلے جاتے، نبی کریم ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اُن کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا کہ یہ زنا کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔(بخاری:1386، 7047)

11. حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے: بے شک زنا کرنے والوں کی شرمگاہیں اپنی (غلیظ و کریہہ) بدبو سے سارے جہنمیوں کو تکلیف پہنچائیں گی۔ إن فُرُوجَ الزُّنَاةِ لَتُؤْذِي أَهْلَ النَّارِ بِنَتَنِ رِيحِهَا۔(مسند البزار:10/310)

12. نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ معراج کی شب جب مجھے لیجایا گیا تو میں کچھ ایسے مردوں کے پاس سے گزرا جن کی کھالیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھیں، میں نے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو زینت اختیار کرنے لئے مزیّن ہوا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرا گزر ایک بہت ہی بدبو دار کنوئیں پر ہوا، میں نے اُس میں بہت ہی سخت قسم کی (چیخنے چلّانے کی) آوازیں سنی، پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو زینت اختیار کرنے کی غرض سے خوب مزیّن ہوا کرتی تھیں اور حرام کاری میں مبتلاء ہوتی تھیں۔ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِرِجَالٍ تُقَطَّعُ جُلُودُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ، فَقُلْتُ:

مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: الَّذِينَ يَتَزَيَّنُونَ لِلزِّينَةِ.قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِجُبٍّ مُنْتِنِ الرِّيحِ، فَسَمِعْتُ فِيهِ أَصْوَاتًا شَدِيدَةً، فَقُلْتُ:مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ فَقَالَ:نِسَاءٌ كُنَّ يَتَزَيَّنَّ لِلزِّينَةِ، وَيَفْعَلْنَ مَا لَا يَحِلُّ لَهُنَّ۔(شعب الایمان:6326)

13. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ زنا پر مداومت اختیار کرنے والا بت پرستی کرنے والے کی طرح ہے۔الْمُقِيمُ عَلَى الزِّنَا كَعَابِدِ وَثَنٍ۔(اعتلال القلوب للخرائطی:164)

14. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے چھ کام نہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی وہ جنت میں داخل ہوگا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، چوری نہ کی ہو، زنا نہ کیا ہو، کسی پاکدامن عورت پر تہمت نہ لگائی ہو، حاکم کی نافرمانی نہ کی ہو، حق بات زبان سے نکالی ہو ورنہ خاموش رہا ہو۔ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى وَلَمْ يَعْمَلْ سِتًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَمْ يُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا، وَلَمْ يَسْرِقْ، وَلَمْ يَزْنِ، وَلَمْ يَرْمِ مُحْصَنَةً، وَلَمْ يَعْصِ ذَا أَمْرٍ، وَقَالَ بِالْحَقِّ أَوْ سَكَتَ۔(اعتلال القلوب للخرائطی:183)

15. ایک دفعہ نبی کریم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے جماعت مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو۔ اول یہ کہ جس قوم میں فحاشی اعلانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط مصائب اور حکمرانوں کے ظلم و ستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے اور جب کوئی قوم اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برسے اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالی غیروں کو ان پر مسلط فرما دیتا ہے جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ انکے اموال چھین لیتے ہیں اور جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالی کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کر لیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالی اس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ: لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ، وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا، وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ، وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ، وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ،

وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا، وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ، وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ۔(ابن ماجہ:4019)

علّامہ ابن حجر ھیتمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے شرک کے بعد زنا کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ قتل اور پھر اُس کے بعد سب سے بڑا گناہ "زنا" ہے۔(الزواجر:2/224)

واضح رہے کہ زنا صرف شرمگاہ سے ہی نہیں ہوتا بلکہ آنکھ سے بد نظری کرنا، ہاتھوں سے چھونا پاؤں سے چل کر جانا، ہونٹوں سے بوسہ لینا، یہ سب احادیث کے مطابق زنا ہی کہلاتے ہیں، لہذا زنا کے تمام مقدّمات سے بھی احتراز کرنا ضروری ہے، ورنہ شیطان اس گھناؤنے فعل میں مبتلاء کرکے دنیاو آخرت برباد کرڈالتا ہے، اعاذنا اللہ منہ۔عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ، وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ، وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ۔(طبرانی کبیر:10303)زِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا الشَّفَتَيْنِ التَّقْبِيلُ، وَزِنَا الْيَدَيْنِ الْبَطْشُ، وَزِنَا الرِّجْلَيْنِ الْمَشْيُ، وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ، فَإِنْ تَقَدَّمَ بِفَرْجِهِ كَانَ زَانِيًا، وَإِلَّا فَهُوَ اللَّمَمُ۔(مستدرکِ حاکم عن عبد اللہ موقوفاً:3751)

شراب کا عام ہو جانا فتنہ ہے:

ایک بہت بڑا اور عام فتنہ "شراب کا عام ہو جانا" ہے، یہود و نصاریٰ کا تو کہنا ہی کیا، اب تو مسلمانوں میں بھی اِس کو "تفریح" اور "انجوائے" کے نام پر بکثرت پیا جارہا ہے، کھلم کھلا اِس کی فروخت ہو رہی ہے۔ یہ بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، زنا پھیل جائے گا، شرابیں پی جائیں گی، عورتوں کی کثرت ہو جائے گی اور مرد کم ہو جائیں گے، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک ہی نگران ہوگا۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ:أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ،وَيَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا،وَتُشْرَبَ الخَمْرُ،وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ،وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةٍ قَيِّمٌ وَاحِدٌ۔(ترمذی:2205)

شراب کے بارے میں سخت وعیدیں:

1. شراب ایک گندگی ہے۔ کقولہٖ تعالیٰ: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ(المائدہ:90)

2. **شراب ایک شیطانی عمل ہے۔** کقولہ تعالیٰ: مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (المائدہ:90)

3. **شراب دلوں میں بغض اور عداوت کے پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔** کقولہ تعالیٰ: إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ (المائدہ:90)

4. **شراب اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دیتی ہے۔** وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ (المائدہ:90)

5. **شراب کے نقصانات اُس کے نفع سے زیادہ ہیں۔** کقولہ تعالیٰ: وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا (البقرۃ:219)

6. **شراب پی کر توبہ کیے بغیر مرنے والا آخرت میں شراب سے محروم رہے گا۔** مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ (بخاری، رقم: 5575)

7. **جنت میں چلا بھی گیا تو جنت میں شراب نہ ملے گی، محروم رہے گا۔** مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي وَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ، حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ شُرْبَهَا فِي الْجَنَّةِ (مسند احمد: 6948) مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا وَلَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ (شعب الایمان: 5184)

8. **شراب کا کثرت سے پیا جانا قیامت کی علامات میں سے ہے۔** إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ، وَيَكْثُرَ الجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً القَيِّمُ الوَاحِدُ (بخاری، رقم: 5231)

9. **شراب پیتے ہوئے بندہ مؤمن نہیں رہتا۔** وَلاَ يَشْرَبُ الخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ (بخاری، رقم:80)

10. **حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ شراب پینے والوں کو سلام مت کیا کرو۔** لاَ تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَبَةِ الخَمْرِ (بخاری، رقم: 6255)

11. **شراب پینے والے کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ یعنی ثواب نہیں ملتا۔** لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي فَيَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا (نسائی۔ رقم: 5664) مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ مَا دَامَ فِي جَوْفِهِ أَوْ عُرُوقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ، وَإِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا، وَإِنْ انْتَشَى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، وَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا (نسائی۔ رقم: 5668)

12. شراب فروخت کرنا خنزیر کو کاٹ کر کھانے کے مترادف ہے۔ یعنی حکم میں دونوں برابر درجے کے ہیں۔ مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ(ابوداؤد،رقم: 3489)(معالم السنن:3/134)

13. اللہ تعالیٰ کی جانب سے لعنت کی گئی ہے شراب پر، اُس کے پینے والے پر، پلانے والے پر، بیچنے والے پر، خریدنے والے پر، نچوڑوانے والے پر، نچوڑنے والے پر، اُٹھانے والے والے پر، اُس پر جس کے لئے اُٹھائی جائے اور شراب کے ثمن کو کھانے والے پر۔لُعنت الخمرُ بعينها، وشاربُها، وساقِيها، وبائعُها، ومبتاعُها، وعاصرُها، ومعتصرُها، وحاملُها، والمحمولةُ إليه، وآكلُ ثمنها(مسند احمد: 4787)

14. نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے شراب پینا تو دور کی بات ہے، ایسے دستر خوان پر بیٹھنے سے بھی منع کیا گیا ہے جس پر شراب پی جارہی ہو۔نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَطْعَمَيْنِ: عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى بَطْنِهِ(ابوداؤد،رقم: 3774) من كَانَ يُؤمن بِاللَّه وَالْيَوْم الآخر فَلَا يجلس على مائدة يشرب عَلَيْهَا الْخمر(الترغیب،رقم:3556)

15. شراب ایسی منحوس چیز ہے کہ اِس سے ایمان کے سلب ہو جانے کا خطرہ ہے۔من زنى أَو شرب الْخمر نَزَعَ الله مِنْهُ الْإِيمَان كَمَا يخلع الْإِنْسَانُ الْقَمِيصَ مِن رَأسه(الترغیب،رقم:3556)حضرت عثمان بن عفّان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں شراب سے بچو، اِس لئے کہ شراب اور ایمان دونوں ایک ساتھ کبھی جمع نہیں ہوسکتے۔قال عُثْمَانُ بْنَ عَفَّانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا لَا تَجْتَمِعُ هِيَ وَالْإِيمَانُ أَبَدًا إِلَّا أَوْشَكَ أَحَدُهُمَا أَنْ يُخْرِجَ صَاحِبَهُ(سنن بیہقی۔رقم: 17339)

16. شراب ہر شر اور برائی کی جڑ ہے۔لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ(ابن ماجہ۔رقم: 3371) الْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ(مشکوۃ۔رقم:5212)الْخَمْرُ أُمُّ الْفَوَاحِشِ، وَأَكْبَرُ الْكَبَائِرِ، مَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلَى أُمِّهِ وَخَالَتِهِ وَعَمَّتِهِ(طبرانی اوسط۔رقم : 3134)قال عُثْمَانُ بْنَ عَفَّانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ(سنن بیہقی۔رقم: 17339)

17. شراب کے عادی شخص کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت سے نہیں دیکھیں گے۔ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ وَالِدَيْهِ ، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ ، وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى(سنن بیہقی۔رقم: 17342)

18. شراب کا عادی جنت میں داخل نہیں ہو گا، اللہ تعالیٰ اُسے اپنی نعمتوں کا ذائقہ بھی نہیں چکھائیں گے، بلکہ وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکے گا۔لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ ، وَلَا عَاقٌّ ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ(سنن بیہقی۔رقم: 17343)أربع حق على الله أَن لَا يدخلهم الْجنَّة وَلَا يذيقهم نعيمها مدمن الْخمر وآكل الرِّبَا وآكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق والعاق لوَالِديهِ(الترغیب۔رقم:3561)يُرَاحُ رِيْح الْجنَّة من مَسِيرَة خَمْسمِائَة عَام وَلَا يجد رِيْحهَا منان بِعَمَلِهِ وَلَا عَاق وَلَا مُدمن خَمْر(الترغیب۔رقم:3561)

19. جو شخص شراب کا عادی ہو اور توبہ کیے بغیر مر جائے اللہ تعالیٰ اس کو نہرِ غوطہ پلائیں گے اور غوطہ سے مراد وہ نہر ہے جو زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے جاری ہو گی اور اُس کی بد بو جہنمیوں کے لئے اذیت اور تکلیف کا باعث ہو گی۔مَنْ مَاتَ مُدمِنَ الْخمر سَقَاهُ الله جَلّ وَعَلَا منْ نَهْر الغوطة قيل وَمَا نهر الغوطة قَالَ نهر يجْري من فُرُوج الْمُومِسَاتِ يُؤْذِي أهلَ النَّار رِيْحُ فُرُوجِهِم(الترغیب۔رقم:3557)

20. شراب پینے والے سے اپنے خونی رشتوں کی پہچان ختم ہو جاتی ہے حتی کہ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ وہ اپنے رب کو بھی نہیں پہچانتا۔ اَعاذنا اللہ منہ۔مَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلَى أُمِّهِ وَخَالَتِهِ وَعَمَّتِهِ(طبرانی اوسط۔رقم: 3134) يَأْتِي عَلَيْهِ سَاعَةٌ لَا يَعْرِفُ فِيهَا رَبَّهُ(شعب الایمان۔رقم: 5211)

21. نشہ کی حالت میں نماز قبول نہیں ہوتی۔ثَلَاثٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ وَلَا يُرْفَعُ لَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ عَمَلٌ: الْعَبْدُ الْآبِقُ مِنْ مَوَالِيهِ حَتَّى يَرْجِعَ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا حَتَّى يَرْضَى، وَالسَّكْرَانُ حَتَّى يَصْحُوَ(شعب الایمان۔رقم: 5202)

22. شراب کا عادی بُت پرست کی مانند ہے اور کل قیامت کے دن اللہ کے دربار میں بُت پرست کی طرح حاضر ہو گا۔مَنْ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ مُدْمِنُ خَمْرٍ لَقِيَهُ كَعَابِدِ وَثَنٍ(شعب الایمان۔رقم: 5208) شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثَنٍ(مجمع الزوائد۔رقم:8187)

23. شراب پینے والے سے ایمان کا نور رخصت ہو جاتا ہے۔(مجمع الزوائد۔رقم:8196)

24. شراب کا پینا زنا، چوری اور قتل جیسے بڑے بڑے گناہوں سے بھی زیادہ سخت درجہ کا گناہ ہے۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِي الله عَنْهُ قَالَ:لَأَنْ أَزْنِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَسْكَرَ، وَلَأَنْ أَسْرِقَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَسْكَرَ(شعب الایمان۔رقم: 5211)عَن سَالم بن عبد الله عَن أَبِيه أَن أَبَا بكر وَعمر وناساً جَلَسُوا بعد وَفَاة

النَّبي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَذكرُوا أعظم الْكَبَائِر فَلم يكن عِنْدهم فِيهَا علم فأرسلوني إِلَى عَبْدِ الله بن عَمْرو أسأله فَأَخْبرنِي أَن أعظم الْكَبَائِر شرب الْخمر(الترغیب۔رقم:3573)الْخَمْرُ أُمُّ الْفَوَاحِشِ، وَأَكْبَرُ الْكَبَائِرِ(طبرانی اوسط۔رقم: 3134) قِيلَ: دُعِيَ رَجُلٌ إِلَى سَجْدَةٍ لِصَنَمٍ فَأَبَى، ثُمَّ إِلَى قَتْلِ النَّفْسِ فَأَبَى، ثُمَّ إِلَى الزِّنَا فَأَبَى، ثُمَّ إِلَى شُرْبِ الْخَمْرِ، فَلَمَّا شَرِبَ فَعَلَ جَمِيعَ مَا طُلِبَ مِنْهُ. (مرقاۃ:8/3263)

25. **شراب پینے والے کے منہ پر دنیا سے جاتے ہوئے گرم کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا**۔عَنْ الضَّحَّاكِ قَالَ: مَنْ مَاتَ مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ نُضِحَ فِي وَجْهِهِ بِالْحَمِيمِ حِينَ يُفَارِقُ الدُّنْيَا. (نسائی۔رقم: 5675)

26. **دنیا سے اِس حالت میں جانے والا کہ اُس کے مثانہ میں شراب کا معمولی سا بھی حصہ ہو، اُس پر جنت حرام کردی جاتی ہے**۔لَا يَمُوت وَفِي مثانته مِنْهُ شَيْء إِلَّا حرمت بهَا عَلَيْهِ الْجنَّة(الترغیب۔رقم:3573)

27. **جو شخص شراب پی کر چالیس دن کے اندر اندر مرجائے وہ جاہلیت اور کفر کی موت پر مرتا ہے**۔من شرب الْخمر لم يرض الله عَنهُ أَرْبَعِينَ لَيْلَة فَإِن مَاتَ مَاتَ كَافِرًا(الترغیب۔رقم:3597)

28. **دنیا میں شراب پینے والا آخرت میں قیامت کے دن پیاسا آئے گا**۔من شرب الْخمر أَتَى عطشان يَوْم الْقِيَامَة(الترغیب۔رقم:3577)

29. **فرشتے بھی شراب پینے والے کے قریب نہیں آتے**۔عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ ثَلَاثَة لَا تقربهم الْمَلَائِكَة الْجنب والسكران والمتضمخ بالخلوق(الترغیب۔رقم:3581)

30. **شراب پینے والا چالیس دن تک اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی سے محروم اور اللہ کی ناراضگی کا شکار رہتا ہے**۔من شرب الْخمر لم يرض الله عَنهُ أَرْبَعِينَ لَيْلَة(الترغیب۔رقم:3597)من شرب الْخمر سخط الله عَلَيْهِ أَرْبَعِينَ صباحا(الترغیب۔رقم:3598)

مداہنت اختیار کرنے کا فتنہ:

ایک بڑا اور بکثرت پھیلا ہوا فتنہ یہ ہے کہ مُنکَرات کو دیکھتے ہوئے اور اُس کو روکنے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی مصلحت کے نام پر زبان بند رکھی جاتی ہے اور نہی عن المنکَر کو ترک کردیا جاتا ہے، گھروں کے سرپرست اپنے ماتحتوں کی کتنی ہی کھلم کھلا نافرمانیوں کو دیکھنے کے باوجود قدرت علی المنع رکھتے ہوئے بھی نہی عن المنکر کے فریضہ سے یہ کہہ کر خاموش رہتے ہیں کہ

روکیں گے تو فتنہ ہو گا، کیا وہ گناہ اور نافرمانی فتنہ نہیں ؟ اور کیا اُس نافرمانی پر آنے والے عذابِ خداوندی سے وہ لوگ بچ سکیں گے جنہوں نے روکنے کی طاقت رکھنے کے باوجود اُس میں کوتاہی کا ارتکاب کیا تھا؟ ۔لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ مَخَافَةُ النَّاسِ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ۔(سنن بیہقی:20180)لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ مَهَابَةٌ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ۔(شعب الایمان:7165)لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْ يَقُولَ فِي الْحَقِّ إِذَا رَآهُ وَعَلِمَهُ۔(شعب الایمان:7166)لَا يَنْبَغِي لِامْرِئٍ يَقُومُ مَقَامًا فِيهِ مَقَالُ حَقٍّ إِلَّا تَكَلَّمَ بِهِ، فَإِنَّهُ لَنْ يُقَدِّمَ أَجَلَهُ، وَلَا يَحْرِمَهُ رِزْقًا هُوَ لَهُ۔(شعب الایمان:7172)عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ،رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ،عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ،حَتَّى يَسْأَلَ: مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَ مُنْكَرًا أَنْ تُنْكِرَهُ؟۔(سنن بیہقی:20183)أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ:مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَدْعُونِي فَلَا أُجِيبَكُمْ ، وَتَسْأَلُونِي فَلَا أُعْطِيَكُمْ ، وَتَسْتَنْصِرُونِي فَلَا أَنْصُرَكُمْ۔(سنن بیہقی:20200)فَلَعَمْرِي لَأَنْ تَكَلَّمَ فَتَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ تَنْهَى عَنْ مُنْكَرٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسْكُتَ۔(شعب الایمان:7171)كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ، فَالإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ، وَالعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ، أَلاَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ۔(بخاری:5188)

مادیت کا فتنہ:

ایک بنیادی اور بڑا فتنہ ”پیٹ“ کا ہے‘ شکم پروری و تن آسانی زندگی کا اہم ترین مقصد بن کر رہ گیا ہے، ہر شخص کا شوق یہ ہے کہ لقمۂ تر اس کی لذتِ کام و دہن کا ذریعہ بنے اور یہ فتنہ اتنا عالم گیر ہے کہ بہت کم افراد اس سے بچ سکے ہیں‘ تاجر ہو یا ملازم‘ اسکول کا ٹیچر ہو یا کالج کا پروفیسر، دینی درس گاہ کا مدرس ہو یا مسجد کا امام اس آفت میں سبھی مبتلا نظر آتے ہیں، ہاں! فرقِ مراتب ضرور ہے، زہد و قناعت، ورع و تقویٰ اور اخلاص و ایثار جیسے اخلاق و فضائل اور ملکات کا نام و نشان نہیں ملتا‘ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج کا پورا عالم سازو سامان کی فراوانی کے باوجود حرص و آرزو‘ طمع و لالچ اور زر طلبی و شکم پروری کی بھٹی میں جل رہا ہے اور کرب و اضطراب، بے چینی و بے اطمینانی اور حیرت و پریشانی کا دھواں ہر چہار سمت پھیلا ہوا ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: تم دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت دنیا سے بدرجہا بہتر اور لازوال ہے۔بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا۔(الاعلیٰ:16)

ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم مجھے تمہارے اوپر فقر کا کوئی خوف نہیں، لیکن اِس بات کا خوف ہے کہ دنیا تمہارے اوپر ایسے ہی کھول دی جائے گی جیسے تم سے پہلے کے لوگوں پر کھول دی گئی تھی، پس تم بھی اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں پڑ جاؤ گے جیسا تم سے پہلے کے لوگوں نے کیا تھا اور یہ دنیا تمہیں بھی ویسے ہی ہلاک کردے گی جیسا کہ اُنہیں ہلاک کردیا تھا۔فَوَاللَّهِ مَا الفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنِّي أَخْشَى أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ۔(ترمذی:2462)

ارشادِ نبوی ہے: عیش و عشرت میں پڑنے سے بچو، بے شک اللہ کے بندے عیش و عشرت میں پڑنے والے نہیں ہوتے۔إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ؛ فَإِنَّ عِبَادَ اللهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ۔(مسند احمد:22105)

اِباحیت کا فتنہ :

یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے جس کو "اِباحیت" کا فتنہ کہا جاتا ہے، یعنی ہر چیز کو حلال قرار دینا، آجکل یہ فتنہ بڑی حد تک پھیل چکا ہے اور روز افزوں اِس فتنہ میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے، قرآن و حدیث کے صریح اور متفق علیہ محرمات کو یہ کہہ کر حلال کہہ دیا جاتا ہے کہ اب زمانہ بدل گیا ہے، علماء کو وقت کی ضروریات اور زمانہ کے حالات کے ساتھ چلنا چاہیئے، العیاذ باللہ۔

اِباحیت کی چند مثالیں:

1. شراب اور خنزیر کو یہ کہہ کر حلال کہا گیا کہ یہ پہلے گندے ہوا کرتے تھے، شراب کو گندے طریقے سے بنایا جاتا تھا، خنزیر نجس اور گندگی کھایا کرتا تھا، اب تو حفظانِ صحت کے اصولوں کا لحاظ رکھتے ہوئے صاف ستھری شراب بنائی جاتی ہے، خنزیر کے صاف ستھرے فارم ہوتے ہیں جہاں اُن کی حفظانِ صحت کے اصولوں کے عین مطابق پرورش ہوتی ہے، اُنہیں کھانے کے لئے صاف ستھری غذائیں دی جاتی ہیں، لہٰذا اب تو اُنہیں حلال ہونا چاہیئے۔ استغفر اللہ۔
2. عورتوں کے لئے پردہ کا یہ کہہ کر انکار کیا گیا کہ اب زمانہ بدل گیا ہے، عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ چلنا چاہیئے، اُنہیں کام کاج، شاپنگ، جاب اور تعلیم وغیرہ کے لئے مردوں کی طرح باہر نکلنا پڑتا ہے، اگر پردہ کریں گی تو یہ سب کام کیسے ہو سکیں گے۔ استغفر اللہ۔

3. رِبا یعنی سود کو پرافٹ کا نام دے کر حلال کر دیا گیا اور وہی قدیم نعرہ "إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا" یعنی بیع بھی تو سود کی طرح ہے، لگایا گیا، زمانہ کی مجبوریاں پیش کی گئیں کہ اب دنیا کا اقتصادی نظام سود کے بغیر ممکن نہیں، لہٰذا سود کو اِس زمانہ میں حلال ہونا چاہیئے، استغفر اللہ۔

4. تصویر سازی کو یہ کہہ کر کہ یہ وہ قدیم زمانے کی طرح پتھروں کے بت اور مجسمے نہیں ہیں جنہیں شرک سے بچنے کے لئے منع کیا گیا تھا، لہٰذا آج کے زمانے کی فوٹو گرافی میں کوئی حرج نہیں، ان کو حلال ہی ہونا چاہئے۔ استغفر اللہ۔

5. زنا کو یہ کہہ کر جائز قرار دینے کی باتیں کی جاتی ہیں کہ زنا تو بالجبر ہی ممنوع ہونا چاہیے، جس میں دوسرے کی رضامندی کے بغیر یہ کام ہوتا ہے، اور جب دو عاقل و بالغ لڑکا اور لڑکی آپس میں بخوشی راضی ہوں تو اُن کے باہم ملنے میں کیا قباحت ہے، جیسے بائع اور مشتری بخوشی راضی ہو کر بیع کا معاملہ کرنا چاہیں تو کوئی قباحت نہیں اِسی طرح زنا بھی جبکہ وہ بخوشی ہو جائز ہی ہونا چاہیئے۔ علاوہ ازیں زنا کی ایسی بہت سی شکلیں آج معاشرے میں رائج ہو رہی ہیں جن کو زنا ہونے کے باوجود بھی زنا نہیں کہا جاتا، مثلاً طلاق دینے کے بعد بھی اکٹھے رہنا اور "ایک مجلس کی تین طلاقوں" کا ایک ہی طلاق کا فتویٰ لے کر اُس کو ایک ہی سمجھنا اور اُس کے بعد ساری زندگی اس حرام کاری میں مبتلاء رہنا، یہ سب ایسی شکلیں ہیں جن کی آڑ میں زنا، بدکاری معاشرے میں رائج ہوتی جارہی ہے۔ أعاذنا اللہ منہ۔

6. موسیقی، میوزک، گانا بجانا سب جائز ہو چکا ہے اور اس سب کو "روح کی غذا" کا نام دیا گیا ہے، اور ستم بالائے ستم یہ کہ اِن غلیظ اور بدبودار چیزوں کو نعتوں، اِسلامی نظموں اور دینی پروگراموں کا حصہ بنا کر دین اور شریعت کی اور بھی تذلیل کی گئی، مساجد جیسے مقدّس ماحول میں بھی سیل فونز کی ٹونز جو سراسر گانے اور میوزک پر مشتمل ہوتی ہیں، اور وہ بکثرت نماز کے دوران بجتی ہیں اور پھر بجتی ہی چلی جاتی ہیں۔

7. ٹی وی جو کہ تصویر بینی، فحاشی کے فروغ اور ذہنی تخریب کا سب سے مؤثر اور بڑا ذریعہ ہے، اور جس کے روز افزوں مضرّتوں اور مفاسد سے کوئی شخص (بشرطیکہ اُسے عقلِ سلیم میں سے کچھ حصہ ملا ہو) انکار نہیں کر سکتا، یہ کہہ کر جائز کر دیا گیا ہے کہ آخر اس میں کیا قباحت ہے، حالاتِ حاضرہ سے باخبر رہنا چاہیئے، اِس میں دینی اور اِسلامی پروگرام بھی تو آتے ہیں۔

8. دھوکہ دہی اور جھوٹ جس کی قباحت وشناعت اور حرمت قرآن وسنت کے اندر اتنی واضح ہے کہ اُس میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، لیکن آج کی دنیا میں اُسے فیشن، ضرورت، مجبوری، کمانے کا ذریعہ کہہ کر جائز بلکہ بہت حد تک ضروری بھی کر دیا گیا ہے، اُس کے جائز ہونے کی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اس کے بغیر کاروبار نہیں چل سکتا، معاشرے میں سچے اور امانت دار تاجر کو ایک "ناکام تاجر" قرار دیا جاچکا ہے۔ اسغفر اللہ۔

اباحیت کے فتنہ کی ہمارے معاشرے میں جو شکلیں رائج ہیں اُن کی ایک لمبی فہرست ہے، یہاں بطور نمونہ کے چند چیزیں ذکر کی گئی ہیں۔ أعاذنا الله من كل فتنة مضلة۔ اب اِس اِباحیت کے فتنے کا ذکر احادیث طیبہ کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں:

میری امت میں چند قومیں (ایسی پیدا) ہوں گی جو زنا کو اور ریشم پہننے کو اور شراب پینے کو اور باجوں کو حلال سمجھیں گی۔ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الحر وَالحَرِيرَ، وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ۔(بخاری:5590)لَيَكُونَنَّ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ، وَالْمَعَازِفَ۔(السنن الصغیر:3353)

میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھ دیں گے ان کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں گائیں گی اللہ تعالی انہیں زمین میں دھنسا دیں گے اور ان کی صورتیں مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیں گے۔ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُعْزَفُ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ، وَالْمُغَنِّيَاتِ، يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ۔(ابن ماجہ:4020)لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا۔(ابوداؤد:3688)لَيَسْتَحِلَّنَّ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّونَهَا إِيَّاهُ۔(مسند احمد:22710)

ایک روایت میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے: قریب ہے کہ میری امّت شرمگاہوں (زنا) اور ریشم کو حلال کرلے گی۔ اَوْشَكَ أَنْ تَسْتَحِلَّ أُمَّتِي فُرُوجَ النِّسَاءِ وَالْحَرِيرَ۔(کنز العمّال:13006)

قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ایسا وقت ضرور آئے گا کہ میری امّت کے کچھ لوگ تکبّر وغرور کی حالت میں اتراتے ہوئے لہو لعب کے ساتھ رات گزاریں گے اور صبح کو بندروں اور خنزیر صورت میں مسخ کر دیے جائیں گے (العیاذ باللہ) ایسا اِس لئے ہوگا کیونکہ وہ حرام کو حلال قرار دیتے ہوں گے، گانے والی عورتوں کو رکھتے ہوں گے، شراب پیتے،

سود کھاتے اور ریشم پہنتے ہوں گے۔وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ ليبيتن أنَاس من أمتِي على أشر وبطر وَلعب وَلَهو فيصبحوا قردة وَخَنَازِير باستحلالهم الْمَحَارِم واتخاذهم الْقَيْنَات وشربهم الْخمر وبأكلهم الرِّبَا ولبسهم الْحَرِير۔(الترغیب:2865)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ایک بڑا ہی قیمتی ارشاد منقول ہے، جس سے اباحیت کے فتنہ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، فرماتے ہیں: جو شخص یہ جاننا چاہتا ہو کہ وہ فتنہ میں مبتلاء ہوا ہے یا نہیں اُسے چاہیئے کہ یہ دیکھے کہ وہ کسی ایسی چیز کو حلال سمجھنے لگا ہے جس کو وہ پہلے حرام سمجھتا تھا یا کسی ایسی چیز کو حرام سمجھنے لگا ہے جس کو وہ پہلے حلال سمجھتا تھا، اگر ایسا ہو گیا ہے تو سمجھ لو کہ وہ فتنہ پڑ چکا ہے۔عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ:إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعْلَمَ أَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ أَمْ لَا، فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ كَانَ رَأَى حَلَالًا كَانَ يَرَاهُ حَرَامًا فَقَدْ أَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ، وَإِنْ كَانَ يَرَى حَرَامًا كَانَ يَرَاهُ حَلَالًا فَقَدْ أَصَابَتْهُ۔(مستدرکِ حاکم:8443)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے کہ ”انسان صبح کے وقت میں مومن اور دیکھتے ہی دیکھتے شام کو کافر ہوجائے گا“اِس کی تشریح میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صبح کے وقت میں اپنے بھائی کی جان، مال اور اُس کی عزت و آبرو کو قابلِ احترام سمجھنے والا شام کو حلال سمجھنے لگے گا، اِسی طرح شام کے وقت میں اپنے بھائی کی جان، مال اور اُس کی عزت و آبرو کو قابلِ احترام سمجھنے والا صبح کو حلال سمجھنے لگے گا۔يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا۔(ترمذی:2195)عَنْ الحَسَنِ قَالَ:كَانَ يَقُولُ فِي هَذَا الحَدِيثِ:يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا-قَالَ:يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُحَرِّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُمْسِي مُسْتَحِلًّا لَهُ، وَيُمْسِي مُحَرِّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهُ۔(ترمذی:2198)

لسانیت، قومیت اور عصبیت کا فتنہ:

ایک بہت ہی خطرناک اور گمراہ کُن فتنہ ”لسانیت اور عصبیت“ کا فتنہ ہے جس کی جتنی مذمّت اور قباحت بیان کی جائے کم ہے، ہر زمانہ میں یہ فتنہ رہا ہے، اور یہ وہ فتنہ ہے جس کی بنیاد پر اِسلام کا نام لینے والوں، کلمہ پڑھنے والوں کے درمیان قتل و غارتگری اور خونریزی و فسادات کی آگ بھڑکتی ہے، تلواریں نکلتی ہیں، خون پانی کی طرح بہتا ہے، انسانی جان بے حیثیت و بے قیمت ہو کر رہ جاتی ہے۔

عصبیت کیا چیز ہے:

عصبیت نام ہے اس چیز کا کوئی شخص اپنی قوم اور قبیلہ کی ظلم اور زیادتی میں حمایت و نصرت کرے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ یہی تعریف منقول ہے، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ عصبیت کیا چیز ہے ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ۔ عصبیت یہ ہے کہ تم ظلم اور زیادتی میں بھی اپنی قوم کا ساتھ دو۔(ابوداؤد:5119) حضرت فسیلہ فرماتی ہیں میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اے اللہ !کے رسول ﷺ کیا یہ بھی تعصب ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا، وَلَكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ۔ نہیں یہ تعصب نہیں، بلکہ تعصب یہ ہے کہ آدمی (ناحق اور) ظلم میں بھی اپنی قوم کا ساتھ دے۔(ابن ماجہ:3949)

واضح رہے کہ اپنی قوم سے محبت کرنا، اُن کی حمایت و نصرت کرنا کوئی معیوب اور غیر شرعی چیز نہیں، بلکہ یہ تو اچھی چیز ہے، آپ ﷺ نے ایسے شخص کو پسند فرمایا ہے، ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے قبیلہ و خاندان کی طرف سے دفاع کرے، لیکن اُس وقت جبکہ وہ گناہ (ظلم) نہ کرتے ہوں (اور اگر وہ ظلم کرنے لگیں اور ناحق کسی کو مارتے ہوں تو اُن کی ہرگز معاونت نہ کی جائے)۔خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ، مَا لَمْ يَأْثَمْ۔(ابوداؤد:5120)

یعنی اِس کا خیال رکھنا اور اس شرط کی رعایت کرنا بہت ضروری ہے کہ قوم کی حمایت و نصرت اندھا اور بہرا ہو کر نہ کی جائے، بایں طور کہ حق و باطل، سچ جھوٹ، اچھے بُرے، ہر حال میں اُن کی حمایت کرنا، خواہ وہ ظالم ہوں یا مظلوم، جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں کیا جاتا تھا اور آج بھی یہی روش اختیار کی جاتی ہے، اور اسی کو عصبیت کا تراشیدہ "بت" کہا جاتا ہے جس کی لوگ اندھے اور بہرے ہو کر پرستش کرتے ہیں، جو عقل و نقل کی روشنی میں کسی طور جائز نہیں۔ قرآن و سنت کی بھی یہ تعلیم ہے اور عقلِ سلیم کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ انسان ہمیشہ حق کی حمایت و نصرت کرے خواہ وہ اپنا ہو یا پرایا، اور باطل کے خلاف نبرد آزما ہو خواہ وہ اپنا ہو یا پرا۔

جو اندھے جھنڈے کے تحت لڑے(یعنی عصبیت کی لڑائی، جس میں لڑنے والے اندھے ہو کر لڑتے ہیں اور اُنہیں یہ تک معلوم نہیں ہوتا کہ جس کی طرف)اور عصبیت کی طرف بلاتا ہو یا عصبیت کی وجہ سے غصہ میں آتا ہو تو اس کا مارا جانا جاہلیت(کی موت)ہے۔مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَدْعُو إِلَى عَصَبِيَّةٍ، أَوْ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ، فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ۔(ابن ماجہ:3948)مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ، أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً، أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبِيَّةٍ، فَقُتِلَ فَقَتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ۔(الفتن لنعیم:413)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی طرف بلائے، وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر قتال کرے، وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر(لڑتے ہوئے)مر جائے۔لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ۔(ابوداؤد:5121)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:جس شخص نے اپنی قوم کی ناحق مدد کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کنویں میں گر پڑے اور پھر اپنی دم سے کھینچ کر نکالا جائے(یعنی جیسے وہ اونٹ کنوئیں میں گر کر ہلاک ہو جاتا ہے اور اُس کو دم سے پکڑ کر نہیں نکالا جاسکتا اِسی طرح وہ عصبیت کا شکار شخص بھی گناہ کی ہلاکت میں گر کر تباہ ہو جاتا ہے)۔مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ، فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ، فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ۔(ابوداؤد:5117)

ارتداد کا فتنہ:

یہ فتنہ اِسلام سے نکلنے کا فتنہ ہے، جو نبی کریم ﷺ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں بھی پیش آیا تھا، اور بعد میں بھی وقتاً فوقتاً پیش آتا رہتا ہے، آج کل بھی فتنوں کے دور میں اِس میں کافی اضافہ ہو گیا ہے، اِسلام کے نام لیوا کلمہ گو مسلمان اپنے باطل نظریات اور فاسد خیالات کی وجہ سے دیکھتے ہی دیکھتے اِسلام سے نکل جاتے ہیں نبی کریم ﷺ نے سورۃ النّصر کے نازل ہونے پر جس میں لوگوں کے اِسلام میں فوج در فوج داخل ہونے کا تذکرہ ہے، آپ ﷺ فرمایا: اِس سورت میں جس طرح اِس بات کی بشارت دی گئی ہے کہ لوگ اِسلام میں فوج در فوج داخل ہوں گے اسی طرح ایک وقت ایسا آئے گا کہ لوگ اِسلام سے فوج در فوج نکل بھی جائیں گے(العیاذ باللہ)۔لَيَخْرُجُنَّ مِنْهُ أَفْوَاجًا كَمَا دَخَلُوا فِيهِ أَفْوَاجًا۔(السنن الواردۃ فی الفتن:417)

تکذیب کا فتنہ :

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اِس اُمّت میں کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو رجم کا، دجال کا، عذابِ قبر کا، شفاعت کا، اور (گناہ گار مسلمانوں کے) جہنم سے نکالے جانے کا انکار کریں گے۔خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ وَيُكَذِّبُونَ بِالدَّجَّالِ وَيُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَيُكَذِّبُونَ بِالشَّفَاعَةِ وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ۔(فتح الباری:11/426)(کنز العمال:1674)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نفاق تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھا، لیکن آج کل وہ ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرتا ہے۔إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ،فَأَمَّا اليَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الكُفْرُ بَعْدَ الإِيمَانِ۔(بخاری:7114) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمَانِ،قَالَ:إِنَّ المُنَافِقِينَ اليَوْمَ شَرٌّ مِنْهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،كَانُوا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّونَ وَاليَوْمَ يَجْهَرُونَ۔(بخاری:7113)

فتنے سے محفوظ رہنے کی پہچان:

جو شخص یہ جاننا چاہتا ہو کہ وہ فتنہ میں مبتلاء ہوا ہے یا نہیں اُسے چاہیئے کہ یہ دیکھے کہ وہ کسی ایسی چیز کو حلال سمجھنے لگا ہے جس کو وہ پہلے حرام سمجھتا تھا یا کسی ایسی چیز کو حرام سمجھنے لگا ہے جس کو وہ پہلے حلال سمجھتا تھا، اگر ایسا ہو گیا ہے تو سمجھ لو کہ وہ فتنہ پڑ چکا ہے۔عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعْلَمَ أَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ أَمْ لَا، فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ كَانَ رَأَى حَلَالًا كَانَ يَرَاهُ حَرَامًا فَقَدْ أَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ، وَإِنْ كَانَ يَرَى حَرَامًا كَانَ يَرَاهُ حَلَالًا فَقَدْ أَصَابَتْهُ۔(مستدرکِ حاکم:8443)فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَعْلَمَ أَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ أَمْ لَا، فَلْيَنْظُرْ، هَلْ يَرَى شَيْئًا حَلَالًا كَانَ يَرَاهُ حَرَامًا، أَوْ يَرَى شَيْئًا حَرَامًا كَانَ يَرَاهُ حَلَالًا۔(السنن الواردۃ فی الفتن:26)

فتنوں سے پناہ مانگنے کی دعائیں:

ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رہنے کا ایک بہترین نسخہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا ہے، اور اُس کے لئے ہمیں قرآن و حدیث کے اندر بہت سی دعائیں سکھائی گئیں ہیں، اُنہیں یاد کرکے مانگتے رہنا چاہیئے، ذیل میں چند دعائیں ذکر کی جارہی ہیں:

اے ہمارے پروردگار! ہمیں اُن ظالم لوگوں کے ہاتھوں آزمائش میں نہ ڈالئے اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر قوم سے نجات دیدیجئے۔رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ،وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔(یونس:85،86)

اے ہمارے رَبّ! ہمیں کافروں کا تختہ مشق نہ بنایئے اور ہمارے پروردگار ہماری مغفرت فرمادیجئے۔رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔(الممتحنۃ:5)

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ایسی مصیبت سے جو تکلیف دینے والی ہو اور ایسے فتنے سے جو گمراہ کردینے والا ہو۔أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ۔(ابن ابی شیبہ:29346)

اے اللہ! میں آپ سے اچھے کاموں کے کرنے کا، بُرے کاموں سے بچنے کا، مسکینوں کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں اور اِس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے معاف کردیجئے اور مجھ پر رحم فرمادیجئے، اور جب آپ کسی قوم میں فتنہ نازل کرنا چاہیں تو مجھے بغیر فتنہ میں مبتلاء کیے وفات دیدیجئے۔اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ۔(ترمذی:3235)

اے اللہ! میں عذابِ قبر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجّال کے فتنے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا، وَفِتْنَةِ المَمَاتِ۔(بخاری:832)

اے اللہ! میں عذابِ قبر سے آگ کے عذاب سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور ظاہری و باطنی تمام فتنوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، اور میں جھوٹے کانے دجال سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ

مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ بَاطِنِهَا وَظَاهِرِهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَعْوَرِ الْكَذَّابِ۔(تہذیب الآثار مسند عمر:863)أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْأَعْوَرِ الْكَذَّابِ۔(طبرانی کبیر:12779)

اے اللہ میں سستی، بڑھاپا، گناہ اور قرض سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، اور میں قبر کے فتنے سے، قبر کے عذاب سے، جہنم کے فتنے سے جہنم کے عذاب سے، مالداری کے شر انگیز فتنے سے، فقر و فاقہ کے فتنے سے اور مسیح دجّال کے فتنے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الكَسَلِ وَالهَرَمِ، وَالمَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ، وَمِنْ فِتْنَةِ القَبْرِ، وَعَذَابِ القَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الغِنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، اَللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ۔(بخاری:6368)

اے اللہ! میں بزدلی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور اِس بات سے کہ میں عمر کے ناکارہ حصہ تک پہنچوں، اور میں دنیا کے فتنے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ۔(بخاری:2822)

نبی کریم ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ظاہری و باطنی تمام فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اُس موقع پر یہ دعاء مانگی: ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں تمام ظاہری و باطنی فتنوں سے۔نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔(مسلم:2867)

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں کنجوسی اور بزدلی سے اور میں پناہ چاہتا ہوں بُری عمر سے اور دل کے فتنوں سے اور میں قبر کے عذاب سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں ۔اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوءِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔(نسائی:5497)

حضرت ابن ابی مُلیکہ رحمۃ اللہ علیہ یہ دعاء مانگا کرتے تھے۔اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا،أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا۔اے اللہ!ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ الٹے پھر جائیں یا دین میں فتنہ میں پڑ جائیں۔(بخاری:6593)

قیامت / یوم الآخرة

قیامت کیا ہے؟

قیامت کی اصطلاحی تعریف علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کی ہے: وتطلق في عرف الشرع على يوم موت الخلق وعلى يوم قيام الناس لرب العالمين۔وہ دن جو ساری مخلوق کے مرنے اور لوگوں کے اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے کا ہے وہ قیامت کا دن کہلاتا ہے۔(روح المعانی:5/122)

مفتی رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جامع الفاظ میں اِس کو یوں بیان کیا ہے:

قیامت صورِ اسرافیل علیہ السلام کی اُس چیخ کا نام ہے جس سے پوری کائنات زلزلہ میں آجائے گی،اُس ہمہ گیر زلزلہ کے ابتدائی جھٹکوں ہی سے دہشت زدہ ہو کر دودھ پلانے والی مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں گی،حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہو جائیں گے،اُس چیخ اور زلزلہ کی شدّت دم بدم بڑھتی چلی جائے گی جس سے تمام انسان اور جانور مرنے شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ زمین و آسمان میں کوئی جاندار زندہ نہ بچے گا،زمین پھٹ پڑے گی،پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح اُڑتے

پھریں گے، ستارے اور سیارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے، آفتاب کی روشنی فنا اور پورا عالَم تیرہ و تار (تاریک) ہو جائے گا، آسمانوں کے پرخچے اُڑ جائیں گے اور پوری کائنات موت کی آغوش میں چلی جائے گی۔(علاماتِ قیامت اور نزولِ مسیح:142)

قیامت پر ایمان:

قیامت کے دن پر ایمان لانا اور اُس کا پختہ یقین رکھنا ایمان کی اصل اور بنیادی عقائد میں سے ہے، اِس عقیدے کے بغیر کسی شخص کا ایمان ہر گز مکمل نہیں ہو سکتا، اِس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ۔(المومنون:74)قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ، قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ»، قَالَ: صَدَقْتَ۔(مسلم:8)

قیامت کا دن جسے یومِ آخرت بھی کہا جاتا ہے، اُس سے متعلّق تین بڑے اور اہم عقائد ہیں۔

1. بعث بعد الموت پر ایمان لانا۔ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ۔(المومنون:16)
2. حساب و کتاب پر ایمان لانا۔إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ۔(الغاشیۃ:25،26)
3. جنت اور جہنم پر ایمان لانا۔فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ-أَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ۔(ھود:106،108)

قرآن کریم میں قیامت کا تذکرہ:

قرآن کریم قیامت کے تذکرے سے بھرا پڑا ہے، اللہ تعالیٰ نے بعث بعد الموت کو مختلف پیرایوں سے بار بار بیان کیا ہے تاکہ بندوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کا یقین و استحضار رہے اور دنیا کی رنگینیاں اُن کی آنکھوں پر پردہ نہ ڈال سکے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اِس عقیدے کو مختلف اسالیب اور متنوع پیرایوں میں بار بار ذکر فرمایا ہے، ذیل میں کچھ مختلف قسم کے اسالیب ذکر کیے جا رہے ہیں، جن سے اِس عقیدے کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے:

- کہیں عمومی انداز میں خبر دی ہے: جیسے: اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ۔(الروم:11)

- کہیں قیامت کے یقینی وقوع کو بیان کرنے کے لئے ایک تاکید ذکر کی گئی: إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ۔(طٰہٰ:15)
- کہیں دو تاکید کے ساتھ ذکر کیا گیا: وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ۔(الحجر:85)
- کہیں تاکید کے ساتھ اِس کے وقوع میں شک وریب کی نفی کی گئی: إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا۔(المؤمن:59)
- کہیں اس کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنی قسم کھاکر بیان کیا:اللهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔(النساء:87)
- کہیں حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی قسم کھاکر بیان کرنے کے لئے کہا گیا:وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنتُمْ بِمُعْجِزِينَ۔(یونس:53)وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ۔(سبا:3)
- کہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم مخلوقات کی قسم کھاکر بیان کیا ہے:وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا–فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا–فَالْجَارِيَاتِ يُسْرًا–فَالْمُقَسِّمَاتِ أَمْرًا–إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ–وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ۔(الذاریات:1-6)(القیامة الصغری:114)

بطور نصیحت حاصل کرنے اور آخرت کے عقیدے کے استحضار کے لئے ذیل میں چند آیات اور اُن کا ترجمہ ذکر کیا جارہا ہے ،آیات کا ترجمہ مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ سے لیا گیا ہے:

1. وہ لوگ تباہ ہوئے جنھوں نے اپنے رب کی ملاقات کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر قیامت اچانک آ پہنچے گی تو کہیں گے اے افسوس ہم نے اس میں کیسی کوتاہی کی اور وہ اپنے بوجھ اپنے پیٹھوں پر اٹھائیں گے خبر دار وہ برا بوجھ ہے جسے وہ اٹھائیں گے۔قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَاحَسْرَتَنَا عَلَى مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَى ظُهُورِهِمْ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ۔(الأنعام:31)
2. قیامت کے متعلق تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کا کونسا وقت ہے کہہ دو اس کی خبر تو میرے رب ہی کے ہاں ہے وہی اس کے وقت پر ظاہر کر دکھائے گا وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری بات ہے وہ تم پر محض اچانک آ جائے گی۔يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ۔(الاعراف:187)

3. کیا اس سے بے خوف ہو چکے ہیں کہ انہیں اللہ کے عذاب کی ایک آفت آ پہنچے یا اچانک قیامت ان پر آ جائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔أَفَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ۔(یوسف:107)

4. اور قیامت کا معاملہ تو ایسا ہے جیسا آنکھ کا جھپکنا یا اس سے بھی قریب تر بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔(النحل:77)

5. بے شک قیامت آنے والی ہے میں اسے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ مل جائے۔إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى۔(طٰہٰ:15)

6. جو(متقی اور پرہیز گار بندے) اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور قیامت کا بھی خوف رکھنے والے ہیں۔الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ۔(الانبیاء:49)

7. اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے۔يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ۔(الحج:1)

8. اور بے شک قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور بے شک اللہ قبروں والوں کو دوبارہ اٹھائے گا۔وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ۔(الحج:7)

9. اور منکر قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ قیامت یکایک ان پر آ موجود ہو یا منحوس دن کا عذاب ان پر نازل ہو۔وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ۔(الحج:55)

10. بلکہ انہوں نے تو قیامت کو جھوٹ سمجھ لیا ہے اور ہم نے اس کے لیے آگ تیار کی ہے جو قیامت کو جھٹلاتا ہے۔بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا۔(الفرقان:11)

11. اور جس دن قیامت قائم ہو گی گناہگار ناامید ہو جائیں گے۔وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ۔(الروم:12)

12. اور جس دن قیامت قائم ہو گی اس دن لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ۔(الروم:14)

13. اور جس دن قیامت قائم ہو گی اس دن جھٹلانے والے نقصان اٹھائیں گے۔وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ۔(الجاثیہ:27)

14. اور جس دن قیامت قائم ہو گی گناہگار قسمیں کھائیں گے کہ ہم ایک گھڑی سے بھی زیادہ نہیں ٹھہرے تھے اسی طرح وہ الٹے جاتے تھے۔وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذَلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ۔(الروم:55)

15. بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے۔إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ۔(لقمان:34)

16. آپ سے لوگ قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے اور اپ کو کیا خبر کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا۔(الأحزاب:63)

17. اور کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی کہہ دو ہاں (آئے گی) قسم ہے میرے رب غائب کے جاننے والے کی البتہ تم پر ضرور آئے گی۔وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ۔(سبا:3)

18. قیامت کی خبر کا اسی کی طرف حوالہ دیا جاتا ہے۔إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ۔(حم السجدۃ:47)

19. اور آپ کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہو،اس کی جلدی تو وہی کرتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں رکھتے اور جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے خبر دار بے شک جو لوگ قیامت کے بارہ میں جھگڑا کرتے ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۔(الشوریٰ:17،18)

20. کیا وہ قیامت کے ہی منتظر ہیں کہ ان پر یکایک آ جائے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ۔(الزخرف:66)

21. اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ۔(الزخرف:85)

22. اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ہم تو اس کو محض خیالی بات جانتے ہیں اور ہمیں یقین نہیں۔وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِنْ نَظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ۔(الجاثیہ:32)

23. پھر کیا وہ اس گھڑی کا انتظار کرتے ہیں کہ ان پر ناگہاں آئے پس تحقیق اس کی علامتیں تو ظاہر ہو چکیں ہیں پھر جب وہ آ گئی تو ان کا سمجھنا کیا فائدہ دے گا۔فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ۔(محمد:18)

24. بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت زیادہ دہشت ناک اور تلخ تر ہے۔بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ۔(القمر:46)

25. آپ سے قیامت کی بابت پوچھتے ہیں کہ اس کا قیام کب ہو گا۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا واسطہ۔ اس کے علم کی انتہا آپ کے رب ہی کی طرف ہے۔ بے شک آپ تو صرف اس کو ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہے۔ جس دن اسے دیکھ لیں گے (تو یہی سمجھیں گے کہ دنیا میں) گویا ہم ایک شام یا اس کی صبح تک ٹھیرے تھے۔يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا إِلَى رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَخْشَاهَا كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا۔(النازعات:42تا46)

قیامت کا دن کتنا بڑا ہو گا۔

سورہ الم السجدہ کی آیت میں ایک ہزار سال کا ذکر ہے۔كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ۔(الم السجدۃ:5)

سورۃ المعارج میں پچاس ہزار سال کا تذکرہ ہے۔كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ۔(المعارج:4)

بظاہر دونوں آیتوں میں تعارض ہے، لیکن حقیقت میں تعارض نہیں، اِس لئے کہ یہ دونوں مقداریں لوگوں کے احوال کے اعتبار سے ذکر کی گئی ہیں، یعنی اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے کسی کو ایک ہزار سال، کسی کو پچاس ہزار سال محسوس ہو گا، بلکہ مومنین صالحین کو تو یہ دن انتہائی مختصر معلوم ہو گا۔اللّھم اجعلنا منھم۔(تفسیر مظہری:7/268)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومنین پر قیامت کا دن ظہر سے عصر کے درمیان کی مقدار کے برابر ہوگا۔يَوْمُ الْقِيَامَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كَقَدْرِ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ۔(مستدرکِ حاکم:274)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ کسی نے سوال کیا کہ قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار سال بیان کی گئی ہے، اُس کی لمبائی کتنی ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنَّهُ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ يُصَلِّيهَا فِي الدُّنْيَا۔قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بے شک یہ دن ایمان والے پر ہلکا کردیا جائے گا، یہاں تک کہ دنیا میں جو وہ فرض نماز پڑھا کرتا تھا اُس سے بھی زیادہ ہلکا اور مختصر ہو جائے گا۔(مسند ابی یعلیٰ الموصلی:1390)

قیامت قریب آگئی ہے:

قرآن کریم کی متعدد آیات اور کئی احادیث میں بڑی وضاحت کے ساتھ اِس کو ذکر کیا گیا ہے کہ قیامت بہت قریب آچکی ہے، دنیا کا کثیر حصہ گزر چکا ہے اور بہت قلیل حصہ باقی رہ گیا ہے۔

قرآنی آیات:

1. قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ۔(القمر:1)
2. اللہ کا حکم آپہنچا تم اس میں جلدی مت کرو۔أَتَى أَمْرُ اللهِ فَلاَ تَسْتَعْجِلُوهُ۔(النحل:1)
3. لوگوں کے حساب کا وقت قریب آگیا ہے اور وہ غفلت میں پڑ کر منہ پھیرنے والے ہیں۔اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مَّعْرِضُونَ۔(الانبیاء:1)
4. بے شک وہ اسے دور دیکھتے ہیں اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں۔إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا - وَنَرَاهُ قَرِيبًا۔(المعارج:6،7)
5. اور قیامت کا معاملہ تو ایسا ہے جیسا آنکھ کا جھپکنا یا اس سے بھی قریب تر بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلاَّ كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ۔(النحل:77)

احادیث طیبہ:

1. ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری مدّت گزری ہوئی امّتوں کے مقابلے میں اتنی ہی ہے جتنا کہ عصر سے مغرب تک کا وقت ہوتا ہے۔إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلاَ مِنَ الأُمَمِ، مَا بَيْنَ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ۔(بخاری:3459)إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ۔(بخاری:557)

2. حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے اپنی درمیانی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرکے ارشاد فرمایا: میں اور قیامت اِن دونوں کی طرح ہیں (یعنی جس طرح یہ انگلیاں ملی ہوئی اور قریب قریب ہیں اِسی طرح میری بعثت اور قیامت بھی قریب قریب ہے)۔بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ۔(بخاری:4936)

3. حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا: دنیا نے ختم ہونے کی خبر دیدی ہے اور پیٹھ پھیر کر سرعت سے جانے کو ہے اور دنیا بس اتنی ہی باقی رہ گئی ہے جیسے برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے جس کو اس کا صاحب پیتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جس کو زوال نہیں، پس اپنی زندگی میں نیک عمل کرکے جاؤ۔فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ، يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا، وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا، فَانْتَقِلُوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ۔(مسلم:2967)

4. ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھانے کے بعد طویل خطبہ دیا جس میں آپ ﷺ نے قیامت تک پیش آنے والی تمام باتیں بیان فرمائیں، جسے یاد رکھنے والوں نے یاد رکھا اور بھول جانے والے بھول گئے، یہاں تک کہ غروبِ آفتاب کا وقت قریب ہونے لگا، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ دیکھنے لگے کہ سورج باقی بھی رہا ہے یا مکمل غروب ہو گیا ہے، آپ ﷺ نے اُس موقع پر یہ بات ارشاد فرمائی جس سے قیامت کے قریب ہونے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ

هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ۔ سُن لو! دنیا کا گزرے ہوئے زمانے کے مقابلے میں صرف اتنا ہی حصہ رہ گیا ہے جتنا کہ اِس دن کا باقی ماندہ حصہ گزرے ہوئے دن کے مقابلے میں۔(ترمذی:2191)

قیامت کب واقع ہو گی؟

قیامت کے وقوع کا متعیّن وقت کسی کو معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ نے قیامت کے وقوع کا علم مخفی اور پوشیدہ رکھا ہے، اور اِس قدر پوشیدہ رکھا ہے کہ کائنات میں کسی کو بھی اِس کا علم نہیں، حتی کہ کسی فرشہ، نبی اور رسول کو بھی اِس کا متعیّن علم نہیں دیا گیا، ہاں! اس کی کچھ علامات ذکر کر دی ہیں جن کی روشنی میں اُس کے قریب آجانے کو پہچانا جاسکتا ہے، نیز نبی کریم ﷺ کو اُس کے قریب آنے کا بھی بتایا گیا تھا جیسا کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے، لیکن متعیّن طور پر آپ ﷺ کو بھی اِس کا علم نہیں دیا گیا۔(روح المعانی:5/125)

1. بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے۔إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ۔(لقمان:34)
2. قیامت کے متعلق تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کا کونسا وقت ہے کہہ دو اس کی خبر تو میرے رب ہی کے ہاں ہے وہی اس کے وقت پر ظاہر کر دکھائے گا۔يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ۔(الاعراف:187)
3. آپ سے لوگ قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے۔ اور آپ کو کیا خبر کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا۔(الأحزاب:63)
4. اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ۔(الزخرف:85)

5. آپ سے قیامت کی بابت پوچھتے ہیں کہ اس کا قیام کب ہو گا۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا واسطہ۔ اس کے علم کی انتہا آپ کے رب ہی کی طرف ہے۔يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا إِلَى رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا۔(النازعات:42تا46)

6. جب حضرت جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے وقوع کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ یعنی اِس سوال میں سائل اور مسئول عنہ دونوں برابر ہیں۔«مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ»۔(مسلم:8)

قیامت کے وقت کو مخفی کیوں رکھا گیا ہے:

اللہ تعالیٰ نے بہت سی حکمتوں اور مصالح کے پیش نظر قیامت کے وقوع کا علم مخفی اور پوشیدہ رکھا ہے، جو اللہ تعالیٰ ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

علّامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے قیامت کے معاملے کو تشریعی حکمت کے تقاضہ پر مخفی رکھا ہے کیونکہ حکمت تشریعی کا یہی تقاضہ تھا، اور ایسا کرنا اطاعت کے لیے زیادہ مناسب اور معصیت سے روکنے کے لیے زیادہ کارگر ہے، جس طرح کہ اللہ تعالی نے انسان کی موت کا وقت بھی اس سے مخفی رکھا ہے۔(روح المعانی:5/125)

اَشْرَاطُ السَّاعَة

"اَشراط" اور "ساعۃ" کا معنیٰ:

اَشراط:

اَشراط جمع ہے "شَرَطٌ" کی، علامات کو کہا جاتا ہے۔"آشراط السّاعَة"یعنی قیامت کی علامات۔(النھایۃ لابن الأثیر:2/460)

علاماتِ قیامت کے لئے قرآن و حدیث کے اندر عموماً تین لفظ استعمال کیے جاتے ہیں:

(1)اَشراط۔ (2)آیات۔ (3)اَمارات۔ اَعلَام۔

اَشراط: قرآن کریم میں بھی یہ لفظ قیامت کی علامات کے لئے استعمال ہوا ہے۔فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ۔ پھر کیا وہ اس گھڑی کا انتظار کرتے ہیں کہ ان پر ناگہاں آئے پس تحقیق اس کی علامتیں تو ظاہر ہو چکیں ہیں پھر جب وہ آگئی تو ان کا سمجھنا کیا فائدہ دے گا۔(محمد:18)

آیات: قرآن کریم میں قیامت کی علامات کے لئے یہ لفظ بھی استعمال ہوا ہے:هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا۔ یہ لوگ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آویں یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کی کوئی نشانی آئے گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان کام نہ آئے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی نیک کام نہ کیا ہو۔(الانعام:158)اِس میں " بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ " سے مراد قیامت کی علامات ہیں۔(جلالین)

امارات: یہ " أَمَارَةٌ " کی جمع ہے، اور " أَمَارَةٌ " اور " الْأَمَارُ " یعنی تاء کے ساتھ بھی اور بغیر تاء کے بھی دونوں طرح پڑھا جاتا ہے، اِس کا مطلب بھی علامت کے آتے ہیں۔(شرح النووی:7/291) یہ لفظ قرآن کریم میں تو نہیں، البتہ احادیث میں بکثرت علاماتِ قیامت کے لئے استعمال ہوا ہے، جیسا کہ "حدیثِ جبریل" میں ہے۔قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا۔(مسلم:8)

أعلام: یہ عَلَم کی جمع ہے، علامت کو کہتے ہیں، یہ لفظ بھی قیامت کی علامات کے لئے استعمال ہوا ہے، چنانچہ حدیث میں ہے: إِنَّ لِلسَّاعَةِ أَعْلَامًا، وَإِنَّ لِلسَّاعَةِ أَشْرَاطًا، أَلَا، وَإِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا۔(طبرانی اوسط:4861)

الساعۃ:

"الساعة" لغت میں اس کے دو معنی آتے ہیں:

1. دن اور رات کے چوبیس اجزاء میں سے ایک جزء(گھنٹہ) جُزْءٌ مِنْ أربعةٍ وَعِشْرِينَ جُزءاً هِيَ مجموعُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ
2. دن یا رات کا ایک قلیل سا حصہ یعنی ایک گھڑی۔جُزْءٌ قَلِيلٌ مِنَ النَّهارِ أَوِ اللَّيْلِ۔(النھایۃ لابن الاثیر:2/422)

قرآن کریم میں اِس لفظ کو قیامت کے لئے استعمال کیا گیا ہے یعنی " الْوَقْتُ الَّذِي تَقُوم فِيهِ الْقِيَامَةُ " وہ وقت جس میں قیامت قائم ہوگی۔(النھایۃ لابن الاثیر:2/422)

فائدہ: قرآن کریم میں یہ لفظ "الساعۃ" معرّف یعنی الف لام کے ساتھ 38 مرتبہ استعمال ہوا ہے اور سب میں قیامت کا معنی ہے، اور "ساعۃ" غیر معرّف یعنی بغیر الف لام کے 8 مرتبہ استعمال ہوا ہے جس میں قیامت کے معنی نہیں، بلکہ دن و رات کی ایک گھڑی اور وقت کا معنی ہے۔(از مرتب، بمعاونت: المکتبۃ الشاملۃ)

علاماتِ قیامت کی اقسام:

علاماتِ قیامت کی تین قسمیں ہیں:

1. علاماتِ بعیدہ: قسمٌ ظهر و انقضیٰ۔وہ علامات جو قیامت سے کافی پہلے ظاہر ہو کر ختم ہو چکی ہیں۔

2. علاماتِ متوسطہ: قسمٌ ظهر و لم ینقض، بل لا یَزالُ یتَزَایدُ و یتَکامَلُ۔وہ علامات جو ظاہر تو ہو چکی ہیں لیکن ختم نہیں ہوئیں، بلکہ اُن میں وقت کے ساتھ ساتھ مستقل اضافہ ہو تا چلا جارہا ہے اور وہ علامتیں اپنے کمال کو پہنچ رہی ہیں۔یہاں تک کہ جب یہ اپنی انتہاء کو پہنچ جائیں گی تو تیسری علامات جو بالکل عین قیامت کے قریب کی بڑی بڑی علامتیں ہیں وہ ظاہر ہو جائیں گی۔

3. علاماتِ قریبہ: هی الامارات القریبة الکبیرة التی تعقبها الساعة۔وہ بڑی علامات جو پے در پے واقع ہوں گی، جن کے فوراً بعد ہی قیامت وقوع پذیر ہو جائے گی۔(الاشاعۃ لأشراط الساعۃ:16)

علّامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی تقسیم ذکر کی ہے: لَکِنَّهُ عَلَى أَقْسَامٍ أَحَدُهَا مَا وَقَعَ عَلَى وَفْقِ مَا قَالَ وَالثَّانِي مَا وَقَعَتْ مَبَادِيهِ وَلَمْ يَسْتَحْكِمْ وَالثَّالِثُ مَا لَمْ يَقَعْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَكِنَّهُ سَيَقَعُ(فتح الباری:13/83)

اب تینوں قسم کی علامات کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا جارہا ہے:

علاماتِ بعیدہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیانی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرکے ارشاد فرمایا: میں اور قیامت اِن دونوں کی طرح (قریب قریب) ہیں۔بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ۔(بخاری:4936)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: میں قیامت کی علامتوں کے بالکل شروع میں بھیجا گیا ہوں۔بُعِثْتُ فِي نَسَمِ السَّاعَةِ۔(سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ:808)هُوَ مِنَ النَّسِيم، أَوَّلُ هُبوب الرِيح الضَّعِيفَةِ: أَيْ بُعِثْتُ فِي أَوَّلِ أشراطِ السَّاعَةِ وضَعْف مَجيئها۔(النہایۃ لابن الاثیر:5/49)

نبی کریم ﷺ کی وفات:

نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:اے عوف!یاد رکھو قیامت سے قبل چھ باتیں ہوں گی ایک میرا اس دنیا سے جانا۔ فرماتے ہیں یہ سن کر مجھے شدید رنج ہوا فرمایا اس کے بعد (دوسری نشانی) بیت المقدس کا (مسلمانوں کے ہاتھ) فتح ہونا سوم ایک بیماری تم پر ظاہر ہو گی جس کی وجہ سے تمہیں اور تمہاری اولادوں کو اللہ تعالی شہادت سے سرفراز فرمائیں گے اور تمہارے اعمال کو پاک صاف کریں گے۔ چہارم تمہارے پاس مال و دولت خوب ہو گا حتیٰ کہ مرد کو سو اشرفیاں دی جائیں پھر وہ ناراض ہو گا۔ پنجم تمہارے درمیان ایک فتنہ ہو گا جو ہر ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہو گا۔ ششم تم میں اور رومیوں میں صلح ہو گی پھر رومی تم سے دغا کریں گے اور اسی جھنڈوں تلے اپنی فوج لے کر تمہاری طرف آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوجی ہوں گے۔يَا عَوْفُ احْفَظْ خِلَالًا سِتًّا، بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ إِحْدَاهُنَّ مَوْتِي»، قَالَ: فَوَجَمْتُ عِنْدَهَا وَجْمَةً شَدِيدَةً، فَقَالَ: " قُلْ: إِحْدَى، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ دَاءٌ يَظْهَرُ فِيكُمْ يَسْتَشْهِدُ اللَّهُ بِهِ ذَرَارِيَّكُمْ، وَأَنْفُسَكُمْ، وَيُزَكِّي بِهِ أَمْوَالَكُمْ، ثُمَّ تَكُونُ الْأَمْوَالُ فِيكُمْ، حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ، فَيَظَلَّ سَاخِطًا، وَفِتْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ لَا يَبْقَى بَيْتُ مُسْلِمٍ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ، فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ، فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةٍ، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا۔(ابن ماجہ :4042)(بخاری:3176)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انھوں نے کہا کہ فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث تم میں سے کسے یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے (بالکل اسی طرح) یاد ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر بیان کیجئے،تو میں نے کہا کہ آدمی کا وہ فتنہ جو اس کی بیوی اور اس کے مال اور اولاد میں ہوتا ہے نماز، روزہ، صدقہ اور امر (بالمعروف) اور نہی (عن المنکر) اس کو مٹا دیتا ہے۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں یہ نہیں (پوچھنا) چاہتا بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی طرح موج زن ہو گا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا:اس فتنہ سے آپ کو کچھ خوف نہیں کیونکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا: وہ

دروازہ توڑ ڈالا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توڑ ڈالا جائے گا۔ پھر امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر (وہ دروازہ) کبھی بند نہ ہو گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں! اس طرح جانتے تھے جیسے تم جانتے ہو کہ دن کے بعد رات ہو گی، سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ حدیث بیان کی جو غلط نہ تھی۔ پس ان سے دروازے کا پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ دروازہ امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔۔كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الفِتْنَةِ، قُلْتُ أَنَا كَمَا قَالَهُ: قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ، قُلْتُ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ، وَالأَمْرُ وَالنَّهْيُ»، قَالَ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ، وَلَكِنِ الفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ البَحْرُ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: إِذًا لاَ يُغْلَقَ أَبَدًا، قُلْنَا: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ البَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ الغَدِ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ، فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: البَابُ عُمَرُ۔(بخاری:525)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: فتنوں کی ابتداء حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ہو گی اور اور اُس کا اختتام خروجِ دجال پر ہو گا۔أَوَّلُ الْفِتَنِ قَتْلُ عُثْمَانَ، وَآخِرُ الْفِتَنِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ۔(البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر:7/192)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اُحد پہاڑ پر چڑھے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرات ابو بکر صدیق ، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی تھے، پہاڑ ہلنے لگا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا: ٹھہر جا، تجھ پر اللہ کا نبی، صدیق اور دو شہداء موجود ہیں۔(اشارہ تھا حضرت عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما کی شہادت کی طرف)۔صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ، وَقَالَ:اسْكُنْ أُحُدُ - أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ -، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ۔(بخاری:525)ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ رَأْسُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى» فَوَثَبْتُ، فَأَخَذْتُ بِضَبْعَيْ عُثْمَانَ، ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: «هَذَا»۔(ابن ماجہ:111)يَا عُثْمَانُ، إِنْ وَلَّاكَ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ يَوْمًا، فَأَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تَخْلَعَ قَمِيصَكَ الَّذِي قَمَّصَكَ اللَّهُ، فَلَا تَخْلَعْهُ» ، يَقُولُ: ذَلِكَ ثَلَاثَ

مَرَّاتٍ۔(ابن ماجہ:112)وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي بَعْضَ أَصْحَابِي» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا نَدْعُو لَكَ أَبَا بَكْرٍ؟ فَسَكَتَ، قُلْنَا: أَلَا نَدْعُو لَكَ عُمَرَ؟ فَسَكَتَ قُلْنَا: أَلَا نَدْعُو لَكَ عُثْمَانَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» ، فَجَاءَ، فَخَلَا بِهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُهُ، وَوَجْهُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ۔(ابن ماجہ:113)

واقعہ جَمل، صفین، حَرّہ، اور مقتلِ حسین رضی اللہ عنہ:

واقعہ جَمل ، صفین ، حَرّہ ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دلدوز واقعہ ، یہ سب اُن واقعات میں سے ہیں جن کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشینگوئیاں فرمادی تھیں کہ یہ سب واقعات قیامت سے پہلے ضرور پیش آئیں گے اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ واقعات من وعن پیش آچکے ہیں۔اِس لئے یہ سب قیامت کی علاماتِ بعیدہ میں سے ہیں۔

اِن سب واقعات کا تذکرہ اور متعلقہ روایات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئیاں ”الاشاعۃ لاشراط الساعۃ“ میں ملاحظہ فرمائیں، یہاں بطورِ نمونہ کے چند روایات ذکر کی جارہی ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن واقعات کی پیشینگوئیاں فرمائی ہیں:

۔قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: «سَيَكُونُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَمْرٌ» قَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: أَنَا مِنْ بَيْنِ أَصْحَابِي؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: فَأَنَا أَشْقَاهُمْ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَارْدُدْهَا إِلَى مَأْمَنِهَا»۔(طبرانی کبیر:995)

۔قَالَ عَلِيٌّ لِلزُّبَيْرِ: أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَقِيفَةِ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتُحِبُّهُ؟» فَقُلْتُ: وَمَا يَمْنَعُنِي؟ قَالَ: «أَمَا إِنَّكَ سَتَخْرُجُ عَلَيْهِ وَتُقَاتِلُهُ وَأَنْتَ ظَالِمٌ» قَالَ: فَرَجَعَ الزُّبَيْرُ۔(مستدرک حاکم:5573)

۔عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُرُوجَ بَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ: «انْظُرِي يَا حُمَيْرَاءُ، أَنْ لَا تَكُونِي أَنْتِ» ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: «إِنْ وُلِّيتَ مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا فَارْفُقْ بِهَا»۔(مستدرک حاکم:4610)

۔عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: بَعْضُنَا: حَدِّثْنَا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ فَعَلْتُ لَرَجَمْتُمُونِي، قَالَ: قُلْنَا سُبْحَانَ اللَّهِ أَنَحْنُ نَفْعَلُ ذَلِكَ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ بَعْضَ أُمَّهَاتِكُمْ تَأْتِيكُمْ فِي كَتِيبَةٍ كَثِيرٍ عَدَدُهَا، شَدِيدٍ بَأْسُهَا صَدَّقْتُمْ بِهِ؟» قَالُوا: سُبْحَانَ اللَّهِ وَمَنْ يُصَدِّقُ بِهَذَا؟ ثُمَّ قَالَ حُذَيْفَةُ: «أَتَتْكُمُ الْحُمَيْرَاءُ فِي كَتِيبَةٍ يَسُوقُهَا أَعْلَاجُهَا حَيْثُ تَسُوءُ وُجُوهَكُمْ»۔(مستدرکِ حاکم:4610)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے عظیم الشان گروہ(حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت) آپس میں لڑیں گے اور ان میں بہت سخت لڑائی ہوگی، دعویٰ ان دونوں کا ایک ہی ہوگا(یعنی دونوں اِسلام ہی کے نام لیوا ہوں گے، یا دونوں ہی حق پر ہونے کا دعویٰ کریں گے)۔لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ۔(بخاری:7121)(فتح الباری:12/303)(فتح الباری:13/85)

ہلاکت ہے اہلِ عرب کی اُس شر کی وجہ سے جو بہت قریب ہی ہے، جو ساٹھ ہجری پر ہوگا۔وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ عَلَى رَأْسِ السِّتِّينَ۔(مستدرکِ حاکم:8489)

حضرت امّ فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ کو کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي هَذَا۔حضرت جبریل علیہ السلام آئے تھے اور اُنہوں نے مجھے یہ بتایا ہے کہ میری امّت میرے حضرت حسین(رضی اللہ عنہ) کو شہید کردے گی۔(مستدرکِ حاکم:4818)

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس گھر میں ایسا فرشتہ آیا تھا جو آج سے پہلے میرے پاس داخل نہیں ہوا، اُس نے آکر مجھ سے کہا: بے شک آپ کے اِس بیٹے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شید کردیا جائے گا، آپ اگر چاہیں تو میں اُس زمین کی مٹی بھی دکھادوں جہاں وہ شہید کیے جائیں گے، پھر اُس فرشتہ نے سرخ مٹی نکال کر دکھائی۔لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّ ابْنَكَ هَذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا، قَالَ:فَأَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ۔(مسند احمد:26524)

فتنہ تاتار:

ساتویں صدی عیسوی میں عالمِ اِسلام کو وہ حادثہ پُر آشوب پیش آیا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں مشکل سے ملے گی، یہ تاتاری غارتگروں کا فتنہ تھا جو تمام عالمِ اِسلام کے لئے ایک بہت ہی خطرناک فتنہ تھا۔ ترکستان سے نکلنے والے تاتاری جو دیکھتے ہی دیکھتے عالمِ اِسلام پر ٹوٹ پڑے تھے، عالمِ اِسلام کی اینٹ سے اینٹ بجاکر رکھدی تھی ،اُنہی کے ہاتھوں سنہ 656 ھجری ”سقوطِ بغداد“ کا اندوہناک حادثہ پیش آیا تھا، جس میں اِس وحشی قوم نے چنگیز خان کے پوتے ”ہلاکو خان“ کی سرکردگی میں دنیائے اِسلام کے دار الخلافۃ ”بغداد“ میں داخل ہوکر وہ تباہی اور بربادی مچائی کہ اُسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا، تقریباً ایک مہینہ سے بھی زیادہ عرصہ تک مسلمانوں کا قتلِ عام کرتے رہے ،بازاروں اور راستوں میں ٹیلوں کی مانند لاشوں کے ڈھیر لگادیئے، مقتولین کی تعداد مؤرخین نے 18لاکھ ذکر کی ہے۔(تاریخ دعوت وعزیمت، حصہ اول، فتنہ تاتار)

نبی کریم ﷺ نے اِس فتنہ کے بارے میں پہلے ہی پیشینگوئی فرمادی تھی اور اِسے قیامت کی علامات میں سے قرار دیا تھا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تم ترکوں سے نہ لڑوگے جن کی آنکھیں چھوٹی، منہ سرخ، ناک موٹی پھیلی ہوئی ہوں گی۔ ان کے منہ ایسے ہوں گے جیسے ڈھالیں جن پر تہہ بتہ چمڑا چڑھادیا گیا ہو۔ اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے جنگ نہ کرو جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں۔لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الأَعْيُنِ، حُمْرَ الوُجُوهِ، ذُلْفَ الأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ۔(بخاری:2928)إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ نِعَالَ الشَّعَرِ، وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الوُجُوهِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ۔(بخاری:2927)

شارحِ مسلم علّامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ(631 — 676)جو کہ تاتاریوں کے فتنہ کے زمانہ ہی کے ہیں اُنہوں نے اپنے زمانے میں اِس فتنہ کو دیکھ کر یہ فرمایاکہ یہ علامت ہمارے زمانے میں تمام صفات کے ساتھ پائی گئی چنانچہ اُن ترکوں کا حُلیہ نبی کریم ﷺ کے بیان کے مطابق بالکل ویسا ہی تھا جیسا کہ حدیث میں بیان کیا گیاہے۔وَقَدْ وُجِدُوا فِي زَمَانِنَا هَكَذَا ... وَهَذِهِ كُلُّهَا مُعْجِزَاتٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ وُجِدَ قِتَالُ هَؤُلَاءِ التُّرْكِ بِجَمِيعِ صِفَاتِهِمُ الَّتِي ذَكَرَهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... فَوُجِدُوا بِهَذِهِ الصِّفَاتِ كُلِّهَا فِي زَمَانِنَا۔(شرح النووی:18/37)

حجاز کی آگ:

قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصرہ میں اونٹوں کی گردنیں روشن کر دے گی (یعنی اس کی روشنی میں اونٹوں کی گردنیں دکھائی دیں گی)۔لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الإِبلِ بِبُصْرَى۔(بخاری:7118)لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَسِيلَ وَادٍ مِنْ أَوْدِيَةِ الْحِجَازِ بِالنَّارِ تُضِيءُ لَهُ أَعْنَاق الْإِبِل ببصری۔(الکامل لابن عدی:6/124)(فتح الباری:13/80)

یہ آگ کا واقعہ بھی پیش آچکا ہے، سقوطِ بغداد سے کچھ پہلے تاتاریوں کے فتنہ کے زمانہ ہی میں سنہ 654 ھجری کو یہ آگ کے نکلنے کا واقعہ پیش آیا تھا۔ شارح مسلم علّامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔هِيَ آيَةٌ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ مُسْتَقِلَّةٌ وَقَدْ خَرَجَتْ فِي زَمَانِنَا نَارٌ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَسِتِّمِائَةٍ وَكَانَتْ نَارًا عَظِيمَةً جِدًّا مِنْ جَنْبِ الْمَدِينَةِ الشَّرْقِيِّ وَرَاءَ الْحَرَّةِ تَوَاتَرَ الْعِلْمُ بِهَا عِنْدَ جَمِيعِ الشَّامِ وَسَائِرِ الْبُلْدَانِ وَأَخْبَرَنِي مَنْ حَضَرَهَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ۔(شرح النووی:18/28)اِس آگ کے بارے میں مزید کلام اور تفصیل کے لئے دیکھئے علّامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب(التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ: 1236)علّامہ نور الدّین السمہودی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب(الوفاء الوفاء بأخبار دار المصطفیٰ:1/113تا124)

خوارج کا ظہور:

اِسلام کے اوائل میں دورِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ فتنہ وجود میں آیا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اِس کے آثار ظاہر ہونے لگے تھے، لیکن کھل کر "جنگِ صفّین" کے بعد یہ فرقہ سامنے آیا تھا۔اِس فرقہ کے گمراہ کن نظریات تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس فرقہ کی پیشینگوئی بھی فرمادی تھی، جو بالکل حرف بحرف پوری ہو چکی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: آخری زمانہ میں کچھ لوگ نکلیں گے جو نو عمر ہوں گے، عقل کے اعتبار سے بے وقوف ہوں گے مسلمانوں کی بعض باتوں کے قائل ہوں گے، اُن کا ایمان اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترا ہو گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، پس جہاں کہیں بھی تم اُنہیں پاؤ قتل کرڈالو، کیونکہ اُن کے قتل میں اُس شخص کو جس نے اُنہیں قتل کیا ہے، قیامت کے دن اجر ملے گا: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ البَرِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ۔(بخاری:6930)

رفض اور روافض کا ظہور:

نبی کریم ﷺ نے اِس فتنہ کی بھی پیشینگوئی فرمائی تھی جو حرف بحرف پوری ہوئی، اِس فرقہ کا وجود کُل امّتِ مسلمہ کے لئے شاید سب سے زیادہ مُہلک اور تباہ کُن ثابت ہوا، ہر زمانہ اور ہر دَور کے اندر انہوں نے مارِ آستین بَن کر اِسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کیا، اور دین و شریعت کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوئے۔ أعاذنا اللہ من شرورھم۔ ذیل کی روایات میں اِس فتنہ کے ظہور کا تذکرہ ملاحظہ فرمائیں:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: آخری زمانے میں ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جن کا نام "رَافِضہ" ہوگا، وہ اِسلام سے نکل جائیں گے۔يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ۔(مسند احمد:809)(مسند البزار:2/138)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے علی! تم اہلِ جنت میں سے ہو، میری امّت میں سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو ہماری جماعت کی جانب اپنی نسبت کرے گی، اہلِ بیت کی محبت کے دعوے دار ہوں گے، لیکن وہ ہماری جماعت میں سے نہیں ہوں گے، اُن کا ایک بُرا لقب ہوگا یعنی اُنہیں "رافضہ" کہا جائے گا، اُن کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ لوگ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیں گے، اُنہیں تم جہاں پاؤ قتل کردو، اِس لئے کہ وہ مُشرک ہیں۔إِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِي أُمَّتِي قَوْمٌ يَنْتَحِلُونَ شِيعَتَنَا لَيْسُوا مِنْ شِيعَتِنَا ، لَهُمْ نَبَزٌ ، يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةَ ، وَآيَتُهُمْ أَنَّهُمْ يَشْتِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ، أَيْنَمَا لَقِيتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ ، فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ۔(السنن الواردۃ فی الفتن للدانی: 279)يَا عَلِيُّ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي قَوْمٌ يَنْتَحِلُونَ حُبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ نَبَزٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ۔(طبرانی کبیر:12998)

بیت المقدس کی فتح:

نبی کریم ﷺ نے بیت المقدس کی فتح کی خوشخبری دی تھی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پوری ہوئی۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: چھ باتیں قیامت سے پہلے ہوں گی (ان کو) یاد کرلو۔(۱) میری موت (۲) پھر فتح بیت المقدس (۳) پھر ایک بیماری جو تم میں اس طرح پھیلے گی جیسے بکریوں میں طاعون کی (بیماری پھیلتی ہے)(۴) پھر مال کا بکثرت ہونا یہاں تک کہ اگر کسی شخص کو سو اشرفیاں دی جائیں گی تب بھی وہ ناخوش رہے گا۔(۵) پھر ایک فتنہ ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر ایسا نہ ہوگا کہ جس میں وہ داخل نہ ہو۔(۶) پھر ایک صلح تمہارے عیسائیوں کے درمیان ہوگی اور وہ بے وفائی کریں گے اور

اسّی جھنڈے لیے تم سے لڑنے آئیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے (یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج) اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ المَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لاَ يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ العَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الأَصْفَرِ، فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا۔(بخاری:3176)

مدائن کی فتح:

نبی کریم ﷺ نے شہر مدائن کی فتح کی نوید (خوشخبری) سنائی تھی اور یہ فرمایا تھا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مدائن کا قصرِ اَبیض فتح نہ ہوجائے اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ حجاز سے عراق تک عورت امن و امان کے ساتھ سفر کرے گی، اُسے کسی چیز کا خوف نہیں ہوگا۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ اِس حدیث کو نقل کرکے فرماتے ہیں کہ دونوں چیزیں میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں ہی واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پیش آچکے ہیں۔إنه لا تقوم الساعة حتى يفتح القصر الأبيض الذي في المدائن، ولا تقوم الساعة حتى تسير الظعينة من الحجاز إلى العراق آمنة لا تخاف شيئا – فقد رأيتهما جميعا –۔(کنز العمّال:39635)

مال کی کثرت و فراوانی:

نبی کریم ﷺ کا عہد بڑا ہی تنگی کا تھا، آپ ﷺ اور آپ کے پیارے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اِبتداءِ اِسلام میں حالتِ فقر کا بڑا پر کٹھن مرحلہ گزارا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے فتوحات کا دروازہ کھولا اور مالی وسعت اور فراوانی آگئی۔ اِس وسعت اور فراوانی کی بھی نبی کریم ﷺ نے پہلے سے پیشینگوئی فرمادی تھی۔ چنانچہ ارشادِ نبوی ہے: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مال کثیر ہوکر بہہ پڑے گا، حتی کہ کوئی شخص زکوۃ لے کر نکلے گا لیکن اُس کو کوئی قبول کرنے والا نہیں ملے گا یہاں تک کہ عرب کی سرزمین کھیتیوں اور نہروں میں تبدیل ہوجائے گی۔لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ، حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا۔(مسلم:701)لاَ تَقُومُ

السَّاعَةُ_____حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ المَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لاَ أَرَبَ لِي بِهِ۔(بخاری:7121)

یہ نشانی بھی پوری ہوچکی ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں روم وفارس کی سلطنتیں مسلمانوں کے زیرِ نگیں آئیں اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مالا مال کردیا، حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے عہد مبارک میں یہ حالت تھی کہ کسی کو زکوۃ کی وصولی کے لئے کوئی شخص نہیں ملتا تھا۔(الاشاعۃ لاشراط الساعۃ:78)

علاماتِ متوسطہ

یعنی وہ علامات ہیں جو ظاہر تو ہوچکی ہیں لیکن ختم نہیں ہوئیں، بلکہ اُن میں وقت کے ساتھ ساتھ مستقل اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے، ایسی نشانیوں کو "علاماتِ متوسطہ" کہا جاتا ہے، اِس طرح کی علامات بہت سی ہیں، جنہیں ذیل میں ذکر کیا جارہا ہے۔

نوٹ: احادیثِ طیبہ میں چونکہ ایک ہی حدیث کے اندر کئی کئی علامتوں کو ذکر کیا گیا ہے اِس لئے علامتوں کو ایک ایک کرکے ذکر کرنے میں حدیثوں کا تکرار کیا گیا ہے، ان شاء اللہ یہ بھی نفع سے خالی نہ ہوگا۔

جہالت عام ہوجائے گی:

قربِ قیامت میں علم رفتہ رفتہ اُٹھالیا جائے گا، جہالت بکثرت پھیل جائے گی، اور پھر اُسی جہالت کی وجہ سے بہت سے فتنے پھوٹ پڑیں گے۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ،وَيَظْهَرَ الجَهْلُ۔(ترمذی:2205)مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَقِلَّ العِلْمُ، وَيَظْهَرَ الجَهْلُ۔(بخاری:81)لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ العِلْمُ۔(بخاری: 1036)إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ وَيَثْبُتَ الجَهْلُ۔(بخاری:80) مِنْ شَرَائِطِ السَّاعَةِ، أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ۔(صحیح ابن حبان :6768)إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا، يُرْفَعُ فِيهَا العِلْمُ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الجَهْلُ۔(بخاری:7064)بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامُ الهَرْجِ، يَزُولُ فِيهَا العِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيهَا الجَهْلُ۔(بخاری:7066)مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُبَثَّ الْجَهْلُ۔(جامع بیان العلم:1013)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا قول ہے: قریب ہے کہ علم اُٹھ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، یہاں تک کہ کوئی شخص جہالت کی وجہ سے اپنی ماں کو تلوار سے مارے گا۔قَدْ أَوْشَكَ الْعِلْمُ أَنْ يَذْهَبَ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ حَتَّى يَضْرِبَ الرَّجُلُ أُمَّهُ بِالسَّيْفِ مِنَ الْجَهْلِ۔(مصنف ابن عبد الرزاق:159)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: میں چلے جاؤں گا اور عنقریب علم کم ہو جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ دو شخص کسی مسئلہ میں جھگڑیں گے اور اُن کو اس میں کوئی فیصلہ کرنے والا نہ ملے گا۔فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ، وَالْعِلْمُ سَيَنْقُصُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا.(سنن الدارمی:227)

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اہلِ مسجد نماز پڑھانے کے لئے ایک دوسرے کو آگے کریں گے لیکن (جہالت کے عام ہو جانے کی وجہ سے) اُنہیں کوئی اِس قابل نہیں ملے گا جو اُنہیں نماز پڑھا سکے۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ۔(ابوداؤد:581)

علم کے اُٹھانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایک کر کے علماء کو اُٹھالیں گے، چنانچہ حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ علم کو اِس طرح سے قبض نہیں فرمائیں گے کہ ایک دم بندوں کے سینے سے کھینچ لیں، بلکہ اللہ تعالیٰ علماء کو اُٹھالیں گے جس سے علم خود قبض ہو جائے گا علم کو، یہاں تک کہ جب کسی عالم کو باقی نہیں رکھیں گے تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے، پس اُن جاہلوں سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کردیں گے۔إِنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبِضُ العِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ العِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ العِلْمَ بِقَبْضِ العُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا۔(بخاری:100) قَالَ شَدَّادٌ: هَلْ تَدْرِي مَا رَفْعُ الْعِلْمِ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا أَدْرِي قَالَ: ذَهَابُ أَوْعِيَتِهِ۔(جامع بیان العلم:1020)إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ بَعْدَ إِذْ أَعْطَاهُمُوهُ وَلَكِنْ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، فَإِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالًا، يَسْتَفْتُونَهُمْ فَيُفْتُونَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَيُضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ۔(صحیح ابن حبان:6723)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ علماء کرام کو اُٹھالیں گے اور اُن کے ساتھ علم بھی اُٹھالیں گے ۔عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ:يَقْبِضُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ الْعُلَمَاءَ قَبْضًا، وَيَقْبِضُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ، فَيَنْشَأُ أَحْدَاثٌ يَنْزُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ نَزْوَ الْعِيرِ عَلَى الْعِيرِ، وَيَكُونُ الشَّيْخُ فِيهِمْ مُسْتَضْعَفًا۔(طبرانی اوسط:1892)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: یہ امّت اُس وقت تک شریعت پر قائم رہے گی جب تک کہ اس میں تین چیزیں ظاہر نہ ہوجائیں: علم اُٹھ جائے، زنا کے ذریعہ پیدا ہونے والی اولاد کی کثرت ہوجائے، اور سقّارون ظاہر ہوجائیں، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سقّارون کے بارے میں دریافت کیا، آپ ﷺ نے جواب دیا: سقّارون وہ لوگ ہوں گے جو اس امّت کے آخری زمانے میں ہوں گے، ایک دوسرے سے ملتے ہوئے اُن کا تحیّہ (سلام) ایک دوسرے پر لعنت کرنا ہوگا۔لَا تَزَالُ الْأُمَّةُ عَلَى شَرِيعَةٍ مَا لَمْ تَظْهَرْ فِيهِمْ ثَلَاثٌ: مَا لَمْ يُقْبَضْ مِنْهُمُ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهِمْ وَلَدُ الْخَبَثِ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السَّقَّارُونَ، قَالُوا: وَمَا السَّقَّارُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:بَشَرٌ يَكُونُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ تَكُونُ تَحِيَّتُهُمْ بَيْنَهُمْ إِذَا تَلَاقَوا التَّلَاعُنُ۔(مستدرکِ حاکم:8371)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: میری امّت پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں قرّاء کی کثرت اور فقہاء (دین کو سمجھنے والوں) کی قلّت ہوگی، علم اُٹھالیا جائے گا اور ھرج یعنی قتل و غارتگری کی کثرت ہوجائے گی، اُس کے بعد ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ قرآن کریم پڑھیں گے اور قرآن کریم اُن کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا(یعنی صرف زبان کی حد تک رہے گا، دل اور عمل میں نہیں ہوگا) پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ منافق، کافر اور مشرک شخص ایمان والے کے ساتھ اُسی جیسی بات کے ذریعہ مجادلہ کرے گا۔سَيَأْتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ تَكْثُرُ فِيهِ الْقُرَّاءِ، وَتَقِلُّ الْفُقَهَاءُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:الْقَتْلُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ زَمَانٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ رِجَالٌ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ زَمَانٌ يُجَادِلُ الْمُنَافِقُ الْكَافِرُ الْمُشْرِكُ بِاللَّهِ الْمُؤْمِنَ بِمِثْلِ مَا يَقُولُ۔(مستدرکِ حاکم:8412)

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایسا وقت آئے گا کہ علم جہالت اور جہالت علم ہوجائے گا۔لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَصِيرَ الْعِلْمُ جَهْلًا وَالْجَهْلُ عِلْمًا۔(ابن ابی شیبہ:37588)

بے حیائی پھیل جائے گی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: بے شک اللہ تعالیٰ (بول چال اور افعال میں) بے حیائی اور بتکلّف بے حیاء بننے کو ناپسند کرتے ہیں، قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار کہا جائے گا، اور یہاں تک کہ بے حیائی پھیل جائے گی، قطع رحمی اور بُرے پڑوسی کا ہونا عام ہو جائے گا۔إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُخَوَّنَ الْأَمِينُ، وَيُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ، حَتَّى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ، وَقَطِيعَةُ الْأَرْحَامِ، وَسُوءُ الْجِوَارِ۔(مسند احمد:6872)الفَاحِش: ذُو الفُحْش فِي كَلَامِهِ وفِعَاله.والمُتَفَحِّش: الَّذِي يَتكلَّف ذَلِكَ ويَتَعمدَّه۔(النھایۃ لابن الاثیر:3/415)

بے شک قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ بخل اور بے حیائی ظاہر ہو جائے گی، امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا، ایسے کپڑے ظاہر ہوں گے جس کو عورتیں پہنیں گی اور پہن کر بھی ننگی ہوں گی، معزز لوگ گرے پڑے لوگوں پر غالب آجائیں گے ۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَظْهَرَ الشُّحُّ، وَالْفُحْشُ، وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ الْأَمِينُ، وَيَظْهَرُ ثِيَابٌ يَلْبَسُهَا نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، وَيَعْلُو التُّحوتُ الْوُعُولَ»۔(طبرانی اوسط:748)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ بے حیائی، بد اخلاقی اور بُرا پڑوسی ہونا بہت عام ہو جائے گا۔مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْفُحْشُ، وَالتَّفَحُّشُ، وَسُوءُ الْخُلُقِ، وَسُوءُ الْجِوَارِ۔(ابن ابی شیبہ:37548)

کھلم کھلا زنا کیا جائے گا:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت ظاہر ہو جائے گی، زنا پھیل جائے گا۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ:أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ،وَيَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا۔(ترمذی:2205)إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ وَيَثْبُتَ الجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا۔(بخاری:80)

یہاں تک کہ ایسا وقت بھی آئے گا کہ زنا عام ہو کر اِس قدر پھیل جائے گا کہ کھلے عام راستوں میں لوگ زنا کریں گے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ امّت اُس وقت تک فنا نہیں ہو گی جب تک ایسا وقت نہ آجائے کہ لوگ سرِ عام راستہ میں بدکاری کریں گے، پس اُس وقت کا بہترین شخص وہ ہو گا جو یہ کہے گا کہ کم از کم اس دیوار کے پیچھے چھپ کر ہی کرلو۔وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَفْنَى هَذِهِ الْأُمَّةُ حَتَّى يَقُومَ الرَّجُلُ إِلَى الْمَرْأَةِ فَيَفْتَرِشَهَا فِي الطَّرِيقِ، فَيَكُونَ خِيَارُهُمْ يَوْمَئِذٍ مَنْ يَقُولُ لَوْ وَارَيْتَهَا وَرَاءَ هَذَا الْحَائِطِ۔(مسند ابی یعلیٰ موصلی:6183) وَيَكْثُرُ أَوْلَادُ الزِّنَا، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْشَى الْمَرْأَةَ عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ، فَيَقُولُ أَمْثَلُهُمْ فِي ذَاكُمُ الزَّمَانِ: لَوِ اعْتَزَلْتُمْ عَنِ الطَّرِيقِ۔(طبرانی اوسط:4860)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک ایسا وقت آئے گا کہ لوگ گدھوں کی طرح راستوں میں ایک دوسرے سے بدکاری کریں گے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ !یہ ضرور ہو گا ؟ آپ ﷺ نے جوب دیا: جی ضرور بضرور ہو گا۔لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَتَسَافَدُوا فِي الطَّرِيقِ تَسَافُدَ الْحَمِيرِ» قُلْتُ: إِنَّ ذَاكَ لَكَائِنٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ لَيَكُونَنَّ»۔(صحیح ابن حبان:6767)(ابن ابی شیبہ:37277)

ایک روایت میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے: قریب ہے کہ میری امّت شرمگاہوں(زنا)اور ریشم کو حلال کرلے گی۔اَوْشَكَ أَنْ تَسْتَحِلَّ أُمَّتِي فُرُوجَ النِّسَاءِ وَالْحَرِيرَ۔(کنز العمّال:13006)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اِس امّت کے آخر کے لوگ اوّل کے اَسلاف پر لعنت کریں گے، اچھی طرح سے سُن لو! پھر اُن کے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھٹکار پڑے گی، یہاں تک کہ وہ کھلم کھلا شراب پئیں گے ، اُن کی حالت اِس قدر بدتر ہوجائے گی کہ راستہ چلتی ہوئی کوئی عورت کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے گی تو اُن لوگوں میں سے کوئی شخص اُٹھ کر(بدکاری کے لئے)عورت کا دامن اِس طرح اُٹھائے گا جیسا کہ کسی دنبی کی دُم اُٹھاتے ہیں، پس اُس وقت کوئی کہنے والا کہے گا کہ عورت کو لے کر دیوار کی اوٹ میں چلے جاؤ، وہ کہنے والا اُس دن اُن لوگوں میں اجر و ثواب کے اعتبار سے ایسا ہو گا جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تمہارے درمیان مرتبہ رکھتے ہیں، پس اُس دن جس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تو اُس کے لئے ایسے پچاس لوگوں کا اجر و ثواب کا ہو گا جنہوں نے مجھے دیکھا، مجھ پر ایمان لائے، میری

اطاعت کی اور میری اتباع کی۔یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔وَيَلْعَنُ آخِرُ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، أَلَا وَعَلَيْهِمْ حَلَّتِ اللَّعْنَةُ حَتَّى يَشْرَبُوا الْخَمْرَ عَلَانِيَةً حَتَّى تَمُرَّ الْمَرْأَةُ بِالْقَوْمِ، فَيَقُومُ إِلَيْهَا بَعْضُهُمْ، فَيَرْفَعُ بِذَيْلِهَا كَمَا يُرْفَعُ بِذَنَبِ النَّعْجَةِ، فَقَائِلٌ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ: أَلَا وَارِ مِنْهَا وَرَاءَ الْحَائِطِ، فَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِيهِمْ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِيكُمْ، فَمَنْ أَمَرَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَلَهُ أَجْرُ خَمْسِينَ مِمَّنْ رَآنِي، وَآمَنَ بِي وَأَطَاعَنِي وَتَابَعَنِي۔(طبرانی کبیر:7807) لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ لِلَّهِ فِيهِ حَاجَةٌ، وَحَتَّى تُوجَدَ الْمَرْأَةُ نَهَارًا جِهَارًا تُنْكَحُ وَسَطَ الطَّرِيقِ، لَا يُنْكِرُ ذَلِكَ أَحَدٌ وَلَا يُغَيِّرُهُ، فَيَكُونُ أَمْثَلُهُمْ يَوْمَئِذٍ الَّذِي يَقُولُ: لَوْ نَحَّيْتَهَا عَنِ الطَّرِيقِ قَلِيلًا، فَذَاكَ فِيهِمْ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِيكُمْ۔(مستدرک حاکم:8516)

زنا سے پیدا ہونے والی اولاد کی کثرت ہوگی:

زنا کے عام ہو جانے کا ہی یہ نتیجہ ہوگا کہ جانوروں کی طرح نسب کا معاملہ باقی نہ رہے گا اولاد الزنا یعنی زنا کے ذریعہ پیدا ہونے والے بچوں کی کثرت ہو جائے گی، اور پھر اللہ تعالیٰ عمومی عذاب میں پکڑ لیں گے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امّت ہمیشہ خیر و بھلائی پر رہے گی جب تک کہ اُن میں (زنا کی کثرت کی وجہ سے) ولد الزنا (زنا سے پیدا ہونے والے بچوں) کی کثرت نہ ہو جائے، پس جب ولد الزنا پھیل جائیں گے تو اللہ تعالیٰ عنقریب اُن کو عمومی عذاب میں مبتلاء کر دیں گے۔لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَفْشُ فِيهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَإِذَا فَشَا فِيهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَيُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعِقَابٍ۔(مسند احمد:26830)لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مُتَمَاسِكٌ أَمْرُهَا مَا لَمْ يَظْهَرْ فِيهِمْ أَوْلَادُ الزِّنَى، فَإِذَا ظَهَرُوا خِفْتُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ۔(مسند ابی یعلی موصلی:7091)

اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اولادِ زنا کی کثرت ہو جائے گی۔يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يَكْثُرَ أَوْلَادُ الزِّنَا۔(طبرانی اوسط:4861)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: یہ امّت اُس وقت تک شریعت پر قائم رہے گی جب تک کہ اس میں تین چیزیں ظاہر نہ ہو جائیں: علم اُٹھ جائے، زنا کے ذریعہ پیدا ہونے والی اولاد کی کثرت ہو جائے، اور سقّارون ظاہر ہو جائیں، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بابت دریافت کیا، آپ ﷺ نے جواب دیا: سقّارون وہ لوگ ہوں گے جو اس امّت کے آخری زمانے میں ہوں

گے ، اُن کا باہم ملتے ہوئے تحیّہ (سلام) ایک دوسرے پر لعنت کرنا ہوگا۔لَا تَزَالُ الْأُمَّةُ عَلَى شَرِيعَةٍ مَا لَمْ تَظْهَرْ فِيهِمْ ثَلَاثٌ: مَا لَمْ يُقْبَضْ مِنْهُمُ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهِمْ وَلَدُ الْخَبَثِ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السَّقَّارُونَ، قَالُوا: وَمَا السَّقَّارُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:بَشَرٌ يَكُونُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ تَكُونُ تَحِيَّتُهُمْ بَيْنَهُمْ إِذَا تَلَاقَوا التَّلَاعُنُ۔(مستدرکِ حاکم:8371)

ہم جنس پرستی:

مردوں کا مردوں سے شہوت کا پورا کرنا "لواطت" اور عورتوں کا عورتوں سے "سحاق" کہلاتا ہے۔ قربِ قیامت میں احادیث کے مطابق اِس امّت میں یہ روگ عام ہوجائے گا اور پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہلاکت کا فیصلہ آجائے گا۔

جب میری اُمّت پانچ چیزوں کو حلال سمجھ لے تو اُن کے اوپر ہلاکت آجائے گی: ایک دوسرے پر لعنت کرنے لگیں، شرابیں پینے لگیں، ریشم پہننے لگیں، گانے والیاں رکھنے لگیں، (شہوتوں کو پورا کرنے کے لئے) مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفاء کرنے لگیں۔إِذَا اسْتَحَلَّتْ أُمَّتِي خَمْسًا فَعَلَيْهِمُ الدَّمَارُ، إِذَا ظَهَرَ التَّلَاعُنُ، وَشَرِبُوا الْخُمُورَ، وَلَبِسُوا الْحَرِيرَ، وَاتَّخِذُوا الْقِيَانَ، وَاكْتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ، وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ۔(شعب الایمان:5086)(تحریم الفروج

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عورتیں عورتوں کے ذریعہ اور مرد مردوں کے ذریعہ (شہوتوں سے) مستغنی ہوجائیں گے ، اور "سحاق" عورتوں کے مابین زنا ہے ۔لا تذهب الدنيا حتى يستغني النساء بالنساء والرجال بالرجال والسحاق زنا النساء فيما بينهن۔(تاریخ دمشق لابن عساکر:10/119)(کنز العمال:38500)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل فرماتے ہیں کہ عورتوں کا باہمی سحاق (شہوت پوری کرنا) زنا ہے۔سِحَاقُ النِّسَاءِ زِنًا بَيْنَهُنَّ۔(شعب الایمان: 5082) نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جب مرد مرد کے پاس اور عورت عورت کے پاس (شہوت پوری کرنے لئے) آئے تو وہ دونوں زانی ہیں۔إِذَا أَتَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَهُمَا زَانِيَانِ، وَإِذَا أَتَتِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَهُمَا زَانِيَانِ۔(شعب الایمان: 5075)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: وہ شخص ملعون ملعون ملعون ہے جو قومِ لوط کا عمل (لواطت) کرے۔ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ۔(شعب الایمان:5089)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قسم اُس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں دھنسنا، صورتوں کا مسخ ہونا اور پتھروں کی بارش کا ہونا پایا جائے گا، لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایسا کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم عورتوں کو دیکھو کہ وہ زینوں (سواریوں پر) سوار ہو رہی ہیں، گانے والیاں زیادہ ہوگئیں اور جھوٹی گواہی دی جانے لگے، مسلمان مشرکین کے برتن یعنی سونے چاندی کے برتن میں پینے لگیں، اور مرد مردوں کے ذریعہ اور عورتیں عورتوں کے ذریعہ (شہوت سے) مستغنی ہو جائیں، تو بس اُس وقت تیار ہو جاؤ۔وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَا تَنْقَضِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَتَّى يَقَعَ بِهِمُ الْخَسْفُ وَالْمَسْخُ وَالْقَذْفُ، قَالُوا: وَمَتَى ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي؟ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتَ النِّسَاءَ قَدْ رَكِبْنَ السُّرُوجَ، وَكَثُرَتِ الْقَيْنَاتُ، وَشُهِدَ شَهَادَاتُ الزُّورِ، وَشَرِبَ الْمُسْلِمُونَ فِي آنِيَةِ أَهْلِ الشِّرْكِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَاسْتَغْنَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ، وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ فَاسْتَذْفِرُوا وَاسْتَعِدُّوا۔(مستدرکِ حاکم:8349)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ جانوروں کی طرح سے راستوں میں بدکاری کریں گے، مرد مردوں کے ذریعہ اور عورتیں عورتوں کے ذریعہ (شہوتوں سے) مستغنی ہو جائیں گے، اُس کے بعد اُنہوں نے سوال کیا کہ کیا تم جانتے ہو کہ "تساحق" کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ عورت عورت پر سوار ہو جائے اور اُس کے ساتھ "سحاق" یعنی شہوت پوری کرے۔لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَسَافَدَ النَّاسُ فِي الطُّرُقِ كَمَا يَتَسَافَدُ الدَّوَابُّ، يَسْتَغْنِي الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ، وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ، أَتَدْرُونَ مَا التَّسَاحُقُ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: تَرْكَبُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ تَسْحَقُهَا۔(الفتن لنعیم:1794)

سود عام ہو جائے گا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کے قریب سود، زنا اور شراب عام ہو جائیں گے۔بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَظْهَرُ الرِّبَا، وَالزِّنَا، وَالْخَمْرُ۔(طبرانی اوسط:7695)(الترغیب:2860)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ کوئی شخص سود کھائے بغیر باقی نہ رہے گا، پس اگر وہ نہ بھی کھانا چاہے تب بھی اُسے سود کا اثر ضرور پہنچے گا۔ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا، فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ۔(ابوداؤد:3331)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ اس میں سود کھائیں گے، اُن میں سے اس دن نجات پانے والا وہ ہوگا جس کو سود کا صرف غبار پہنچا ہوگا۔ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَأْكُلُونَ فِيهِ الرِّبَا ، النَّاجِي مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ الَّذِي يُصِيبُهُ غُبَارُهُ ۔(مسند الشامیین للطبرانی:571) یعنی اس نے حتی الامکان بچنے کی تمام تر کوششیں کی، لیکن سود کے عام ہوجانے کی وجہ سے وہ اس کے غبار و آثار سے نہ بچ سکا تو اللہ تعالیٰ اُسے نجات دیدیں گے۔

شرابیں پی جائیں گی:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت ظاہر ہوجائے گی، زنا پھیل جائے گا، شرابیں پی جائیں گی۔ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ:أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ،وَيَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا،وَتُشْرَبَ الخَمْرُ۔(ترمذی:2205)

نبی کریم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بہت سی قیامت کی علامات بتائیں، اُن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ باجے (موسیقی کے آلات وغیرہ)، تکبر اور شرابیں پینا بہت عام ہوجائے گا۔ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ تَظْهَرَ الْمَعَازِفُ وَالْكِبْرُ، وَشُرْبُ الْخُمُورِ۔(طبرانی اوسط:4861)

آج پوری دنیا میں یہ نشانی پوری طرح پھیل چکی ہے اور روز بروز اِس میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے، ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اِس گناہ کبیرہ کو جائز اور مباح سمجھ کر کیا جانے لگا ہے، چنانچہ بڑے وثوق کے ساتھ شراب کا نام بدل کر اُس کو دوسرے نام سے بیچا اور خریدا جاتا ہے اور اِس طرح اُس اُمّ الخبائث کو اپنے لئے جائز سمجھ لیا جاتا ہے۔ بعض لوگ اسے "وقت کی ضرورت"، "صحت افزاء جام"، "تقویتِ جسمانی کا نسخہ" "مختلف قسم کی بیماریوں کا علاج" اور نجانے کیا کیا حیلے اور بہانوں

سے اپنے لئے جائز سمجھتے ہیں۔ یہ سب نفس کی تاویلیں اور شیطان کی تلبیسات ہیں، جن سے کوئی حرام چیز نہ کبھی حلال ہوئی ہے اور نہ کبھی ہو سکتی ہے۔

امانتیں ضائع ہونے لگیں گی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جس وقت امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا، کسی نے پوچھا امانت کا ضائع کرنا کس طرح ہو گا؟ فرمایا: جب کام (معاملہ) نا قابل (نااہل) کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔إِذَا ضُيِّعَتِ الأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ،قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟قَالَ:إِذَا أُسْنِدَ الأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔(بخاری: 6496)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: سب سے پہلے جس چیز کو تم لوگ کھو دو گے وہ امانت ہے اور سب سے آخر میں جس چیز کو گم کر دو گے وہ نماز ہے، اور عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو نماز پڑھیں گے لیکن اُن کا کوئی دین نہیں ہو گا، یہ قرآن کریم تمہارے درمیان (ہونے کے باوجود بھی) ایسا ہو گا گویا کہ تم سے کھینچ لیا گیا ہے۔أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الْأَمَانَةُ ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْهُ الصَّلَاةُ ، وَسَيُصَلِّي قَوْمٌ وَلَا دِينَ لَهُمْ ، وَإِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ كَأَنَّهُ قَدْ نُزِعَ مِنْكُمْ۔(ابن ابی شیبہ:37585)

امانت کا مفہوم:

امانت صرف کسی کی رکھوائی ہوئی چیز کے محفوظ رکھنے کو نہیں کہا جاتا، شریعت میں امانت کا مفہوم بہت وسیع اور عام ہے۔ ہر شخص کے پاس ہر وقت بہت سی امانتیں رہتی ہیں، مثلاً:

- انسان کو اچھے بُرے اعمال کی جو قدرت دی گئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے امانت ہے۔
- شادی شدہ ہے تو اہل وعیال اس کے پاس امانت ہیں۔
- مجالس امانت ہیں۔
- عہدہ اور ذمہ داری امانت ہے۔
- کسی نے اپنا راز بتایا ہو تو وہ امانت ہے۔

- کسی نے مشورہ طلب کیا ہے تو اُس کو اچھا مشورہ دینا امانت ہے۔
- حکومت و سلطنت امانت ہے۔

اور اِن سب کا حق یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کو شرعی حدود و قیود کے ساتھ استعمال کرے ورنہ خائن (خیانت کرنے والا) کہلائے گا۔(درسِ مسلم، عثمانی:459)﴿ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾(النساء:58)

حرام کو حلال سمجھا جائے گا:

میری امت میں چند قومیں (ایسی پیدا) ہوں گی جو زنا کو اور ریشم پہننے کو اور شراب پینے کو اور باجوں کو حلال سمجھیں گی۔ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الحر وَالحَرِيرَ، وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ۔(بخاری:5590)لَيَكُونَنَّ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ، وَالْمَعَازِفَ۔(السنن الصغیر:3353)

میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھ دیں گے ان کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں گائیں گی اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دیں گے اور ان کی صورتیں مسخ کرکے بندر اور خنزیر بنا دیں گے۔لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُعْزَفُ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ، وَالْمُغَنِّيَاتِ، يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ۔(ابن ماجہ:4020)لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا۔(ابوداؤد:3688)لَيَسْتَحِلَّنَّ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّونَهَا إِيَّاهُ۔(مسند احمد:22710)

ایک روایت میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے: قریب ہے کہ میری امّت شرمگاہوں (زنا) اور ریشم کو حلال کرلے گی۔اَوْشك أَنْ تَسْتَحِلَّ أُمَّتِي فُرُوجَ النِّسَاءِ وَالْحَرِيرَ۔(کنز العمّال:13006)

قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ایسا وقت ضرور آئے گا کہ میری امّت کے کچھ لوگ تکبّر و غرور کی حالت میں اتراتے ہوئے لہو لعب کے ساتھ رات گزاریں گے اور صبح کو بندروں اور خنزیر صورت میں مسخ کردیے جائیں گے (العیاذ باللہ) ایسا اِس لئے ہوگا کیونکہ وہ حرام کو حلال قرار دیتے ہوں گے، گانے والی عورتوں کو رکھتے ہوں گے، شراب پیتے، سود کھاتے اور ریشم پہنتے ہوں گے۔وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ ليبيتن أنَاس من أمتِي على أشر وبطر وَلعب وَلَهو

فَيُصْبِحُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ بِاستِحْلَالِهِمِ الْمَحَارِمَ وَاتِّخَاذِهِمِ الْقَيْنَات وشربِهِم الْخمرَ وبأكْلِهِمِ الرِّبَا ولبْسِهِمِ الْحَرِير۔(الترغیب:2865)

مال میں حلال وحرام کا فرق ختم ہو جائے گا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ انسان کو آنے والے مال کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ حلال ہے یا حرام۔يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لاَ يُبَالِي المَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ، أَمِنَ الحَلاَلِ أَمْ مِنَ الحَرَامِ۔(بخاری:2059)

بدعات پھیل جائیں گی:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ ہر سال ایک نئی بدعت ایجاد کریں گے اور ایک سنت کو ختم کردیں گے، یہاں تک کہ اِسی طرح ہوتے ہوتے بدعتیں زندہ اور سنتیں مٹ جائیں گی۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِنْ عَامٍ إِلَّا أَحْدَثُوا فِيهِ بِدْعَةً وَأَمَاتُوا فِيهِ سُنَّةً ، حَتَّى تَحْيَا الْبِدَعُ وَتَمُوتَ السُّنَنُ۔(السنن الواردة فی الفتن:277)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں کے اُس زمانے میں لوگ جہالت کی وجہ سے اپنی جانب سے سنتیں (بدعتیں) گھڑ لیں گے، جب اُن میں سے کوئی بدعت ترک کی جائے گی تو کہا جائے گا کہ سنت ترک کردی گئی، کسی نے سوال کیا کہ ایسا کب ہوگا؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جب جاہلوں کی کثرت، علماء وفقہاء کرام کی قلّت، امراء اور (ریاکار) قرّاء کی کثرت، امانت داروں کی قلّت ہو جائے گی اور آخرت کے اعمال (جن سے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جاتا ہے، اُن) کے ذریعہ دنیا طلبی کی جائے گی۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ،قَالَ:كَيْفَ بِكُمْ إِذَا أَلْبَسَتْكُمْ فِتْنَةٌ يَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ،وَيَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ، يَتَّخِذُهَا النَّاسُ سُنَّةً،إِذَا تُرِكَ مِنْهَا شَيْءٌ قِيلَ:تُرِكَتِ السُّنَّةُ،قِيلَ:يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَمَتَى ذَلِكَ؟قَالَ:إِذَا كَثُرَتْ جُهَّالُكُمْ،وَقَلَّتْ عُلَمَاؤُكُمْ وَفُقَهَاؤُكُمْ، وَكَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ وَأُمَرَاؤُكُمْ، وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ۔(الفتن لنعیم بن حماد:51)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جب بدعتیں ظاہر ہو جائیں اور میرے صحابہ کو گالی دی جانے لگے تو اُس وقت جس کے پاس علم ہو اُسے چاہیئے کہ اُس کو ظاہر کرے، اِس لئے کہ اُس وقت علم کا چھپانے والا اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کو چھپانے والے

کی طرح ہے۔إِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ وَشُتِمَ أَصْحَابِي فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ فَلْيُظْهِرْهُ ، فَإِنَّ كَاتِمَ الْعِلْمِ حِينَئِذٍ كَكَاتِمِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ۔(السنن الواردۃ فی الفتن للدانی:287)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہاری کیا حالت ہوگی جبکہ تمہارے اندر بدعتیں ظاہر ہوجائیں گی، اور اُن بدعتوں پر عمل کیا جانے لگے گا یہاں تک کہ اُسی (بدعتوں کے پھیلے ہوئے ہونے کی حالت میں) بچے پرورش پاجائیں گے، بڑے بوڑھے ہوجائیں گے، عجمی لوگ اِسلام قبول کرلیں گے، یہاں تک کہ پھر یہ حالت ہوجائے گی کہ کوئی شخص سنت پر عمل کرے گا تو اُسے بدعت کہا جائے گا۔ لوگوں نے کہا کہ ایسا کب ہوگا؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تمہارے مالدار زیادہ ہوجائیں، امانت دار کم ہوجائیں، قرّاء زیادہ ہوجائیں، فقہاء (دین کی سمجھ رکھنے والے) کم ہوجائیں اور دین کو دین کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے سیکھا جانے لگے اور آخرت کے اعمال کے ذریعہ دنیا کمائی جانے لگے:۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا ظَهَرَ فِيكُمُ الْبِدَعُ ، وَعُمِلَ بِهَا حَتَّى يَرْبُوَ فِيهَا الصَّغِيرُ ، وَيَهْرَمَ الْكَبِيرُ ، وَيُسْلِمَ فِيهَا الْأَعَاجِمُ ، حَتَّى يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِالسُّنَّةِ فَيُقَالَ: بِدْعَةٌ ، قَالُوا: مَتَى ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: «إِذَا كَثُرَتْ أُمَرَاؤُكُمْ ، وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ ، وَكَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ ، وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ ، وَتُفُقِّهَ لِغَيْرِ الدِّينِ ، وَابْتُغِيَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ»۔(السنن الواردۃ فی الفتن للدانی:281)

قرآن کریم کو چھوڑ کر دوسری چیزیں پسند کی جانے لگیں گی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: رات اور دنوں کا یہ سلسلہ ختم نہیں ہوگا (یعنی قیامت نہیں آئے گی) یہاں تک کہ قرآن کریم اِس امّت کے قلوب میں پرانے کپڑے کی طرح پرانا ہوجائے گا اور قرآن کریم کے علاوہ دوسری چیزیں اُن کو زیادہ محبوب ہوجائیں گی، اُن کا سارا کا سارا معاملہ لالچ اور حرص پر مبنی ہوجائے گا، اُنہیں اللہ تعالیٰ کا کوئی خوف نہ ہوگا، اگر اللہ تعالیٰ کے کسی حق میں کوتاہی کریں گے تو اُنہیں اُن کی امیدیں اور آس کمزور کردیں گی (یعنی نیکی کے ارادے اللہ تعالیٰ کے ساتھ امیدوں کی وجہ سے مضمحل ہوجائیں گے) اور اگر اللہ تعالیٰ کے کسی منع کردہ حرام کام کا ارتکاب کریں گے تو یہ کہیں گے کہ اللہ معاف کرنے والا ہے، وہ میرے گناہ سے درگزر کردے گا، وہ لوگ بھیڑیوں کے قلوب پر بھیڑ کی کھالیں پہنیں گے (یعنی اُن کے جسموں پر تو اون کا لباس ہوگا لیکن دل بھیڑیوں کی طرح سخت خونخوار ہوں گے) اُن کے افضل لوگ (اہلِ

علم) دین کے اندر مداہنت کا شکار ہو جائیں گے، یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دیں گے۔عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامُ حَتَّى يَخْلَقَ الْقُرْآنُ فِي صُدُورِ أَقْوَامٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَا تَخْلَقُ الثِّيَابُ ، وَيَكُونُ غَيْرُهُ أَعْجَبَ إِلَيْهِمْ ، وَيَكُونُ أَمْرُهُمْ طَمَعًا كُلُّهُ لَا يُخَالِطُهُ خَوْفٌ إِنْ ، قَصَّرَ عَنْ حَقِّ اللَّهِ مَنَّتْهُ نَفْسُهُ الْأَمَانِيَّ ، وَإِنْ تَجَاوَزَ إِلَى مَا نَهَى اللَّهُ قَالَ أَرْجُو أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنِّي ، يَلْبَسُونَ جُلُودَ الضَّأْنِ عَلَى قُلُوبِ الذِّئَابِ ، أَفَاضِلُهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ الْمُدَاهِنُ. قِيلَ وَمَنِ الْمُدَاهِنُ؟ قَالَ: الَّذِي لَا يَأْمُرُ وَلَا يَنْهَى۔(مسند الحارث:768)(حلیۃ الاولیاء:6/59)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک سب سے پہلی چیز تم اپنے دین میں سے جو گم کر دو گے وہ امانت ہے، اور بے شک سب سے آخری چیز جو تمہارے دین کی باقی رہ جائے گی وہ نماز ہے، ضرور کچھ ایسے لوگ نماز پڑھیں گے جن کا کوئی دین نہیں ہو گا اور ضرور بضرور قرآن کریم تمہارے درمیان سے کھینچ لیا جائے گا۔ إِنَّ أَوَّلَ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الْأَمَانَةَ، وَإِنَّ آخِرَ مَا يَبْقَى مِنْ دِينِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَيُصَلِّيَنَّ الْقَوْمُ الَّذِينَ لَا دِينَ لَهُمْ، وَلَيُنْتَزَعَنَّ الْقُرْآنُ مِنْ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ۔(مصنف عبد الرزاق:5981)

قرآن کریم کی غلط تاویل کی جائے گی:

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امّت کی ہلاکت "کتاب اللہ" کی وجہ سے بیان کی، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وجہ دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "يَتَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ فَيَتَأَوَّلُونَهُ عَلَى غَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ" وہ لوگ قرآن کریم کو سیکھ کر اُس کی تاویل کر کے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کو دوسرے معنی پر محمول کریں گے۔(مسند احمد:2359)

مستدرکِ حاکم میں یہ منقول ہے کہ ایسے لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سیکھیں گے اور اس کے ذریعہ ایمان والوں سے مجادلہ (بحث ومباحثہ) کریں گے۔قَوْمٌ يَتَعَلَّمُونَ كِتَابَ اللَّهِ يُجَادِلُونَ بِهِ الَّذِينَ آمَنُوا۔(مستدرکِ حاکم:3417)

ایک روایت میں یہ ہے کہ منافقین قرآن کریم کو سیکھنے لگیں گے اور اِس لئے سیکھیں گے تاکہ ایمان والوں سے مجادلہ کریں ۔فَيَتَعَلَّمُهُ الْمُنَافِقُونَ؛ لِيُجَادِلُوا بِهِ الْمُؤْمِنِينَ۔(جامع بیان العلم:2362)

قرآن کریم کو گانے کے طرز پر پڑھا جائے گا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قرآن کریم کو عرب کے لب و لہجے میں اور اُنہی کی آواز میں پڑھا کرو، اور فاسق و فاجر لوگوں اور یہود و نصاریٰ کے لہجہ سے بچو، پس عنقریب میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کریم کو گانے اور نَوحہ کرنے کی طرح سے گھما گھما کر پڑھیں گے، قرآن کریم اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا، اُن کے قلوب اور اُن کے پسند کرنے والوں کے قلوب فتنے میں پڑجائیں گے۔اقرؤوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُونَ أَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُون أهل الْكِتَابَيْنِ و سَيَجِيءُ بعدِي قوم يُرَجِّعُونَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُونَةٌ قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ۔(مشکوۃ:2207)(شعب الایمان:2406)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے اپنی امّت پر چھ چیزوں کا خوف ہے: بچوں (نااہل اور بے وقوفوں) کی حکومت، شُرطیوں (ظلم کرنے والے پولیس) کا بکثرت ہو جانا، فیصلوں میں (ظلم و ستم کا رواج اور) رشوت کا لین دین، قطع رحمی، خون کو ارزاں سمجھ لینا (یعنی انسانی جان کا بے قیمت ہو جانا) ایسی نسل کا پیدا ہو جانا جو قرآن کریم کو گانا بجانا بنالیں گے (یعنی گانے کی طرز پر پڑھنے لگیں گے) وہ لوگ ایسے شخص کو (قرآن سنانے کے لئے) آگے کریں گے جو اُن میں نہ دین کی زیادہ سمجھ بوجھ اور علم رکھتا ہو گا، اور نہ ہی اُن میں افضل ہو گا وہ اُنہیں قرآن کریم گانے کی طرز پر سنائے گا۔يَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِهِ سِتَّ خِصَالٍ:إِمْرَةَ الصِّبْيَانِ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ، وَالرَّشْوَةَ فِي الْحُكْمِ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ، واسْتِخْفَافٌ بِالدَّمِ، ونَشْءٌ يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ، يُقَدِّمُونَ الرَّجُلَ لَيْسَ بِأَفْقَهِهِمْ، وَلَا أَعْلَمَهُمْ، وَلَا بِأَفْضَلَهُمْ، يُغَنِّيهِمْ غِنَاءً۔(طبرانی اوسط:685)إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُدْرِكَنِي سِتٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُنَّ:الْجَوْرُ بِالْحُكْمِ، وَالتَّهَاوُنُ بِالدِّمَاءِ، وَإِمَارَةُ السُّفَهَاءِ، وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ، وَكَثْرَةُ الشُّرَطِ، وَتَقْدِيمُ الْقَوْمِ الرَّجُلَ الْقَوْمَ لَيْسَ بِأَفْقَهِهِمْ وَلَا بِخَيْرِهِمْ لِيُغَنِّيَهُمْ بِالْقُرْآنِ۔(طبرانی کبیر:1834)

صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح کہا جانے لگے گا:

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا حال ہو گا جبکہ تمہارے نوجوان فاسق اور تمہاری عورتیں سرکش ہو جائیں گی؟ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرما: یارسول اللہ کیا یہ ضرور ہو گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! کیوں نہیں، اِس سے

بھی زیادہ سخت معاملہ ہوگا۔ تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تم نیکی کو گناہ اور گناہ کو نیکی سمجھنے لگوگے۔ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا فَسَقَ شَبَابُكُمْ، وَطَغَى نِسَاؤُكُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ذَلِكَ لَكَائِنٌ؟ قَالَ: وَشَرٌّ مِنْ ذَلِكَ سَيَكُونُ، كَيْفَ بِكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَعْرُوفَ مُنْكَرًا وَالْمُنْكَرَ مَعْرُوفًا؟۔(طبرانی اوسط:9325)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: عنقریب لوگوں پر دھوکے اور فریب کے چند سال آئیں گے کہ ان میں جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا، خائن کو امانت دار اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا، اس زمانہ میں امورِ عامہ کے بارے میں کمینہ اور حقیر آدمی بات چیت کرنے لگے گا۔سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتُ، يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ۔(ابن ماجہ:4036)إِنَّ أَمَامَ الدَّجَّالِ سِنِينَ خَدَّاعَةً، يُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ۔(مسند احمد:13299)

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایسا وقت آئے گا کہ علم جہالت بن جائے گا اور جہالت علم ہوجائے گی۔لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَصِيرَ الْعِلْمُ جَهْلًا وَالْجَهْلُ عِلْمًا۔(ابن ابی شیبہ:37588)

طلاق کے بعد بھی میاں بیوی ساتھ رہیں گے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مرد عورت کو طلاق دینے کے بعد طلاق کا انکار کرے گا، پھر اُسی (مطلقہ) کے ساتھ بدکاری کرے گا اور جب تک وہ دونوں ساتھ رہیں دونوں ہی زنا کرنے والے ہوں گے۔يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُطَلِّقُ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يَجْحَدُهَا طَلَاقَهَا، فَيُقِيمُ عَلَى فَرْجِهَا، فَهُمَا زَانِيَانِ مَا أَقَامَا۔(طبرانی اوسط:4861)

عورتوں کی کثرت ہوگی:

قربِ قیامت میں عورتوں کی کثرت ہوجائے گی اور مرد کم ہوجائیں گے، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک ہی نگران ہوگا۔ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ،وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةٍ قَيِّمٌ وَاحِدٌ۔(ترمذی:2205)لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُدِيرَ الرَّجُلُ أَمْرَ خَمْسِينَ امْرَأَةٍ۔(طبرانی:19/156)

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی شخص سونے کی زکوۃ لے کر نکلے گا، چکر لگائے گا، لیکن اُسے کوئی لینے والا نہ ملے گا، ایک ایک مرد کے پیچھے چالیس چالیس عورتیں ہوں گی جو اُس سے اِس بات کی خواہاں ہوں گی کہ وہ اُن کو اپنی پرورش میں رکھے، کیونکہ مرد بہت کم اور عورتیں بہت زیادہ ہوچکی ہوں گی۔لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً، يَلُذْنَ بِهِ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ۔(مسلم:1012)لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتْبَعَ الرَّجُلَ ثَلَاثُونَ امْرَأَةً كُلُّهُمْ يَقُولُ: انْكَحْنِي انْكَحْنِي۔(السنن الواردۃ فی الفتن:412)

عورتوں کے کثیر ہونے کا مطلب:

پچاس کے عدد سے کثرت اور عدد معیّن دونوں مراد ہوسکتے ہیں، اور کثرتِ نساء کی وجہ یہ ذکر کی گئی ہے:

1. جنگیں کثرت سے ہوں گی جس میں مرد کثرت سے مریں گے تو عورتیں کثیر ہوجائیں گی۔
2. لڑکیوں کی پیدائش اور افزائش میں اضافہ ہوجائے گا۔(فتح الباری:1/179)

پچاس عورتوں کے لئے ایک نگران کا مطلب:

1. اِس سے مراد گھر کا سرپرست ہے جس کے زیرِ کفالت پچاس عورتیں ہوں گی۔
2. اِس سے مراد پچاس "موطوءۃ" عورتیں ہیں، یعنی جہالت اِس قدر عام ہوجائے گی کہ ایک ایک آدمی پچاس پچاس شادیاں کرلیں گے۔(فتح الباری:1/179)

موت کی تمنا کی جائے گے:

یعنی قربِ قیامت میں فتنوں کے عام ہو جانے اور بلاؤں کے بکثرت نازل ہونے سے یہ حالت ہو جائے گی کہ لوگ موت کی تمنا کرنے لگیں گے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، دنیا ختم نہیں ہو گی یہاں تک کہ ایسا وقت آجائے کہ کوئی شخص قبر کے پاس سے گزرے گا تو اُس پر لوٹ پوٹ ہو جائے گا اور یہ تمنا کرے گا: اے کاش! میں اِس قبر والے کی جگہ ہوتا۔ اور یہ دین (شوق آخرت اور ایمان) کی وجہ سے نہ ہو گا بلکہ دنیوی مصائب و آلام کی وجہ سے ہو گا۔وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ، وَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ۔(مسلم:4/2231)۔لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ ـــ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ۔(بخاری:7121)

عبد اللہ بن صامت ﷛ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھتیجے! اگر تم عرصہ زندہ رہے تو دیکھو گے کہ کوئی جنازہ بازار سے گزرے گا اور کوئی شخص سر اُٹھا کر کہے گا: ہائے کاش! اس جنازہ کی لکڑیوں پر میں ہوتا(یعنی مر جاتا اور میرا جنازہ ہوتا)۔ يُوشِكُ يَا ابْنَ أَخِي إِنْ عِشْتَ إِلَى قَرِيبٍ أَنْ يَمُرَّ بِالْجَنَازَةِ فِي السُّوقِ فَيَرْفَعُ الرَّجُلُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي عَلَى أَعْوَادِهَا۔(مستدرکِ حاکم:8382)

منافقت پھیل جائے گی :

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو بہت کم ہنسنے اور زیادہ رونے لگو۔(یاد رکھو!) نفاق ظاہر ہو جائے گا امانت اُٹھالی جائے گی، رحمت و شفقت کا مادہ قبض کر لیا جائے گا، امانت دار پر خیانت کی تہمت لگے گی اور خائن کو امانت دار کہا جائے گا، تمہیں اندھیری رات کے ٹکڑوں کی مانند فتنے بٹھا کر رکھ دیں گے۔لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، يَظْهَرُ النِّفَاقُ، وَتُرْفَعُ الْأَمَانَةُ، وَتُقْبَضُ الرَّحْمَةُ، وَيُتَّهَمُ الْأَمِينُ، وَيُؤْتَمَنُ غَيْرُ الْأَمِينِ، أَنَاخَ بِكُمُ الشُّرْفُ الْجُونُ، قَالُوا: وَمَا الشُّرْفُ الْجُونُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ۔(صحیح ابن حبان :6706) (مستدرکِ حاکم:8725)

نیک لوگ ایک ایک کرکے اُٹھ جائیں گے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نیک لوگ ایک ایک کرکے چلے جائیں گے اور صرف کھجور اور جَو کے چھلکے اور بھوسی کی مانند بے قیمت لوگ رہ جائیں گے، جن کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں ہوگی (یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُن کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوگی)۔يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ، الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ، أَوِ التَّمْرِ، لاَ يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً»۔(بخاری:6434)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: تم چھانٹ لئے جاؤ گے جیسے عمدہ کھجور ردی کھجور میں سے چھانٹ لی جاتی ہے بالآخر تم میں نیک لوگ اٹھ جائیں گے اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے اگر ہو سکے تو تم بھی مر جانا۔لَتُنْتَقَوُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنْ أَغْفَالِهِ، فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ، وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ، فَمُوتُوا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ۔(ابن ماجہ:4038)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:۔يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ أَسْلَافًا، وَيَبْقَى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ الشَّعِيرِ۔(سنن دارمی:2761)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کے قریب بُرے لوگ بلند اور اچھے لوگ پست اور ذلیل کردیے جائیں گے، باتیں کھول دی جائیں گی اور عمل کو بند کردیا جائے گا (یعنی صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی، عمل نہ ہوگا) لوگوں میں "مُثْناۃ" یعنی کتاب اللہ کے سوا جو کچھ لکھا گیا ہو وہ پڑھا جائے گا۔ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ: أَنْ يُرْفَعَ الأَشْرَارُ، ويُوضَعَ الأَخْيَارُ، ويُفْتَحَ القَوْلُ، ويُخْبَسَ العَمَلُ، ويُقْرَأَ فِي القَوْمِ الْمَثْنَاةُ»،قيل: وما المثناة؟ قال:«مَا كُتِبَ سِوَى كِتَابِ اللهِ»۔(طبرانی کبیر:13/635)

کافر قومیں مسلمانوں پر مسلّط ہو جائیں گی:

عنقریب تم پر دنیا کی اقوام چڑھ آئیں گی (تمہیں کھانے اور ختم کرنے کے لیے) جیسے کھانے والوں کو کھانے کے پیالے پر دعوت دی جاتی ہے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم اس زمانہ میں بہت کم ہوں گے؟ فرمایا: نہیں بلکہ تم اس زمانہ میں بہت کثرت سے ہوگے لیکن تم سیلاب کے اوپر چھائے ہوئے جھاگ اور کچرے کی طرح ہوگے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے سینوں سے تمہاری ہیبت و رعب نکال دے گا اور تمہارے قلوب میں بزدلی ڈال دے گا، کسی کہنے والے نے کہا یارسول

اللہ! وہن (بزدلی) کیا چیز ہے فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت سے بیزاری۔ يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزَعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا، وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔(ابوداؤد:4297)

زلزلوں کی کثرت ہوگی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ علم اُٹھالیا جائے گا، زلزلوں کی کثرت ہوگی، زمانہ قریب قریب (وقت تنگ) ہوجائے گا، فتنہ ظاہر ہوجائیں گے، ہرج یعنی قتل وغارتگری کی کثرت ہوجائے گی اور تمہارے درمیان مال زیادہ ہوکر بہہ پڑے گا۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ العِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلاَزِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الهَرْجُ - وَهُوَ القَتْلُ القَتْلُ - حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ۔(بخاری: 1036)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کے قریب بجلیوں کے کڑکے بہت زیادہ ہوجائیں گے۔ تَكْثُرُ الصَّوَاعِقُ عِنْدَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ۔(مسند احمد:11620)

حضرت سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ کے اوپر وحی آئی، آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان (کچھ زیادہ مدّت) ٹھہرنے والا نہیں ہوں اور تم لوگ بھی میرے بعد (زیادہ عرصہ نہیں) بہت قلیل مدّت ٹھہروگے، پھر میرے پاس گروہ در گروہ آؤ گے تم ایک دوسرے کو فنا کردوگے، اور ایامت کے قریب بہت زیادہ موتیں ہوں گی اور اُس کے بعد کئی سال زلزلوں کے ہوں گے۔ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنِّي غَيْرُ لَابِثٍ فِيكُمْ، وَلَسْتُمْ لَابِثِينَ بَعْدِي إِلَّا قَلِيلًا، وَسَتَأْتُونِي أَفْنَادًا، يُفْنِي بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَبَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتَانٌ شَدِيدٌ، وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ۔(صحیح ابن حبان:6777)

وقت تنگ ہو جائے گا:

یعنی وقت کی برکت کا ختم ہو جائے گی، چنانچہ حدیث کے مطابق سال مہینے کی طرح، مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ دن کی طرح، دن ایک ساعت کی طرح اور ایک ساعت آگ کے جلنے یا درخت کے پتے جلنے کی طرح محسوس ہوں گے۔لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ۔(ترمذی:2332)لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَيَكُونَ الشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُونَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُونَ السَّاعَةُ كَاحْتِرَاقِ السَّعَفَةِ الْخُوصَةُ[ورقة النخل]۔(مسند احمد:10943)

فتنوں کا ظہور:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ علم اُٹھالیا جائے گا، زلزلوں کی کثرت ہوگی، زمانہ ایک دوسرے کے قریب (وقت تنگ) ہو جائے گا، فتنہ ظاہر ہو جائیں گے، ہرج یعنی قتل و غارتگری کی کثرت ہو جائے گی اور تمہارے درمیان مال زیادہ ہو کر بہہ پڑے گا۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ العِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلاَزِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الهَرْجُ - وَهُوَ القَتْلُ القَتْلُ - حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ۔(بخاری: 1036)

قتل و غارتگری کی کثرت:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: بے شک قیامت اور بلاؤں کی علامات میں سے یہ ہے کہ عقلیں غائب اور سمجھ ناقص ہو جائیں گی ، قتل کثرت سے ہوں گے ، خیر کی علامتیں اُٹھالی جائیں گی ،اور فتنے بکثرت ظاہر ہو جائیں گے۔إِنَّ مِنْ عَلاَمَاتِ البَلاَءِ وأَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ تَعْزُبَ العُقُولُ، وتَنْقُصَ الأَحْلاَمُ، ويَكْثُرَ القَتْلُ، وتُرْفَعَ عَلاَمَاتُ الخَيْرِ، وتَظْهَرَ الفِتَنُ۔(طبرانی کبیر:13/218۔رقم:14111)

حضرت سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ، آپ ﷺ کے اوپر وحی آئی، آپنے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان (کچھ زیادہ مدّت) ٹھہرنے والا نہیں ہوں اور تم لوگ بھی میرے بعد (زیادہ عرصہ نہیں)

بہت قلیل مدّت ٹھہرو گے، پھر میرے پاس گروہ در گروہ آؤ گے تم ایک دوسرے کو فنا کردو گے، اور ایامت کے قریب بہت زیادہ موتیں ہوں گی اور اُس کے بعد کئی سال زلزلوں کے ہوں گے۔ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقَالَ:إِنِّي غَيْرُ لَابِثٍ فِيكُمْ، وَلَسْتُمْ لَابِثِينَ بَعْدِي إِلَّا قَلِيلًا، وَسَتَأْتُونِي أَفْنَادًا، يُفْنِي بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَبَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتَانٌ شَدِيدٌ، وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ۔(صحیح ابن حبان:6777)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ علم اُٹھالیا جائے گا، زلزلوں کی کثرت ہوگی، زمانہ ایک دوسرے کے قریب (وقت تنگ) ہوجائے گا، فتنے ظاہر ہوجائیں گے، ہرج یعنی قتل و غارتگری کی کثرت ہوجائے گی اور تمہارے درمیان مال زیادہ ہوکر بہہ پڑے گا۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ العِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلاَزِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الهَرْجُ - وَهُوَ القَتْلُ القَتْلُ - حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ۔(بخاری: 1036)

بغیر کسی وجہ کے قتل ہوں گے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! دنیا اُس وقت تک ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا وقت آجائے گا کہ قاتل کو معلوم نہ ہوگا کہ اُس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو بھی معلوم نہ ہوگا کہ اُسے کیوں قتل کیا گیا، پوچھا گیا کہ یارسول اللہ! ایسا کیونکر ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ھرج" یعنی قتل و غارتگری کی وجہ سے، قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا، حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ، وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ، فَقِيلَ: كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ:الْهَرْجُ، الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ۔(مسلم:2908)وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ، وَلَا يَدْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ۔(مسلم:2908)

لوگوں کی اکثریت کافر یا منافق ہو جائے گی:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ مسجد میں جمع ہوں گے اور نماز پڑھیں گے لیکن اُن میں کوئی ایمان والا نہ ہوگا: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ وَيُصَلُّونَ فِي الْمَسَاجِدِ، وَلَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ۔(ابن ابی شیبہ:30355)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اگر تم جمعہ کے دن (جبکہ مسجدوں میں نمازیوں کی کثرت ہوتی ہے) کوئی تیر پھینکو تو وہ صرف کافر یا منافق ہی کو لگے (یعنی اِس قدر کثیر افراد کافر اور منافق ہونگے)۔يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَوْ رَمَيْتَ بِسَهْمٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَمْ يُصِبْ إِلَّا كَافِرًا أَوْ مُنَافِقًا۔(الابانۃ الکبریٰ لابن بطہ:1/175) يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَوِ اعْتَرَضْتَهُمْ فِي الْجُمُعَةِ نُبَيْلٌ مَا أَصَابَتْ إِلَّا كَافِرًا۔(ابن ابی شیبہ:37344)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک سب سے پہلی چیز تم اپنے دین میں سے جو گم کردو گے وہ امانت ہے، اور بے شک سب سے آخری چیز جو تمہارے دین کی باقی رہ جائے گی وہ نماز ہے، ضرور کچھ ایسے لوگ نماز پڑھیں گے جن کا کوئی دین نہیں ہوگا اور قرآن کریم تمہارے درمیان سے نکل جائے گا۔ إِنَّ أَوَّلَ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الْأَمَانَةَ، وَإِنَّ آخِرَ مَا يَبْقَى مِنْ دِينِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَيُصَلِّيَنَّ الْقَوْمُ الَّذِينَ لَا دِينَ لَهُمْ، وَلَيُنْتَزَعَنَّ الْقُرْآنُ مِنْ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ۔(مصنف عبد الرزاق:5981)

جھوٹ کثرت سے بولا جائے گا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: عنقریب قیامت سے قبل علم اُٹھالیا جائے گا، فتنے ظاہر ہوجائیں گے، جھوٹ کثرت سے بولا جائے گا، زمانہ قریب قریب (وقت تنگ) ہوجائے گا، بازار (شاپنگ مال، مارکیٹس) قریب قریب ہوجائیں گے اور ھرج یعنی قتل و غارتگری بکثرت ہوجائے گی۔يُوشِكُ أَنْ لَا تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْكَذِبُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَتَقَارَبَ الْأَسْوَاقُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ۔(صحیح ابن حبان:6718)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: میں تمہیں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اچھے طریقے کی وصیت کرتا ہوں، پھر وہ لوگ جو اُن سے ملے ہوئے ہیں (یعنی تابعین) پھر وہ لوگ جو اُن سے ملے ہوئے ہیں (یعنی تبعِ تابعین)، اُس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا، (اور لوگ اتنے بے باک اور جری ہوجائیں گے کہ) انسان قسم کھائے گا جبکہ اُس سے قسم لی بھی نہیں جارہی ہوگی، گواہ گواہی دے گا جبکہ اُس سے گواہی لی بھی نہیں جارہی ہوگی۔أُوصِيكُمْ بِأَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الكَذِبُ حَتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ،وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ۔(ترمذی:2165)

بازار قریب قریب بکثرت ہوں گے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: عنقریب قیامت سے قبل علم اُٹھالیا جائے گا، فتنے ظاہر ہوجائیں گے، جھوٹ کثرت سے بولا جائے گا، زمانہ قریب قریب (وقت تنگ) ہوجائے گا، بازار (شاپنگ مال، مارکیٹس) قریب قریب ہوجائیں گے اور ھرج یعنی قتل و غارتگری بکثرت ہوجائے گی۔يُوشِكُ أَنْ لَا تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْكَذِبُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَتَقَارَبَ الْأَسْوَاقُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ۔(صحیح ابن حبان:6718)

ایک اَعرابی نے نبی کریم ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن اُس کی علامات یہ ہیں: بازاروں کا قریب قریب ہوجانا، بارش ہونے کے باوجود پیداوار کا نہ ہونا، غیبت کا پھیل جانا، زنا سے پیدا ہونے والی اولاد کا پھیل جانا، مالدار کی تعظیم و عزت کرنا، مساجد میں فاسقوں اور فاجروں کا آوازیں بلند کرنا، گناہ گاروں کا نیکوکاروں پر غالب آجانا۔ پس جس نے یہ زمانہ پالیا تو اُسے چاہیئے کہ اپنے دین کو چپکے سے لے کر کہیں چھپ جائے اور اپنے گھر کا ٹاٹ بن جائے۔مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلَكِنَّ أَشْرَاطَهَا تَقَارُبُ الْأَسْوَاقِ، وَمَطَرٌ وَلَا نَبَاتَ، وَظُهُورُ الْغِيبَةِ، وَظُهُورُ أَوْلَادِ الْغَيَّةِ، وَالتَّعْظِيمُ لِرَبِّ الْمَالِ، وَعُلُوُّ أَصْوَاتِ الْفُسَّاقِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَظُهُورُ أَهْلِ الْمُنْكَرِ عَلَى أَهْلِ الْمَعْرُوفِ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَرُغْ بِدِينِهِ، وَلْيَكُنْ حِلْسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِهِ۔(الفتن لنعیم:1796)

جانور اور جمادات انسانوں سے باتیں کریں گے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے انسان سے باتیں کریں گے، کوڑے کا کنارہ، جوتے کا تسمہ تک انسان سے بات کرے گا اور انسان کو اُس کی ران بتادے گی کہ اُس کے گھر والوں نے اُس کے پیچھے کیا کیا تھا ۔وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الإِنْسَ، وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔(ترمذی:2181)عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَالَ: بَيْنَمَا قَوْمٌ يَتَحَدَّثُونَ إِذْ تَمُرُّ بِهِمْ إِبِلٌ قَدْ عُطِّلَتْ ، فَيَقُولُونَ: يَا إِبِلُ ، أَيْنَ أَهْلُكَ؟ فَتَقُولُ: أَهْلُنَا حُشِرُوا ضُحًى۔(ابن ابی شیبہ:37756)

لونڈی اپنے آقا کو جنے گی:

نبی کریم ﷺ نے قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب باندی اپنے مالک کو جنے گی اور جب ننگے پاؤں ننگے بدن والے مفلس بکریاں چرانے والے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر عمارتیں بلند کرنے لگیں گے۔قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا، قَالَ:أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ۔(مسلم:8)

آقا کو جننے کا مطلب:

اِس کے کئی مطلب ذکر کیے گئے ہیں:

1. اِس میں ماؤں کی نافرمانی کی طرف اشارہ ہے، یعنی لوگ اپنی ماؤں کے ساتھ بدسلوکی کرنے لگیں گے، جو معاملہ باندی کے ساتھ مار پیٹ، گالیاں دینے اور خدمت لینے کا کیا جاتا ہے وہی ماں کے ساتھ معاملہ کیا جائے گا۔
2. یہ بھی مطلب مراد لیا گیا ہے کہ اِس سے مراد باندیوں کی اولاد کا بادشاہ بننا ہے، یعنی باندیوں کی اولاد بادشاہ بنے گی، اِس اعتبار سے یہ باندی بھی دوسرے لوگوں کی طرح اس بادشاہ کی رعیّت ہوگی، چنانچہ یہ ایسا ہی ہوجائے گا کہ گویا ”باندی نے اپنی اپنے آقا کو جَنا ہے“۔ تاریخِ اِسلام میں ایسی بہت سی مثالیں گزری ہیں کہ باندی کے بیٹے حاکم اور بادشاہ بنے، مأمون الرّشید بھی باندی کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔

3. اِس میں اُمِّ ولَد (جس نے اپنے آقا کی اولاد کو جَنا ہو) کی بیع کی طرف اِشارہ ہے جو شرعاً جائز نہیں، جب اُمِّ ولَد کی بیع کثرت سے ہونے لگے گی تو کسی اُمِّ ولَد کی بیع در بیع ہوتے ہوتے نوبت یہ آجائے گی کہ خود اُس اُمِّ ولَد کا بیٹا ہی اُس اُمِّ ولَد کو یعنی اپنی ماں کو خرید لے گا اور اُسے اِس کا علم تک نہ ہو گا کہ یہ میری ماں ہے اور اس سے باندیوں کی طرح خدمت لے گا۔(فتح الباری:1/122)(درسِ مسلم، عثمانی:246)

بلند عمارتیں ہونگی:

حضرت جبریل علیہ السلام کے قیامت کے سوال میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے قیامت کے متعلق پوچھا گیا ہے اسے پوچھنے والے سے زیادہ علم نہیں، البتہ میں تمہیں قیامت کی کچھ علامات اور نشانیاں بتا دیتا ہوں جب باندی اپنے مالک کو جنے (بیٹی ماں کے ساتھ باندیوں کا سلوک کرے) تو یہ قیامت کی ایک نشانی ہے اور جب ننگے پاؤں ننگے بدن والے (گنوار اور مفلس) لوگوں کے حکمران بن جائیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے اور جب بکریاں چرانے والے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر عمارتیں بلند کرنے لگیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے۔وَلَكِنْ سَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا، إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبُنْيَانِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا۔(ابن ماجہ:4044)سيبلغ البناء سلعا ثم يأتي على المدينة زمان يمر السفر على بعض أقطارها فيقول: قد كانت هذه مرة عامرة من طول الزمان وعفو الأثر۔(کنز العمال:34927)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: تمہاری حالت اُس وقت کیا ہو گی جب دین فاسد ہو جائے گا، خون بہایا جائے گا، زیب و زینت ظاہر ہو جائے گی، عمارتیں بلند ہو جائیں گی، بھائیوں میں اختلاف ہو جائے گا اور بیت العتیق یعنی بیت اللہ شریف جلا دیا جائے گا۔مَا أَنْتُمْ إِذَا مَرَجَ الدِّينُ، وَسُفِكَ الدَّمُ، وَظَهَرَتِ الزِّينَةُ، وَشَرُفَ الْبُنْيَانُ، وَاخْتَلَفَ الْأَخَوَانُ، وَحُرِّقَ الْبَيْتُ الْعَتِيقُ۔(طبرانی کبیر:24/10)

قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ دو بڑے عظیم الشان گروہ آپس میں لڑیں اور ان میں بہت سخت لڑائی ہو گی، دعویٰ ان دونوں کا ایک ہی ہو گا اور یہاں تک کہ تیس کے قریب دجال جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک ان میں سے یہ کہے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہو گی اور وقت (یعنی دور ایک دوسرے سے)

قریب ہو گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور خونریزی کی کثرت ہو گی اور مال کی تم میں اس قدر کثرت ہو گی کہ جیسے بہہ رہا ہو گا یہاں تک کہ مال والا یہ چاہے گا کہ کوئی اس کے صدقہ کو قبول کرے اور جب کسی کے سامنے اسے پیش کرے گا تو وہ کہے گا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اور (قیامت قائم نہیں ہو گی) یہاں تک کہ لوگ لمبی لمبی عمارتوں کے بنانے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے اور یہاں تک کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش! میں اس کی جگہ (قبر میں) ہوتا۔لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبٌ مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَحَتَّى يُقْبَضَ العِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلاَزِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الهَرْجُ: وَهُوَ القَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ المَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لاَ أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي البُنْيَانِ، وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ۔(بخاری:7121)

مکہ مکرمہ کی عمارتیں پہاڑوں سے بھی بلند ہو جائیں گی:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم دیکھو کہ مکۃ المکرمہ کا پیٹ چیر کر نہروں جیسی چیزیں بنادی گئی ہیں اور مکہ کی عمارتیں پہاڑوں کی چوٹیوں کے برابر اونچی ہو گئی ہیں تو سمجھ لو کہ معاملہ تمہارے سر پر آ چکا ہے اس لئے سنبھل کر رہو۔فَإِذَا رَأَيْتَ مَكَّةَ قَدْ بَعَجَتْ كَظَائِمَ وَرَأَيْتَ الْبِنَاءَ يَعْلُو رُءُوسَ الْجِبَالِ فَاعْلَمْ أَنَّ الْأَمْرَ قَدْ أَظَلَّكَ۔(ابن ابی شیبہ:37232)

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

”یہ حدیث صدیوں سے حدیث کی کتابوں میں نقل ہوتی آ رہی ہے لیکن اس کو پڑھنے والے یہ بات پوری طرح نہیں سمجھ سکتے تھے کہ مکہ مکرمہ کے پیٹ چیرنے کا کیا مطلب ہے اور اس کا پیٹ چیر کر نہروں جیسی چیزیں کیسے بنادی جائیں گی لیکن آج جس شخص کو بھی مکہ مکرمہ کی زیارت کا موقع ملا ہے وہ دیکھ سکتا ہے کہ مکہ مکرمہ میں واقع کتنے پہاڑوں اور چٹانوں کے پیٹ چیر کر زمین دوز راستے اور سرنگیں بنادی گئی ہیں، آج مکہ مکرمہ کے شہر میں ان سرنگوں کا جال بچھا ہوا نظر آتا ہے اور ان میں

نہروں کی طرح شفاف سڑکوں پر کس طرح ٹریفک رواں دواں ہے اس کے علاوہ مکہ مکرمہ کی عمارتیں نہ صرف پہاڑ کی چوٹیوں کے برابر ہوگئی ہیں بلکہ بعض جگہ ان سے بھی اونچی چلی گئی ہیں"۔(اِصلاحی خطبات:7/233تا235،ملخصًا)

مساجد صرف ظاہری طور پر آباد ہوں گی:

یعنی مساجد جو اِسلام کا مرکز اور رشد و ہدایت کا مرکز ہیں اُن کی روح "رُشد و ہدایت" نکل جائے گی اور صرف مسجدوں میں بظاہر دیکھنے میں اِسلام کا معمولی سا نقشہ نظر آئے گا۔

عنقریب لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف کے نقوش باقی رہ جائیں گے۔ ان کی مسجدیں (بظاہر تو) آباد ہوں گی مگر حقیقت میں ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے۔ انہیں سے (ظالموں کی حمایت و مدد کی وجہ سے) دین میں فتنہ پیدا ہوگا اور انہیں میں لوٹ آئے گا(یعنی انہیں پر ظالم)مسلط کردیئے جائیں گے۔يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ۔(مشکوۃ:276)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے: تمہاری مساجد اُس دن (ظاہری طور پر) آباد ہوں گی اور تمہارے قلوب اور بدن خواہشات(کے پیچھے چلنے کی) وجہ سے خراب ہوچکے ہوں گے۔مَسَاجِدُكُمْ يَوْمَئِذٍ عَامِرَةٌ،وَقُلُوبُكُمْ وَأَبْدَانُكُمْ مُخَرَّبَةٌ مِنَ الْهوى۔(شعب الایمان:1765)

مساجد کو راستہ بنالیا جائے گا:

یہاں تک کہ مسجد سے گزرتے ہوئے دو رکعت نماز تک نہیں پڑھی جائے گی۔:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسجدوں کو راستہ بنالیا جائے گا،لوگ صرف جان پہچان کے لوگوں کو سلام کریں گے، عورت اور اُس کا شوہر دونوں تجارت کرنے لگیں گے، گھوڑے(سواریاں)اور عورتیں(یعنی اُن کا مہر)بہت گراں(زیادہ) ہوجائے گا، پھر سستا ہوجائے گا اور پھر قیامت تک مہنگا نہیں ہوگا۔إِنَّهُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى

تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَحَتَّى يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْمَعْرِفَةِ، وَحَتَّى تَتْجَرَ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا، وَحَتَّى تَغْلُو الْخَيْلُ وَالنِّسَاءُ، ثُمَّ تَرْخُصَ فَلَا تَغْلُو إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔(مستدرکِ حاکم:8379)مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ، أَوْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا۔(ابن ابی شیبہ: 3420)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے انسان مسجد میں سے گزرے گا، اُس میں دو رکعت بھی نہیں پڑھے گا، انسان صرف اپنی جان پہچان کے لوگوں کو سلام کرے گا، اور بچہ بوڑھے اور معمّر شخص کو قاصد بنا کر بھیجے گا۔ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَأَنْ لَا يُسَلِّمَ الرَّجُلُ إِلَّا عَلَى مَنْ يَعْرِفُ، وَأَنْ يُبْرِدَ الصَّبِيُّ الشَّيْخَ۔(طبرانی اوسط:9489)

بے شک قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ صرف اپنی جان پہچان کے لوگوں کو سلام کریں گے اور یہ کہ انسان مسجد میں داخل ہو کر اُس کے طول و عرض میں چلتا رہے گا لیکن دو رکعت نماز بھی نہ پڑھے گا۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْمَعْرِفَةِ، وَأَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ يَخْرِقُ عَرْضَهَ وَطُولَهُ لَا يُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ۔(المسند للشاشی:400)إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي طُولِ الْمَسْجِدِ، وَعِرْضِهِ لَا يُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ۔(طبرانی کبیر:9488)

مساجد کا مزیّن ہونا:

قربِ قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ مساجد کو مزیّن کیا جائے گا، اور اس پر ایک دوسرے پر فخر کیا جائے گا، بنانے والے اور اُس پر پیسہ خرچ کرنے والے تو بہت ہوں گے، مساجد کی زیب و زینت اور اُس کی آرائش و تزیین پر پانی کی طرح پیسہ بہانے والے لوگوں کی کوئی کمی نہ ہو گی، لیکن اُس کے آباد کرنے والوں کی بہت کمی ہو جائے گی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: جب لوگ اپنی مساجد کو مزیّن کرنے لگیں تو اُن کے اعمال فاسد ہو جائیں گے۔ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا زَيَّنُوا مَسَاجِدَهُمْ فَسَدَتْ أَعْمَالُهُمْ۔(مصنف عبد الرزاق:5140)

ارشادِ نبوی ہے: تمہاری مساجد کو بھی اسی طرح مزیّن کیا جائے گا جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے کلیساؤں اور گرجاگھروں کو مزیّن کیا ہے۔تُزَخْرَفُ مَسَاجِدُكُمْ كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى بِيَعَهَا۔(مصنف عبد الرزاق:5131)

حضرت حوشب طائی فرماتے ہیں: کسی امّت نے اپنے اعمال خراب نہیں کیے مگر اِسی طرح کہ اُنہوں نے اپنی مساجد کو مزیّن کرنا شروع کر دیا ۔مَا أَسَاءَتْ أُمَّةٌ أَعْمَالَهَا إِلَّا زَخْرَفَتْ مَسَاجِدَهَا، وَمَا هَلَكَتْ أُمَّةٌ قَطُّ إِلَّا مِنْ قِبَلِ عُلَمَائِهَا۔(مصنف عبد الرزاق:5133)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے : مجھے مساجد کو مزیّن کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ،قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى۔(ابوداؤد:448)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم اپنے مصحف (قرآن کریم) کو مزیّن اور مساجد کو آراستہ کرنے لگو گے تو سمجھ لو کہ تمہاری ہلاکت آگئی ہے:إِذَا حَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ، وَزَخْرَفْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ۔(مصنف عبد الرزاق:5132)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ مساجد کے بارے میں ایک دوسرے پر فخر کرنے لگیں گے۔لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ۔(ابوداؤد:449)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ مسجدیں بنا کر اُس پر ایک دوسرے سے تفاخر کریں گے اور اُس کو آباد کرنے والے بہت تھوڑے ہوں گے۔لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَبْنُونَ الْمَسَاجِدَ يَتَبَاهَوْنَ بِهَا، وَلَا يَعْمُرُونَهَا إِلَّا قَلِيلًا۔(ابن ابی شیبہ :3146)يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَبَاهَوْنَ بِكَثْرَةِ الْمَسَاجِدِ، لَا يَعْمُرُونَهَا إِلَّا قَلِيلًا۔(طبرانی اوسط:7559)

مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جب میری امت میں پندرہ خصلتیں آجائیں گی تو ان پر مصیبتیں نازل ہوں گی ،عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :جب مال غنیمت ذاتی دولت بن جائے گی ،امانت کو لوگ مال غنیمت سمجھنے لگیں گے،زکوۃ کو جرمانہ سمجھا جائے گا،شوہر بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرے گا،دوستوں کے ساتھ بھلائی اور

باپ کے ساتھ ظلم وزیادتی کرے گا، مسجد میں لوگ زور زور سے باتیں کریں گے، ذلیل قسم کے لوگ حکمران بن جائیں گے، کسی شخص کی عزت اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے جائے گی، شراب پی جائے گی، ریشمی کپڑا پہنا جائے گا، گانے بجانے والی لڑکیاں اور گانے کا سامان (موسیقی کے آلات) گھروں میں رکھے جائیں گے اور امت کے آخری لوگ پہلوں پر لعن طعن کریں گے پس اس وقت لوگ عذابوں کے منتظر رہیں یا تو سرخ آندھی یا زمین میں دھنسنے اور چہرے مسخ ہو جانے والا عذاب آئے گا۔ایک اور روایت میں ہے کہ: پھر وہ لوگ سرخ آندھی زلزلے، زمین میں دھنسنے، چہرے کے بدلنے اور آسمان سے پتھر برسنے کے عذابو ں کا انتظار کریں، اس وقت نشانیاں اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی پرانی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور پے در پے گرنے لگیں ۔إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا البَلَاءُ، فَقِيلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِذَا كَانَ المَغْنَمُ دُوَلًا، وَالأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَبَرَّ صَدِيقَهُ، وَجَفَا أَبَاهُ، وَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ فِي المَسَاجِدِ، وَكَانَ زَعِيمُ القَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَشُرِبَتِ الخُمُورُ، وَلُبِسَ الحَرِيرُ، وَاتُّخِذَتِ القَيْنَاتُ وَالمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا۔(ترمذی:2211)فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ، وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ۔(ترمذی:2211)

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ مساجد میں فاسق و فاجر کی آواز بلند ہو جائے گی، بارش ہو گی لیکن غلّہ اناج نہ اُگے گا، مسجد کو راستہ بنالیا جائے گا، اور زانیوں کی اولاد کی کثرت ہو گی ۔مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ عُلُوُّ صَوْتِ الْفَاسِقِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَمَطَرٌ وَلَا نَبَاتٌ، وَأَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَأَنْ تَظْهَرَ أَوْلَادُ الزُّنَاةِ۔(مصنف عبد الرزاق:5138)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو مسجدوں میں حلقے بنا بنا کر بیٹھیں گے، اُن کا امام و مقتدیٰ دنیا ہو گا(یعنی اُن کا موضوعِ سخن دنیا ہو گا)اُن کے ساتھ مت بیٹھنا اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی کوئی حاجت نہیں۔سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَجْلِسُونَ فِي الْمَسَاجِدِ حِلَقًا حِلَقًا، إِمَامُهُمُ الدُّنْيَا، فَلَا تُجَالِسُوهُمْ؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ۔(طبرانی کبیر:10452)

ایک اَعرابی نے نبی کریم ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن اُس کی علامات یہ ہیں: بازاروں کا قریب قریب ہوجانا، بارش ہونے کے باوجود پیداوار کا نہ ہونا، غیبت کا پھیل جانا، زنا سے پیدا ہونے والی اولاد کا پھیل جانا، مالدار کی تعظیم و عزت کرنا، مساجد میں فاسقوں اور فاجروں کا آوازیں بلند کرنا، گناہ گاروں کا نیکوکاروں پر غالب آجانا۔ پس جس نے یہ زمانہ پالیا تو اُسے چاہیئے کہ اپنے دین کو چپکے سے لے کر کہیں چھپ جائے اور اپنے گھر کا ٹاٹ بن جائے۔مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلَكِنَّ أَشْرَاطَهَا تَقَارُبُ الْأَسْوَاقِ، وَمَطَرٌ وَلَا نَبَاتَ، وَظُهُورُ الْغِيبَةِ، وَظُهُورُ أَوْلَادِ الْغَيَّةِ، وَالتَّعْظِيمُ لِرَبِّ الْمَالِ، وَعُلُوُّ أَصْوَاتِ الْفُسَّاقِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَظُهُورُ أَهْلِ الْمُنْكَرِ عَلَى أَهْلِ الْمَعْرُوفِ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَرُغْ بِدِينِهِ، وَلْيَكُنْ حِلْسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِهِ۔(الفتن لنعیم:1796)

صرف جان پہچان کے لوگوں کو سلام کیا جائے گا:

قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مساجد کو راستہ بنالیا جائے گا، انسان صرف جان پہچان کے لوگوں کو سلام کرے گا ۔إِنَّهُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا،وَحَتَّى يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْمَعْرِفَةِ۔(مستدرک:8379)

قیامت کے قریب صرف خاص خاص لوگوں کو سلام کیا جائے گا۔إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ۔(مستدرک حاکم:8378) مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَأَنْ لَا يُسَلِّمَ الرَّجُلُ إِلَّا عَلَى مَنْ يَعْرِفُ، وَأَنْ يُبْرِدَ الصَّبِيُّ الشَّيْخَ۔(طبرانی اوسط:9489)

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ سلام صرف معرفت اور پہچان کے لوگوں کو کیا جانے لگے گا۔مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا كَانَتِ التَّحِيَّةُ عَلَى الْمَعْرِفَةِ۔(طبرانی کبیر:9491)

مرد و عورت دونوں کمائیں گے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ مسجدوں کو راستہ بنالیا جائے گا، لوگ صرف جان پہچان کے لوگوں کو سلام کریں گے، عورت اور اُس کا شوہر دونوں تجارت کرنے لگیں گے۔إِنَّهُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَحَتَّى يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْمَعْرِفَةِ، وَحَتَّى تَتْجَرَ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا۔(مستدرکِ حاکم:8379)

بے شک قیامت کے قریب صرف خاص خاص لوگوں کو سلام کیا جائے گا، تجارت پھیل جائے گی یہاں تک کہ عورت اپنے شوہر کی تجارت میں معاون و مدد گار بن جائے گی۔إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ۔(مستدرکِ حاکم: 8378)

تجارت بہت پھیل جائے گی:

بے شک قیامت کے قریب صرف خاص خاص لوگوں کو سلام کیا جائے گا، تجارت پھیل جائے گی یہاں تک کہ عورت اپنے شوہر کی تجارت میں معاون و مدد گار بن جائے گی، یہاں تک کہ انسان اپنے مال کو لے کر زمین کے اطراف (کناروں) میں چکر لگا آئے گا اور کہے گا کہ مجھے کوئی نفع نہیں ہوا۔إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَحَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِمَالِهِ إِلَى أَطْرَافِ الْأَرْضِ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: لَمْ أَرْبَحْ شَيْئًا۔(مستدرکِ حاکم: 8378)

بچوں کا بوڑھوں کو قاصد بنانا:

چھوٹا سا بچہ بوڑھے شخص کو قاصد بنا کر مشرق سے مغرب تک بھیجے گا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَمُرَّ الْمَارُّ بِمَسْجِدٍ فَلَا يَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَأَنْ يَبْعَثَ الصَّبِيُّ مِنَ الصِّبْيَانِ الشَّيْخَ بَرِيدًا بَيْنَ الْأُفُقَيْنِ، وَأَنْ يَكُونَ السَّلَامُ لِلْمَعْرِفَةِ، وَأَنْ يَكُونَ رُعَاةُ الْغَنَمِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ فِي بُيُوتِ الْمَدَرِ۔(مصنف عبد الرزاق:5140) وَأَنْ يُبْرِدَ الصَّبِيُّ الشَّيْخَ۔(طبرانی اوسط:9489)عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَعْرَابِيٌّ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَضَحِكَ فَقَالَ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ السَّلَامُ عَلَى الْمَعْرِفَةِ، وَإِنَّ هَذَا عَرَفَنِي مِنْ بَيْنِكُمْ فَسَلَّمَ

عَلَيَّ، وَحَتَّى تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا فَلَا يُسْجَدُ لِلّٰهِ فِيهَا، وَحَتَّى يَبْعَثَ الْغُلَامُ الشَّيْخَ بَرِيدًا بَيْنَ الْأُفُقَيْنِ، وَحَتَّى يَبْلُغَ التَّاجِرُ بَيْنَ الْأُفُقَيْنِ فَلَا يَجِدُ رِبْحًا۔(طبرانی کبیر: 9490)

علماءِ سوء کی کثرت ہوگی:

عنقریب لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف کے نقوش باقی رہ جائیں گے۔ان کی مسجدیں (بظاہر تو) آباد ہوں گی مگر حقیقت میں ہدایت سے خالی ہوں گی۔ان کے علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے۔انہیں سے (ظالموں کی حمایت و مدد کی وجہ سے) دین میں فتنہ پیدا ہوگا اور انہیں میں لوٹ آئے گا (یعنی انہیں پر ظالم) مسلط کر دیئے جائیں گے۔يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ۔(مشکوۃ:276)عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدَهُمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ۔(شعب الایمان:1763)شَرُّ مَنْ تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ فُقَهَاؤُكُمْ، مِنْهُمْ تَبْدَأُ الْفِتْنَةُ، وَفِيهِمْ تَعُودُ۔(شعب الایمان:1765، قولِ علی)

حضرت حوشب طائی فرماتے ہیں: کسی امّت نے اپنے اعمال خراب نہیں کیے مگر اِسی طرح کہ اُنہوں نے اپنی مساجد کو مزیّن کرنا شروع کر دیا اور کوئی امّت ہلاک نہیں ہوئی مگر اپنے علماء کی وجہ سے (جنہوں نے لوگوں کی دینی رہنمائی کے بجائے لوگوں کو دین سے برگشتہ کر دیا)۔مَا أَسَاءَتْ أُمَّةٌ أَعْمَالَهَا إِلَّا زَخْرَفَتْ مَسَاجِدَهَا، وَمَا هَلَكَتْ أُمَّةٌ قَطُّ إِلَّا مِنْ قِبَلِ عُلَمَائِهَا۔(مصنف عبد الرزاق:5133)

دیلمی میں حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے منقول ہے کہ قیامت کے قریب تمہارے منبروں کے خطباء بہت زیادہ ہو جائیں گے، تمہارے علماء حکمرانوں کی جانب مائل ہو جائیں گے، اُن حکمرانوں کی پسند کے مطابق حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے لگیں گے، تمہارے علماء اِس لئے علم حاصل کریں گے تاکہ تمہارے دراہم و دنانیر کو اپنے لئے حلال (حاصل) کریں، اور تم لوگ قرآن کریم کو تجارت (کا ذریعہ) بنالوگے۔من اقتراب الساعة إذا كثر خطباء منابركم وركن علماؤكم إلى

ولاتكم فأحلوا لهم الحرام وحرموا عليهم الحلال فأ توهم بما يشتهون، وتعلم علماؤكم ليحلوا به دنانيركم ودراهمكم، واتخذتم القرآن تجارة۔(کنز العمال:38563)

لوگ بخیل ہو جائیں گے:

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: زمانہ قریب قریب (وقت تنگ) ہو جائے گا، علم گھٹ جائے گا، کنجوسی ڈال دی جائے گی، فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور ھرج یعنی قتل و غارتگری بکثرت ہو جائے گی۔يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ۔(ابن ماجہ:4052)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ بے حیائی اور بخل ظاہر ہو جائے گا، امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا، معزز لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور گرے پڑے لوگ غالب آجائیں گے۔«وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالْبُخْلُ، وَيُخَوَّنُ الْأَمِينُ وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ، وَيَهْلِكُ الْوُعُولُ، وَيَظْهَرُ التُّحُوتُ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوُعُولُ وَمَا التُّحُوتُ؟ قَالَ:«الْوُعُولُ وُجُوهُ النَّاسِ وَأَشْرَافُهُمْ، وَالتُّحُوتُ الَّذِينَ كَانُوا تَحْتَ أَقْدَامِ النَّاسِ لَا يُعْلَمُ بِهِمْ»۔(مستدرکِ حاکم:8644)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: معاملہ (دنیا) میں شدت بڑھتی ہی جائے گی اور دنیا میں ادبار (افلاس اخلاق رذیلہ) بڑھتا ہی جائے گا لوگ بخیل سے بخیل تر ہوتے جائیں گے اور قیامت انسانیت کے بدترین افراد پر قائم ہو گی اور (قرب قیامت حضرت مہدی کے بعد) کامل ہدایت یافتہ شخص صرف حضرت عیسیٰ بن مریم ہوں گے۔لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا، وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ، وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ۔(ابن ماجہ:4039)

بے شک قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ بخل اور بے حیائی ظاہر ہو جائے گی، امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا، ایسے کپڑے ظاہر ہوں گے جس کو عورتیں پہنیں گی اور پہن کر بھی ننگی ہوں گی، معزز لوگ گرے پڑے

لوگوں پر غالب آجائیں گے ۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَظْهَرَ الشُّحُّ، وَالْفُحْشُ، وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ الْأَمِينُ، وَيَظْهَرُ ثِيَابٌ يَلْبَسُهَا نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، وَيَعْلُو التُّحوتُ الْوُعُولَ»۔(طبرانی اوسط:748)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: عنقریب میری امّت کو پچھلی امّتوں کی بیماریاں لگیں گی، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ وہ کون سی بیماریاں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تکبّر، اترانا، ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنا(یعنی قطع تعلّق کرنا)، دنیا میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا، ایک دوسرے سے بغض رکھنا، بخیل ہونا، یہاں تک کہ ظلم وفساد بھی پیدا ہو جائے گا اُس کے بعد ھرج یعنی قتل وقتال شروع ہو جائے گا۔سَيُصِيبُ أُمَّتِي دَاءُ الْأُمَمِ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا دَاءُ الْأُمَمِ؟ قَالَ: «الْأَشَرُ، وَالْبَطَرُ، وَالتَّدَابُرُ، وَالتَّنَافُسُ فِي الدُّنْيَا، وَالتَّبَاغُضُ، وَالْبُخْلُ، حَتَّى يَكُونَ الْبَغِيُّ، ثُمَّ يَكُونَ الْهَرْجُ۔(طبرانی اوسط:9016)

عن عمرو بن شعیب عن أبیہ عن جدّہ کی سند سے مرفوعاً منقول ہے کہ اِس امّت کے اوّلیں طبقہ کی صلاح و درستگی زھد یعنی ترکِ دنیا سے اور یقین(کامل)سے ہوئی تھی اور اِس امّت کے آخری حصہ کی ہلاکت بخل اور امیدیں وابستہ کرنے سے ہوگی۔صَلَاحُ أَوَّلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالزَّهَادَةِ وَالْيَقِينِ، وهَلَاكُهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ۔(طبرانی اوسط:7650)

قطع رحمی عام ہو جائے گی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کے قریب صرف خاص خاص لوگوں کو سلام کرنا باقی رہ جائے گا، تجارت پھیل جائے گی یہاں تک کہ عورت بھی تجارت میں اپنے شوہر کی مدد کرے گی، قطع رحمی عام ہو جائے گی.....الخ۔بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: تَسْلِيمُ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَفُشُوُّ الْقَلَمِ، وَظُهُورُ الشَّهَادَةِ بِالزُّورِ، وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ۔(الادب المفرد:1049)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ دین بے شک تام ہو چکا ہے اور اب یہ رو بہ تنزّل ہے یعنی نقصان کی طرف جارہا ہے، اور اس کے ختم ہو جانے کی علامت یہ ہے کہ قطع رحمی کی جائے گی، مال کو ناحق چھینا جائے گا، خون بہایا جائے گا ،اہلِ قرابت اپنی قرابت داری کا شکوہ کرتے ہوں گے جو اُن کی جانب نہیں لوٹے گی، سوالی(مانگنے والا)پورے ہفتے مانگتا

پھرے گا اور اُس کے ہاتھ میں کچھ نہیں رکھا جائے گا۔ وَإِنَّ هَذَا الدِّينَ قَدْ تَمَّ ، وَإِنَّهُ صَائِرٌ إِلَى نُقْصَانٍ ،وَإِنَّ أَمَارَةَ ذَلِكَ أَنْ تَنْقَطِعَ الْأَرْحَامُ ، وَيُؤْخَذَ الْمَالُ بِغَيْرِ حَقِّهِ ، وَتُسْفَكَ الدِّمَاءُ وَيَشْتَكِي ذُو الْقَرَابَةِ قَرَابَتَهُ لَا يَعُودُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ ، وَيَطُوفُ السَّائِلُ بَيْنَ جُمُعَتَيْنِ لَا يُوضَعُ فِي يَدِهِ شَيْءٌ ۔(ابن ابی شیبہ:37337)

قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، پڑوسی بُرے ہو جائیں گے، قطع رحمی عام ہو جائے گی اور امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَسُوءُ الْجِوَارِ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ، وَيُخَوَّنَ الْأَمِينُ، وَيُؤَمَّنَ الْخَائِنُ۔(الکنیٰ والاسماء للدولابی:1970)

والدین کی نافرمانی کی جائے گی:

نبی کریم ﷺ نے قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب باندی اپنے مالک کو جنے گی، محدّثین کے ایک قول کے مطابق اِس سے مراد والدَین کی نافرمانی ہے، گویا والدین اولاد کے لئے غلام اور لونڈی کی حیثیت رکھیں گے اور اُن کے ساتھ غلاموں اور باندیوں والا سلوک کیا جائے گا۔ العیاذ باللہ۔ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ۔(مسلم:8)(فتح الباری:1/122)(صحیح أشراط الساعۃ:1/39)

پڑوسیوں کا بُرا ہونا عام ہو جائے گا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: بے شک اللہ تعالیٰ (بول چال اور افعال میں) بے حیائی اور بتکلّف بے حیاء بننے کو ناپسند کرتے ہیں، قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار کہا جائے گا، اور یہاں تک کہ بے حیائی پھیل جائے گی، قطع رحمی اور بُرے پڑوسی کا ہونا عام ہو جائے گا۔ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُخَوَّنَ الْأَمِينُ، وَيُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ، حَتَّى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ، وَقَطِيعَةُ الْأَرْحَامِ، وَسُوءُ الْجِوَارِ۔(مسند احمد:6872)

قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، پڑوسی بُرے ہو جائیں گے، قطع رحمی عام ہو جائے گی اور امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَسُوءُ الْجِوَارِ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ، وَيُخَوَّنَ الْأَمِينُ، وَيُؤَمَّنَ الْخَائِنُ۔(الکنیٰ والاسماء للدولابی:1970)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ بے حیائی، بداخلاقی اور بُرا پڑوسی ہونا بہت عام ہو جائے گا۔مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْفُحْشُ، وَالتَّفَحُّشُ، وَسُوءُ الْخُلُقِ، وَسُوءُ الْجِوَارِ۔(ابن ابی شیبہ:37548)

جھوٹی گواہی:

سچی گواہی چھپائی جائے گی اور جھوٹی گواہی عام ہو جائے گی۔بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: تَسْلِيمُ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَفُشُوُّ الْقَلَمِ، وَظُهُورُ الشَّهَادَةِ بِالزُّورِ، وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ۔(الادب المفرد:1049)

غیبت عام ہو جائے گی:

ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن اُس کی علامات یہ ہیں: بازاروں کا قریب قریب ہو جانا، بارش ہونے کے باوجود پیداوار کا نہ ہونا، غیبت کا پھیل جانا، زنا سے پیدا ہونے والی اولاد کا پھیل جانا، مالدار کی تعظیم و عزت کرنا، مساجد میں فاسقوں اور فاجروں کا آوازیں بلند کرنا، گناہ گاروں کا نیکوکاروں پر غالب آجانا۔ پس جس نے یہ زمانہ پالیا تو اُسے چاہیئے کہ اپنے دین کو چپکے سے لے کر کہیں چھپ جائے اور اپنے گھر کا ٹاٹ بن جائے۔مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلَكِنَّ أَشْرَاطَهَا تَقَارُبُ الْأَسْوَاقِ، وَمَطَرٌ وَلَا نَبَاتَ، وَظُهُورُ الْغِيبَةِ، وَظُهُورُ أَوْلَادِ الْغَيَّةِ، وَالتَّعْظِيمُ لِرَبِّ الْمَالِ، وَعُلُوُّ أَصْوَاتِ الْفُسَّاقِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَظُهُورُ أَهْلِ الْمُنْكَرِ عَلَى أَهْلِ الْمَعْرُوفِ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَرُغْ بِدِينِهِ، وَلْيَكُنْ حِلْسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِهِ۔(الفتن لنعیم:1796)

ناپ تول میں کمی کی جائے گی:

قربِ قیامت میں ناپ تول میں کمی عام ہو جائے گی۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جب (قیامت کا) زمانہ قریب ہو جائے گا تو سبز رنگ کی چادریں کثیر ہو جائیں گی ("الطَّيَالِسَة" کا ترجمہ سبز چادریں۔ مصباح اللغات)، تجارت کثرت سے کی جائے گی، مال بڑھ جائے گا، مالدار کی اُس کے مال کی وجہ سے عزت کی جائے گی، بے حیائی بہت زیادہ ہو جائے گی، بچوں (نااہل بے وقوفوں) کی حکومت ہوگی، فسادات بہت کثرت سے ہوں گے، حاکم ظلم و ستم کرنے لگے گا، ناپ تول میں کمی کی جائے گی، کتے کے چھوٹے سے بچے کو پالنا انسان کا بچہ پالنے سے زیادہ محبوب ہو جائے گا، بڑے کی تعظیم اور چھوٹے پر شفقت نہ کی جائے گی، زنا سے پیدا ہونے والے بچوں کی کثرت ہو جائے گی، یہاں تک کہ بیچ سڑک پر مرد عورت سے بدکاری کرے گا، اُن میں سے افضل اُس زمانہ میں وہ ہوگا جو اُن سے یہ کہے گا کہ کم از کم راستہ سے تو ہٹ جاؤ، اُس زمانہ کے لوگ بھیڑیوں کے قلوب (والے جسموں) پر بھیڑ کی کھالیں پہنیں گے (یعنی اُن کے جسموں پر تو اون کا لباس ہوگا لیکن دل بھیڑیوں کی طرح سخت خونخوار ہوں گے) اُن میں افضل وہ ہوگا جو اُس وقت مداہن ہوگا۔ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ كَثُرَ لُبْسُ الطَّيَالِسَةِ، وَكَثُرَتِ التِّجَارَةُ، وَكَثُرَ الْمَالُ، وَعُظِّمَ رَبُّ الْمَالِ لِمَالِهِ، وَكَثُرَتِ الْفَاحِشَةُ، وَكَانَتْ إِمْرَةُ الصِّبْيَانِ، وَكَثُرَ الْفَسَادُ، وَجَارَ السُّلْطَانُ، وَطُفِّفَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ، وَيُرَبِّي الرَّجُلُ جِرْوَ كَلْبٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُرَبِّي وَلَدًا، وَلَا يُوَقَّرُ كَبِيرٌ، وَلَا يُرْحَمُ صَغِيرٌ، وَيَكْثُرُ أَوْلَادُ الزِّنَا، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْشَى الْمَرْأَةَ عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ، فَيَقُولُ أَمْثَلُهُمْ فِي ذَاكُمُ الزَّمَانِ: لَوِ اعْتَزَلْتُمْ عَنِ الطَّرِيقِ، يَلْبَسُونَ جُلُودَ الضَّأْنِ عَلَى قُلُوبِ الذِّئَابِ، أَمْثَلُهُمْ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ الْمُدَاهِنُ۔ (طبرانی اوسط:4860) (طبرانی کبیر: 5465)

عورتوں کے مہر بہت زیادہ رکھے جائیں گے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مساجد کو راستہ بنالیا جائے گا، انسان صرف معرفت اور پہچان کے لوگوں سلام کرے گا، مرد اور اُس کی بیوی دونوں اکٹھے تجارت کریں گے، عورتوں کا مہر اور گھوڑوں (سواریوں) کی قیمت بہت زیادہ ہو جائے گی اُس کے بعد سستی ہو جائے گی اور پھر قیامت تک زیادہ نہیں ہوگی۔ إِنَّ

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا وَأَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْمَعْرِفَةِ وَأَنْ يَتَّجِرَ الرَّجُلُ وَامْرَأَتُهُ جَمِيعًا وَأَنْ تَغْلُوَ مُهُورُ النِّسَاءِ، وَالْخَيْلُ، ثُمَّ تَرْخُصَ فَلَا تَغْلُو إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔(مسند ابو داؤد الطیالسی:393)

میراث تقسیم نہیں کی جائے گی:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میراث تقسیم نہیں ہوگی۔ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ، حَتَّى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ۔(مسلم:2899)

لوگ جانوروں کی طرح کھائیں گے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: عنقریب کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو اپنی زبانوں سے گائے کی طرح کھائیں گے۔سَيَكُونُ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرُ مِنَ الأَرْضِ۔(مسند احمد:1517)

اِس حدیث کا مطلب یہ ذکر کیا گیا ہے:

1. جانور کی طرح رطب و یابس یعنی حلال و حرام سب کھاجائیں گے، حلال و حرام میں کوئی فرق نہ رہے گا۔
2. لوگ جانور کی طرح اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر کھانے پر قادر نہ ہوں گے۔(شرح الطیبی:10/3106)

حکمران نااہل ہوں گے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دنیا کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت وہ ہوگا جو کمینہ ابنِ کمینہ ہوگا(یعنی خاندانی اور نسلی طور پر کمینگی کے حامل اور دین بیزار لوگ مال اور منصب کے مستحق قرار پائے جانے لگیں گے)۔لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ۔(ترمذی:2209)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ہر قبیلہ کا سردار اُس کے منافق ہوجائیں گے۔لَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يَسُودَ كُلَّ قَبِيلَةٍ مُنَافِقُوهَا۔(طبرانی کبیر:9771)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اپنے امام (حکمران) کو قتل کرو اور اپنی تلواروں سے باہم لڑو اور تمہارے بدترین لوگ تمہاری دنیا (حکومت) کے وارث ہوں گے۔وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ، وَيَرِثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ۔(ترمذی:2170)

ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب معاملہ نااہلوں کے سپرد کردیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ إِذَا وُسِّدَ الأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔(بخاری:59)

حضرت جبریل علیہ السلام کے قیامت کے سوال میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے قیامت کے متعلق پوچھا گیا ہے اسے پوچھنے والے سے زیادہ علم نہیں، البتہ میں تمہیں قیامت کی کچھ علامات اور نشانیاں بتا دیتا ہوں جب باندی اپنے مالک کو جنے (بیٹی ماں کے ساتھ باندیوں کا سلوک کرے) تو یہ قیامت کی ایک نشانی ہے اور جب ننگے پاؤں ننگے بدن والے (گنوار اور مفلس) لوگوں کے حکمران بن جائیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے اور جب بکریاں چرانے والے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر عمارتیں بلند کرنے لگیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے۔وَلَكِنْ سَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا، إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبُنْيَانِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا۔(ابن ماجہ:4044)

نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں بے وقوفوں کی حکومت سے پناہ میں رکھے ،حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ بے وقوفوں کی حکومت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد کچھ ایسے حکمران ہوں گے جو میرے طریقے اور سنت کی پیروی نہیں کریں گے، پس جو لوگ اُن کے جھوٹ کی تصدیق اور اُن کے ظلم پر اُن کا تعاون کریں گے وہ مجھ سے نہیں اور میں اُن سے نہیں ہوں (یعنی اُن سے میرا کوئی تعلّق نہیں) وہ لوگ (کل قیامت کے دن) میرے پاس حوض پر نہ آئیں، اور جو لوگ اُن کے جھوٹ کی تصدیق اور اُن کے ظلم پر اُن کا تعاون نہ کریں تو وہ مجھ سے اور میں اُن سے ہوں۔أَعَاذَكَ اللهُ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ، قَالَ: وَمَا إِمَارَةُ السُّفَهَاءِ؟، قَالَ: أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي، لَا يَقْتَدُونَ بِهَدْيِي، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ،

فَأُولَئِكَ لَيْسُوا مِنِّي، وَلَسْتُ مِنْهُمْ، وَلَا يَرِدُوا عَلَيَّ حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ۔(مسند احمد:14441)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے اوپر ایسے (ناعاقبت اندیش و نااہل) حکمران مسلّط ہوں گے جو تمہیں عذاب دیں گے اور اللہ تعالیٰ اُنہیں عذاب دے گا۔يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُعَذِّبُونَكُمْ وَيُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ۔(مستدرکِ حاکم:8539)

حکمرانوں کے مقرّبین بھی نااہل ہوں گے:

صرف حکمران اور بادشاہ ہی نہیں بلکہ اُن کے مقرّبین اور وزراء بھی زمانے کے بدترین لوگ ہوں گے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد اِس بارے میں بہت واضح ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں پر ضرور ایسے بے وقوف حکمران مقرر ہوں گے جو لوگوں میں سے بدترین لوگوں کو اپنا مقرّب بنائیں گے، پس جو تم میں سے اس کو پائے اُسے چاہیئے کہ (ایسے حکمران کی حکومت میں کہیں کا بھی) سردار، پولیس، خراج و عشر وغیرہ وصول کرنے والا اور منشی کچھ نہ بنے (غرض کسی قسم کی ذمہ داری کو قبول نہ کرے)۔لَيَأْتِيَنَّ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُقَرِّبُونَ شِرَارَ النَّاسِ، وَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِيتِهَا، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلَا يَكُونَنَّ عَرِيفًا، وَلَا شُرْطِيًّا، وَلَا جَابِيًا، وَلَا خَازِنًا۔(صحیح ابن حبان :4586) لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ سُفَهَاءُ يُقَدِّمُونَ شِرَارَ النَّاسِ، وَيَظْهَرُونَ بِخِيَارِهِمْ۔(مسند ابی یعلیٰ موصلی:1115)لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ سُفَهَاءُ يُقَدِّمُونَ شِرَارَ النَّاسِ وَيُؤَخِّرُونَ خِيَارَهُمْ۔(المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية: 2170)

حکمران ظالم ہوجائیں گے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: مجھے اپنی امّت کے بارے میں آخری زمانے میں تین چیزوں کا بہت خوف ہے: ایک یہ ستاروں پر ایمان لانا (کہ اُن کو اپنے نفع نقصان اور خیر و شر میں مؤثر سمجھا جائے گا) دوسرا تقدیر کو جھٹلانا اور تیسرا بادشاہوں کا ظلم و ستم۔إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُهُ عَلَى أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ ثَلَاثًا: إِيمَانًا بِالنُّجُومِ ، وَتَكْذِيبًا بِالْقَدَرِ ، وَحَيْفَ السُّلْطَانِ۔(السنن الواردۃ فی الفتن للدانی:282)(سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ:3/118)

دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکلے گا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: عنقریب دریائے فرات سونے کا خزانہ چھوڑ کر پیچھے ہٹ جائے گا، پس جو اُس وقت حاضر ہو اُسے چاہیئے کہ اُس میں سے کچھ نہ لے۔ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔(مسلم:4/2219)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ دریائے فرات میں سے سونے کا پہاڑ نہ نکلے اور لوگ اس پر باہم قتل و قتال کریں گے، چنانچہ ہر دس میں سے نو مارے جائیں گے، مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ ہر سو میں سے ننانوے مارے جائیں گے، اُن میں سے ہر ایک کو یہی امید ہو گی کہ شاید میں ہی وہ نجات پانے والا بن جاؤں۔ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسُرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ تِسْعَةٌ۔(ابن ماجہ: 4046) لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ، تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو۔(مسلم:2894) يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ، فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ: لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ، قَالَ: فَيَقْتَتِلُونَ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ۔(مسلم:2895)

زمین سے خزانے نکلیں گے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: زمین اپنے جگر کے ٹکڑے قیئ کر ڈالے گی، سونے چادی کے ستونوں کی شکل میں یعنی بے حسب خزانے زمین سے نکل آئیں گے، چور آئے گا اور مال دیکھ کر کہے گا: اسی کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹ گیا، قاتل آئے گا اور کہے گا: اِسی کی وجہ سے میں نے قتل کیا، قطع رحمی کرنے والا آئے گا اور کہے گا: اِسی کی وجہ سے میں نے قطع تعلقی اختیار کی ، پھر وہ لوگ اس مال کو چھوڑ کر چلے جائیں گے اس میں سے کچھ نہیں لیں گے۔ تَقِيءُ الأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، قَالَ: فَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ: فِي مِثْلِ هَذَا قُطِعَتْ يَدِي، وَيَجِيءُ القَاتِلُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَتَلْتُ، وَيَجِيءُ القَاطِعُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي، ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا۔(ترمذی:2208) حدیثِ مذکور کی تشریح ملاحظہ کیجئے:(فتح الباری:13/81)

ایک صحابی آئے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چاندی پیش کر کے عرض کیا:" هَذِهِ مِنْ مَعْدِنٍ لَنَا "یہ میری کان کی چاندی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:" سَتَكُونُ مَعَادِنُ يُحْضِرُهَا شِرَارُ النَّاسِ " عنقریب(سونے چاندی اور خزانوں کی)کانیں نکلیں گی جن کو لینے کے لئے لوگوں میں بدترین لوگ حاضر ہوں گے۔(مسند احمد:23645)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:اِس اطاعت اور جماعت کی پیروی کو تھام لو اِس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رسّی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے،اور جماعتِ حقہ کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے تمہیں جو ناگوار باتیں پیش آئیں وہ اُس خوشگوار باتوں سے بہتر ہیں جو تم فرقت(جماعتِ حقہ دور رہنے)میں پسند کروگے۔بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی انتہاء بنائی ہے،اور یہ دین بھی بے شک تام ہوچکا ہے اور اب یہ روبہ تنزّل ہے یعنی نقصان کی طرف جارہا ہے۔اور اس کے ختم ہوجانے کی علامت یہ ہے کہ قطع رحمی کی جائے گی،مال کو ناحق چھینا جائے گا،خون بہایا جائے گا،اہلِ قرابت اپنی قرابت داری کا شکوہ کرتے ہوں گے جو اُن کی جانب نہیں لوٹے گی،سوالی(مانگنے والا)پورے ہفتے مانگتا پھرے گا اور اُس کے ہاتھ میں کچھ نہیں رکھا جائے گا،پس لوگ ابھی اِسی حال میں ہوں گے کہ اچانک زمین سے گائے کی آواز کی مانند آواز آئے گی،ہر شخص یہی سمجھے گا کہ اُسی کی جانب سے آواز آرہی ہے،پھر اسی اثناء میں زمین اپنے جگر کے ٹکڑے سونے چاندی کی شکل میں پھینک ڈالے گی،اُس کے بعد نہ سونا کوئی فائدہ دے گا نہ چاندی۔الْزَمُوا هَذِهِ الطَّاعَةَ وَالْجَمَاعَةَ ، فَإِنَّهُ حَبْلُ اللَّهِ الَّذِي أَمَرَ بِهِ ، وَأَنَّ مَا تَكْرَهُونَ فِي الْجَمَاعَةِ خَيْرٌ مِمَّا تُحِبُّونَ فِي الْفُرْقَةِ ، إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا جَعَلَ لَهُ مُنْتَهًى ، وَإِنَّ هَذَا الدِّينَ قَدْ تَمَّ ، وَإِنَّهُ صَائِرٌ إِلَى نُقْصَانٍ ، وَإِنَّ أَمَارَةَ ذَلِكَ أَنْ تَنْقَطِعَ الْأَرْحَامُ ، وَيُؤْخَذَ الْمَالُ بِغَيْرِ حَقِّهِ ، وَتُسْفَكَ الدِّمَاءُ وَيَشْتَكِي ذُو الْقَرَابَةِ قَرَابَتَهُ لَا يَعُودُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ ، وَيَطُوفُ السَّائِلُ بَيْنَ جُمُعَتَيْنِ لَا يُوضَعُ فِي يَدِهِ شَيْءٌ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ خَارَتِ الْأَرْضُ خُوَارَ الْبَقَرَةِ يَحْسِبُ كُلُّ أُنَاسٍ أَنَّهَا خَارَتْ مِنْ قِبَلِهِمْ ، فَبَيْنَمَا النَّاسُ كَذَلِكَ إِذْ قَذَفَتِ الْأَرْضُ بِأَفْلَاذِ كَبِدِهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، لَا يَنْفَعُ بَعْدُ شَيْءٌ مِنْهُ ذَهَبٌ وَلَا فِضَّةٌ۔(ابن ابی شیبہ:37337)

پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائیں گے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائیں گے اور تم لوگ بڑے بڑے ایسے واقعات و معاملات دیکھوگے جو کبھی تم نے پہلے کبھی نہیں دیکھے ہوں گے۔لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَزُولَ الْجِبَالُ عَنْ أَمَاكِنِهَا، وَتَرَوْنَ الْأُمُورَ الْعِظَامَ الَّتِي لَمْ تَكُونُوا تَرَوْنَهَا۔(طبرانی کبیر:6857)

امّت میں بکثرت اختلافات ہوں گے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: میری اُمت میں اختلاف اور افتراق پھیل جائے گا۔سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ۔(السنن الواردۃ فی الفتن للدانی: 276)

بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹے تھے، میری امّت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی، وہ سب کے سب جہنمی ہوں گے، صرف ایک جماعت جنتی ہوں گی، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:" مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي" یعنی وہ لوگ جو میرے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر ہوں گے۔لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِيْ إسرائيل حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ، وَإِنَّ بَنِيْ إسرائيل تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي۔(ترمذی:2641)

تم میں سے جو میرے بعد رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، (لہٰذا اِس بات کو اپنے پلّو باندھ لو کہ) دین میں نئی نئی پیدا ہونے والی باتوں سے بچنا، اِس لئے کہ وہ گمراہی ہیں، پس اُس زمانے کو جو بھی پائے اُسے چاہیئے کہ میری سنّت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنّت کو اپنے اوپر لازم کرلے، اُسے مضبوطی سے اپنے دانتوں سے تھام لے۔ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ المَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔(ترمذی:2676)

لوگ اَسلاف پر لعنت کریں گے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:اِس امّت کے آخر کے لوگ اوّل کے اَسلاف پر لعنت کریں گے۔ وَيَلْعَنُ آخِرُ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا۔(طبرانی کبیر:7807)

لوگوں کا علمِ نجوم پر یقین ہوگا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:مجھے اپنی امّت کے بارے میں آخری زمانے میں تین چیزوں کا بہت خوف ہے:ایک یہ ستاروں پر ایمان لانا(کہ اُن کو اپنے نفع نقصان اور خیر و شر میں مؤثر سمجھا جائے گا)دوسرا تقدیر کو جھٹلانا اور تیسرا بادشاہوں کا ظلم و ستم۔إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُهُ عَلَى أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ ثَلَاثًا: إِيمَانًا بِالنُّجُومِ ، وَتَكْذِيبًا بِالْقَدَرِ ، وَحَيْفَ السُّلْطَانِ۔(السنن الواردۃ فی الفتن للدانی:282)(سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ:3/118)

پیداوار میں کمی ہوجائے گی:

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ آسمان بارش برسائے گا لیکن زمین غلہ و اناج نہ اُگائے گی۔يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرًا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ۔(مستدرکِ حاکم:8567)لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهَ اللَّهَ، وَحَتَّى تَمُرَّ الْمَرْأَةُ بِقِطْعَةِ النَّعْلِ، فَتَقُولُ: قَدْ كَانَ لِهَذِهِ رَجُلٌ مَرَّةً، وَحَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ قَيِّمُ خَمْسِينَ امْرَأَةً، وَحَتَّى تُمْطِرَ السَّمَاءُ وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ۔(مستدرکِ حاکم:8513)

قحط سالی یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ برسے، قحط سالی تو یہ ہے کہ تم پر خوب بارش برسے لیکن زمین سے کچھ نہ نکلے۔لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا، وَلَكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا، وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا۔(مسلم:2904)

دنیا میں بدترین لوگ رہ جائیں گے:

لوگوں میں سب سے زیادہ بدتر وہ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آجائے گی(یعنی قیامت دنیا کے بدترین لوگوں پر آئے گی)۔مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ۔(بخاری:7066)

مغفرت کی آس پر گناہ کیے جائیں گے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: رات اور دنوں کا یہ سلسلہ ختم نہیں ہو گا (یعنی قیامت نہیں آئے گی) یہاں تک کہ قرآن کریم اِس امّت کے قلوب میں پرانے کپڑے کی طرح پرانا ہو جائے گا اور قرآن کریم کے علاوہ دوسری چیزیں اُن کو زیادہ محبوب ہو جائیں گی، اُن کا سارا کا سارا معاملہ لالچ اور حرص پر مبنی ہو جائے گا، اُنہیں اللہ تعالیٰ کا کوئی خوف نہ ہو گا، اگر اللہ تعالیٰ کے کسی حق میں کوتاہی کریں گے تو اُنہیں اُن کی امیدیں اور آس کمزور کردیں گی (یعنی نیکی کے ارادے اللہ تعالیٰ کے ساتھ امیدوں کی وجہ سے مضمحل ہو جائیں گے) اور اگر اللہ تعالیٰ کے کسی منع کردہ حرام کام کا ارتکاب کریں گے تو یہ کہیں گے کہ اللہ معاف کرنے والا ہے، وہ میرے گناہ سے درگزر کردے گا، وہ لوگ بھیڑیوں کے قلوب (والے جسموں) پر بھیڑ کی کھالیں پہنیں گے (یعنی اُن کے جسموں پر تو اون کا لباس ہو گا لیکن دل بھیڑیوں کی طرح سخت خونخوار ہوں گے) اُن کے افضل لوگ دین کے اندر مداہنت کا شکار ہو جائیں گے، یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کردیں گے۔عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامُ حَتَّى يَخْلَقَ الْقُرْآنُ فِي صُدُورِ أَقْوَامٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَا تَخْلَقُ الثِّيَابُ ، وَيَكُونُ غَيْرُهُ أَعْجَبَ إِلَيْهِمْ ، وَيَكُونُ أَمْرُهُمْ طَمَعًا كُلُّهُ لَا يُخَالِطُهُ خَوْفٌ إِنْ ، قَصَّرَ عَنْ حَقِّ اللَّهِ مَنَّتْهُ نَفْسُهُ الْأَمَانِيَّ ، وَإِنْ تَجَاوَزَ إِلَى مَا نَهَى اللَّهُ قَالَ أَرْجُو أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنِّي ، يَلْبَسُونَ جُلُودَ الضَّأْنِ عَلَى قُلُوبِ الذِّئَابِ ، أَفَاضِلُهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ الْمُدَاهِنُ. قِيلَ وَمَنِ الْمُدَاهِنُ؟ قَالَ: الَّذِي لَا يَأْمُرُ وَلَا يَنْهَى۔(مسند الحارث:768)(حلیۃ الاولیاء:6/59)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اِس امّت کے اوّلیں طبقہ کی صلاح و درستگی زھد یعنی ترکِ دنیا سے اور یقین (کامل) سے ہوئی تھی اور اِس امّت کے آخری حصہ کی ہلاکت بخل اور امیدیں وابستہ کرنے سے ہو گی، ایک روایت میں ہے: اوّلیں طبقہ کی صلاح و درستگی ترکِ دنیا سے اور تقویٰ و پرہیز گاری سے ہوئی تھی اور اِس امّت کے آخری حصہ کی ہلاکت بخل اور فسق و فجور سے ہو گی۔صَلَاحُ أَوَّلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالزَّهَادَةِ وَالْيَقِينِ، وهَلَاكُهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ۔(طبرانی اوسط:7650)صَلَاحُ أَوَّلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالزُّهْدِ وَالتَّقْوَى، وَهَلَاكُ آخِرِهَا بِالْبُخْلِ وَالْفُجُورِ۔(شعب الایمان:10351)

ـسَيَبْلَى الْقُرْآنُ فِي صُدُورِ أَقْوَامٍ كَمَا يَبْلَى الثَّوْبُ، فَيَتَهَافَتُ، يَقْرَءُونَهُ لَا يَجِدُونَ لَهُ شَهْوَةً وَلَا لَذَّةً، يَلْبَسُونَ جُلُودَ الضَّأْنِ عَلَى قُلُوبِ الذِّئَابِ، أَعْمَالُهُمْ طَمَعٌ لَا يُخَالِطُهُ خَوْفٌ، إِنْ قَصَّرُوا، قَالُوا: سَنَبْلُغُ، وَإِنْ أَسَاءُوا، قَالُوا: سَيُغْفَرُ لَنَا، إِنَّا لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا۔(سنن دارمی:3389)

چاند کا موٹا ہونا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کے قریب ہوجانے کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ (پہلی تاریخ کے) چاند موٹے ہوجائیں گے۔مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ انْتِفَاخُ الْأَهِلَّةِ۔(طبرانی کبیر:10451)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کے قریب (پہلی کا) چاند بالکل سامنے (اتنا واضح طور پر) دیکھا جائے گا کہ لوگ کہیں گے یہ دو راتوں کا چاند ہے، مساجد کو راستہ بنالیا جائے گا اور اچانک موت کا معاملہ ظاہر ہوجائے گا (یعنی اچانک موت بکثرت ہونے لگیں گی)۔مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُرَى الْهِلَالُ قُبُلًا، فَيُقَالُ: لِلَيْلَتَيْنِ، وَأَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَأَنْ يَظْهَرَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ»۔(طبرانی اوسط:9376)قبلا: رآه قبلا – بفتحتين – وقبلا – بضمتين – وقبلا – بكسر بعده فتح، أي: مقابلة وعيانا. قال الله تعالى: {أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلاً}

اچانک موتیں واقع ہونے لگیں گی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کے قریب (پہلی کا) چاند بالکل سامنے (اتنا واضح طور پر) دیکھا جائے گا کہ لوگ کہیں گے یہ دو راتوں کا چاند ہے، مساجد کو راستہ بنالیا جائے گا اور اچانک موت کا معاملہ ظاہر ہوجائے گا (یعنی اچانک موت بکثرت ہونے لگیں گی)۔مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُرَى الْهِلَالُ قُبُلًا، فَيُقَالُ: لِلَيْلَتَيْنِ، وَأَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَأَنْ يَظْهَرَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ»۔(طبرانی اوسط:9376)

گانے والیاں کثیر ہوجائیں گی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قسم اُس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں دھنسنا، صورتوں کا مسخ ہونا اور پتھروں کی بارش کا ہونا پایا جائے گا، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ

آپ پر فدا ہوں ایسا کب ہو گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم عورتوں کو دیکھو کہ وہ زینوں (سواریوں پر) سوار ہو رہی ہیں، گانے والیاں زیادہ ہو گئیں اور جھوٹی گواہی دی جانے لگے، مسلمان مشرکین کے برتن یعنی سونے چاندی کے برتن میں پینے لگیں، اور مرد مردوں کے ذریعہ اور عورتیں عورتوں کے ذریعہ (شہوت سے) مستغنی ہو جائیں، تو بس اُس وقت تیار ہو جاؤ۔ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَا تَنْقَضِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَتَّى يَقَعَ بِهِمُ الْخَسْفُ وَالْمَسْخُ وَالْقَذْفُ، قَالُوا: وَمَتَى ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي؟ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتَ النِّسَاءَ قَدْ رَكِبْنَ السُّرُوجَ، وَكَثُرَتِ الْقَيْنَاتُ، وَشُهِدَ شَهَادَاتُ الزُّورِ، وَشَرِبَ الْمُسْلِمُونَ فِي آنِيَةِ أَهْلِ الشِّرْكِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَاسْتَغْنَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ، وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ فَاسْتَذْفِرُوا وَاسْتَعِدُّوا۔ (مستدرکِ حاکم:8349)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جب میری امت میں پندرہ خصلتیں آجائیں گی تو ان پر مصیبتیں نازل ہوں گی ، عرض کیا گیا: یارسول اللہ !وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : جب مالِ غنیمت ذاتی دولت بن جائے گی ، امانت کو لوگ مالِ غنیمت سمجھنے لگیں گے، زکوۃ کو جرمانہ سمجھا جائے گا، شوہر بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرے گا، دوستوں کے ساتھ بھلائی اور باپ کے ساتھ ظلم و زیادتی کرے گا، مسجد میں لوگ زور زور سے باتیں کریں گے، ذلیل قسم کے لوگ حکمران بن جائیں گے، کسی شخص کی عزت اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے جائے گی، شراب پی جائے گی، ریشمی کپڑا پہنا جائے گا، گانے بجانے والی لڑکیاں اور گانے کا سامان (موسیقی کے آلات) گھروں میں رکھا جائے گا اور امت کے آخری لوگ پہلوں پر لعن طعن کریں گے پس اس وقت لوگ عذابوں کے منتظر رہیں یا تو سرخ آندھی یا زمین میں دھنسنے اور چہرے مسخ ہو جانے والا عذاب آئے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ: پھر وہ لوگ سرخ آندھی زلزلے ، زمین میں دھنسنے ، چہرے کے بدلنے اور آسمان سے پتھر برسنے کے عذابوں کا انتظار کریں، اس وقت نشانیاں اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی پرانی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور پے درپے گرنے لگیں ۔إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ، فَقِيلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَبَرَّ صَدِيقَهُ، وَجَفَا أَبَاهُ، وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ، وَلُبِسَ الْحَرِيرُ، وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا

عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا۔(ترمذی:2211)فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ، وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ۔(ترمذی:2211)

خسف، مسخ اور قذف واقع ہوں گے:

خسف: دھنسنے کو، مسخ: صورتیں بگڑ جانے کو اور قذف: پتھروں کی بارش کو کہا جاتا ہے، نبی کریم ﷺ نے اِس امّت کے اندر اِن تینوں کی پیشینگوئی فرمائی ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قسم اُس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں دھنسنا، صورتوں کا مسخ ہونا اور پتھروں کی بارش کا ہونا پایا جائے گا، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایسا کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم عورتوں کو دیکھو کہ وہ زینوں (سواریوں پر) سوار ہو رہی ہیں، گانے والیاں زیادہ ہو گئیں اور جھوٹی گواہی دی جانے لگے، مسلمان مشرکین کے برتن یعنی سونے چاندی کے برتن میں پینے لگیں، اور مرد مردوں کے ذریعہ اور عورتیں عورتوں کے ذریعہ (شہوت سے) مستغنی ہو جائیں، تو بس اُس وقت تیار ہو جاؤ (کہ دھنسنے، صورتیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کا وقت آگیا)۔وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَا تَنْقَضِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَتَّى يَقَعَ بِهِمُ الْخَسْفُ وَالْمَسْخُ وَالْقَذْفُ- قَالُوا: وَمَتَى ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي؟ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتَ النِّسَاءَ قَدْ رَكِبْنَ السُّرُوجَ، وَكَثُرَتِ الْقَيْنَاتُ، وَشُهِدَ شَهَادَاتُ الزُّورِ، وَشَرِبَ الْمُسْلِمُونَ فِي آنِيَةِ أَهْلِ الشِّرْكِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَاسْتَغْنَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ، وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ فَاسْتَذْفِرُوا وَاسْتَعِدُّوا۔(مستدرک حاکم:8349)فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَتَى ذَاكَ؟ قَالَ: إِذَا ظَهَرَتِ القَيْنَاتُ وَالمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الخُمُورُ۔(ترمذی:2212)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جب میری امت میں پندرہ خصلتیں آجائیں گی تو ان پر مصیبتیں نازل ہوں گی۔ .... پس اس وقت لوگ عذابوں کے منتظر رہیں یا تو سرخ آندھی یا زمین میں دھنسنے اور چہرے مسخ ہو جانے والا عذاب آئے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ: پھر وہ لوگ سرخ آندھی زلزلے، زمین میں دھنسنے، چہرے کے بدلنے اور آسمان سے پتھر برسنے کے عذابوں کا انتظار کریں، اس وقت نشانیاں اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی پرانی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور پے درپے

گرنے لگیں ۔إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ ـــــفَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا۔(ترمذی:2211)فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ، وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ۔(ترمذی:2211)

آلاتِ موسیقی پھیل جائیں گے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اِس امّت میں دھنسنا، صورتوں کا مسخ ہونا اور پتھروں کی بارش ہونے کے واقعات پائے جائیں گے، کسی نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! یہ کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا"جب گانے والیاں، آلاتِ موسیقی ظاہر ہوجائیں، (یعنی پھیل جائیں)اور شرابیں پی جانے لگیں۔فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَتَى ذَاكَ؟ قَالَ: إِذَا ظَهَرَتِ القَيْنَاتُ وَالمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الخُمُورُ۔(ترمذی:2212)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جب میری امت میں پندرہ خصلتیں آجائیں گی تو ان پر مصیبتیں نازل ہوں گی عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا : .... جب گانے بجانے والی لڑکیاں اور گانے کا سامان گھروں میں رکھا جائے گا اور امت کے آخری لوگ پہلوں پر لعن طعن کریں گے پس اس وقت لوگ عذابوں کے منتظر رہیں یا تو سرخ آندھی یا زمین میں دھنسنے اور چہرے مسخ ہو جانے والا عذاب آئے گا۔ایک اور روایت میں ہے کہ: پھر وہ لوگ سرخ آندھی زلزلے، زمین میں دھنسنے، چہرے کے بدلنے اور آسمان سے پتھر برسنے کے عذابوں کا انتظار کریں، اس وقت نشانیاں اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی پرانی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور پے درپے گرنے لگیں ۔إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا البَلَاءُ، فَقِيلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ـــــ وَاتُّخِذَتِ القَيْنَاتُ وَالمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا۔(ترمذی:2211)فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ، وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ۔(ترمذی:2211)

پچھلی امّتوں کے نقشِ قدم پر چلا جائے گا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور پہلی امتوں کا راستہ اختیار کرو گے۔وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔(ترمذی:2180)لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ مِثْلًا بِمِثْلٍ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ۔(مستدرکِ حاکم:444)

حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں: تم لوگ ضرور اپنے پچھلے لوگوں کے راستے پر چل پڑو گے اِسطرح جیسے تیر کا ایک پَر دوسرے پَر کے اور ایک جوتا دوسرے جوتے کے بالکل برابر ہوتا ہے (اُن میں کوئی فرق نہیں ہوتا)۔وَلَتَسْلُكُنَّ طَرِيقَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ، وَحَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ۔(مستدرکِ حاکم:8448)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جس طرح ایک جوتا دوسرے جوتے کے بالکل برابر ہوتا ہے اِسی طرح میری امّت بھی بنی اسرائیل کی طرح وہ سب کچھ کرے گی جو اُنہوں نے کیا تھا (یعنی دونوں کے کاموں میں کوئی فرق نہ ہوگا) حتی کہ بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کیا تھا تو میری امّت میں بھی اِس کام کے کرنے والے ہوں گے، بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹے تھے، میری امّت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی، وہ سب کے سب جہنمی ہوں گے، صرف ایک جماعت جنّتی ہوں گی، حضرات صحابہ کرام ؓ نے دریافت کیا کہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي" یعنی وہ لوگ جو میرے اور صحابہ کرام ؓ کے طریقے پر ہوں گے۔لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بني إسرائيل حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ، وَإِنَّ بني إسرائيل تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي۔(ترمذی:2641)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: تم لوگ اپنے پچھلے لوگوں کے طریقوں پر ضرور چلو گے ایک ایک بالشت اور گز کے برابر، کوئی فرق نہ ہوگا، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی گوہ کے بل میں بھی داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی ضرور داخل ہوگے، حضرات صحابہ کرام ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کیا پچھلے لوگوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اُن کے علاوہ اور کون مراد ہو سکتا ہے!۔لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ،

حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوهُمْ»،قُلْنَا:يَا رَسُولَ اللهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟قَالَ:«فَمَنْ إِلَّا الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى»۔(طبرانی کبیر:5943)(بخاری:7320)لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ القُرُونِ قَبْلَهَا، شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ»،فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَفَارِسَ وَالرُّومِ؟ فَقَالَ:«وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ»۔(بخاری:7319) لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَالْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ غَيْرَ أَنِّي لَا أَدْرِي تَعْبُدُونَ الْعِجْلَ أَمْ لَا؟(ابن ابی شیبہ، قولِ حذیفہ:37387)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:عنقریب میری امّت کو پچھلی امّتوں کی بیماریاں لگیں گی، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ وہ کون سی بیماریاں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تکبّر، اترانا، مال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا، دنیا میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا، ایک دوسرے سے بغض و حسد کرنا یہاں تک کہ ظلم و فساد بھی پیدا ہو جائے گا۔سَيُصِيبُ أُمَّتِي دَاءُ الْأُمَمِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا دَاءُ الْأُمَمِ؟ قَالَ:الْأَشَرُ وَالْبَطَرُ وَالتَّكَاثُرُ وَالتَّنَاجُشُ فِي الدُّنْيَا وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ حَتَّى يَكُونَ الْبَغْيُ۔(مستدرکِ حاکم:7311)سَيُصِيبُ أُمَّتِي دَاءُ الْأُمَمِ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا دَاءُ الْأُمَمِ؟ قَالَ: الْأَشَرُ، وَالْبَطَرُ، وَالتَّدَابُرُ، وَالتَّنَافُسُ فِي الدُّنْيَا، وَالتَّبَاغُضُ، وَالْبُخْلُ، حَتَّى يَكُونَ الْبَغْيُ، ثُمَّ يَكُونَ الْهَرْجُ۔(طبرانی اوسط:9016)إِنَّهُ سَيُصِيبُ أُمَّتِي دَاءُ الْأُمَمِ» ، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مَا دَاءُ الْأُمَمِ؟ قَالَ: الْأَشَرُ وَالْبَطَرُ، وَالتَّكَاثُرُ وَالتَّنَافُسُ فِي الدُّنْيَا، وَالتَّنَعُّمُ وَالتَّحَاسُدُ، حَتَّى الْبَغْيُ، ثُمَّ يَكُونُ الْهَرَجُ۔(**العقوبات لابن ابی الدنیا**:261)

شُرطیوں کا ظہور:

دوزخیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ ایک تو وہ لوگ جن کے پاس بیلوں کی دُموں کی طرح کے کوڑے ہیں، وہ لوگوں کو اس سے مارتے ہیں دوسرے وہ عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہیں (یعنی اُن کا لباس نیم عُریاں، چست اور اِس قدر باریک ہوگا کہ کپڑوں میں بھی برہنہ نظر آئیں گی)، مَردوں کو اپنی جانب مائل کرنے والی اور خود مَردوں کی طرف مائل ہونے والی ہیں اور ان کے سر بختی (یعنی ایک مخصوص قسم کے) اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی ان کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دُور سے آرہی ہوگی۔صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ، مَائِلَاتٌ

رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا۔(مسلم:2192/4)فأما أصحاب السياط فهم غلمان والي الشرطة ونحوه وأما الكاسيات ففيه أوجه أحدها معناه كاسيات من نعمة الله عاريات من شكرها والثاني كاسيات من الثياب عاريات من فعل الخير والاهتمام لآخرتهن والاعتناء بالطاعات والثالث تكشف شيئا من بدنها إظهارا لجمالها فهن كاسيات عاريات والرابع يلبسن رقاقا تصف ما تحتها كاسيات عاريات في المعنى۔(شرح محمد فؤاد عبد الباقی)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قریب ہے اگر تو دیر تک جیا تو ایسے لوگوں کو دیکھے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے غصے میں صبح کریں گے اور اللہ کے قہر میں شام کریں گے اور ان کے ہاتھوں میں بیل کی دُم کی طرح کے (کوڑے) ہوں گے۔ يُوشِكُ، إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ، أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ، يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللهِ، وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللهِ۔(مسلم:2857)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے اپنی امّت پر چھ چیزوں کا خوف ہے: بچوں (نااہل اور بے وقوفوں) کی حکومت، شُرطیوں (ظلم کرنے والے پولیس) کا بکثرت ہو جانا، فیصلوں میں (ظلم و ستم کا رواج اور) رشوت کا لین دین، قطع رحمی، خون کو ارزاں سمجھ لینا (یعنی انسانی جان کا بے قیمت ہو جانا) ایسی نسل کا پیدا ہو جانا جو قرآن کریم کو گانا بجانا بنالیں گے (یعنی گانے کی طرز پر پڑھنے لگیں گے) وہ لوگ ایسے شخص کو (قرآن سنانے کے لئے) آگے کریں گے جو اُن میں نہ دین کی زیادہ سمجھ بوجھ اور علم رکھتا ہو گا، اور نہ ہی اُن میں افضل ہو گا وہ اُنہیں قرآن کریم گانے کی طرز پر سنائے گا۔ يَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِهِ سِتَّ خِصَالٍ:إِمْرَةَ الصِّبْيَانِ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ، وَالرَّشْوَةَ فِي الْحُكْمِ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ، واسْتِخْفَافٌ بِالدَّمِ، ونَشْءٌ يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ، يُقَدِّمُونَ الرَّجُلَ لَيْسَ بِأَفْقَهِهِمْ، وَلَا أَعْلَمَهُمْ، وَلَا بِأَفْضَلَهُمْ، يُغَنِّيهِمْ غَنَاءً۔(طبرانی اوسط:685)إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُدْرِكَنِي سِتٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُنَّ:الْجَوْرُ بِالْحُكْمِ، وَالتَّهَاوُنُ بِالدِّمَاءِ، وَإِمَارَةُ السُّفَهَاءِ، وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ، وَكَثْرَةُ الشُّرَطِ، وَتَقْدِيمُ الْقَوْمِ الرَّجُلَ الْقَوْمَ لَيْسَ بِأَفْقَهِهِمْ وَلَا بِخَيْرِهِمْ لِيُغَنِّيَهُمْ بِالْقُرْآنِ۔(طبرانی کبیر:1834)

حدیثیں گھڑی جائیں گی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: آخری زمانے میں دجّال (دھوکہ باز) جھوٹے لوگ ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی ایسی حدیثیں گھڑ کر لائیں گے جس کو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے آباء واجداد نے، پس اُن سے بہر صورت بچو، کہیں وہ تمہیں گمراہ اور فتنہ میں مبتلاء نہ کردیں۔يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ، وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ، وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ۔(مسلم:7)

جھوٹے دجالوں کا خروج:

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے عظیم الشان گروہ آپس میں لڑیں اور ان میں بہت سخت لڑائی ہوگی، دعویٰ ان دونوں کا ایک ہی ہوگا اور یہاں تک کہ تیس کے قریب دجال جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک ان میں سے یہ کہے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبٌ مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ۔(بخاری:7121)

عنقریب میری امّت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، اُن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں "خاتم النبیین" ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔(ترمذی:2219)

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس کے قریب جھوٹے دجال پیدا کھڑے ہوں گے وہ سب اِس بات کا دعویٰ کریں گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْبَعِثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ۔(ترمذی:2218)

میری امّت میں ستائیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے، اُن میں سے چار عورتیں ہوں گی، اور (اچھی طرح سے یاد رکھو کہ) میں ہی آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔يَكُونُ فِي أُمَّتِي دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ، مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ نِسْوَةٍ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔(طبرانی کبیر:3026)

نبی کریم ﷺ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور عہدِ نبوّت ہی سے اُن جھوٹے، ملعون کذابوں کا سلسلہ شروع ہو گیا جنھوں نے نبوّت کا دعویٰ کر کے مختلف زمانوں میں فتنے کھڑے کیے، اب تک بہت سے لوگوں نے یہ دعویٰ کیا ہے، اُن میں سے چند بڑے بڑے اور مشہور دجالوں اور ملعونوں کے نام ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

(1)مسیلمہ کذاب۔(2)اسودِ عنسی۔(3)طُلیحہ اسدی۔(4)سجاح بنت حارث۔(5)حارث کذاب دمشقی۔(6)مغیرہ بن سعید۔(7)بیان بن سمعان۔(8)صالح بن طریف۔(9)اسحاق اخرس۔(10)استاد سیس خراسانی۔(11)علی بن محمد خارجی۔(12)مختار بن ابو عبید ثقفی۔(13)حمدان بن اشعث قرمطی۔(14)علی بن فضل یمنی۔(15)حامیم بن من اللہ۔(16)عبد العزیز باسندی۔(17)ابو طیب احمد بن حسنین متنبی۔(18)ابو القاسم احمد بن قسی۔(19)عبد الحق بن سبعین مرسی۔(20)بایزید روشن جالندھری۔(21)میر محمد حسین مشہدی۔(22)مرزا غلام احمد قادیانی۔(بائیس جھوٹے نبی، نثار فتحی)

اِسلامی عقائد و احکام کا انکار کیا جائے گا:

قربِ قیامت میں جہالت کے عام ہو جانے اور دین سے نابلد ہو جانے کی وجہ سے لوگ اِسلام کے بنیادی عقائد اور احکامات ہی کا انکار کرنے لگیں گے۔ ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے درمیان اِس امّت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو رجم (شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے) کا انکار کریں گے، دجال کو جھٹلائیں گے، مغرب سے سورج کے نکلنے کا انکار کریں گے، عذابِ قبر کو جھٹلائیں گے، شفاعت کا انکار کریں گے، گناہ گار مسلمانوں کے جہنم سے اپنی سزا بھگتنے اور جل کر کوئلہ ہو جانے کے بعد نکلنے (اور جنت میں داخل ہو جانے) کا انکار کریں گے۔ پس اگر میں نے اُن کو پالیا تو اُن کو عاد و ثمود کی مانند قتل کردوں گا۔سَيَكُونُ فِيكُمْ قَوْمٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ،وَيُكَذِّبُونَ بِالدَّجَّالِ،وَيُكَذِّبُونَ بِطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا،وَيُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ،وَيُكَذِّبُونَ بِالشَّفَاعَةِ،وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ مِنْ بَعْدِ مَا امْتُحِشُوا،فَلَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ وَثَمُودَ۔(السنن الواردۃ فی الفتن:283)

ہر نئی صدی میں دین کا مجدد پیدا ہوگا:

اِس امّتِ مرحومہ امّتِ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک بڑا عظیم احسان یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نئی صدی میں کے اوائل میں دین کی تجدید اور اِحیاء فرمائیں گے اور اِس کے لئے اپنے کسی نیک و صالح بندے کو بھیجیں گے جو دین کی مٹی ہوئی باتوں کو زندہ کردے گا۔ دین کی تجدید کا مطلب اور اُس سے متعلّقہ تفصیلات ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں آنے والی حدیث کے ذیل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اِس امّت کے لئے ہر سو سال کے شروع میں ایسے شخص کو بھیجیں گے جو امّت کے لئے اُنکے دین کی تجدید کردے گا۔إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا۔(ابوداؤد:4291)

گاڑیوں کا ظاہر ہونا:

نبی کریم ﷺ نے اِس امّت کے آخر میں گاڑیوں کے ظاہر ہونے کی پیشینگوئی فرمائی ہے، جو آج سے کافی پہلے پوری ہوچکی ہے، اور روز افزوں اِس میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے، یہ بھی آپ ﷺ کے معجزات میں سے ہے اور صداقت کی بیّن دلیل ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: میری اُمّت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو کجاوں کی طرح زینوں پر سوار ہوں گے اور مسجد کے دروازوں پر اتریں گے، اُن کی عورتیں کپڑا پہنی ہوئی ننگی ہوں گی، اُن کے سروں پر بُختی کمزور اونٹوں کے کوہانوں کی مانند چیز ہوگی، اُن پر لعنت کرو کیونکہ وہ ملعون ہیں، اگر تمہارے بعد کوئی امّت ہو تو تمہاری عورتیں اُن کی عورتوں کی خدمت کریں گی، جیسا کہ تم سے پہلے کی امّتوں کی عورتیں تمہاری خدمت کرتی ہیں۔سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي رِجَالٌ يَرْكَبُونَ عَلَى سُرُوجٍ، كَأَشْبَاهِ الرِّحَالِ، يَنْزِلُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، نِسَاؤُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، عَلَى رُءُوسِهِمْ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ، الْعَنُوهُنَّ، فَإِنَّهُنَّ مَلْعُونَاتٌ، لَوْ كَانَتْ وَرَاءَكُمْ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَخَدَمْنَ نِسَاؤُكُمْ نِسَاءَهُمْ، كَمَا يَخْدِمْنَكُمْ نِسَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ۔(مسند احمد:7083)كأشباه الرحال:بالحاء المهملة، جمع رحْل، وهو للبعير كالسرج للفرس

علّامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اِس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا علمی اور غیبی معجزہ ظاہر ہوتا ہے، کیونکہ اس میں موجودہ زمانہ کی فاخرانہ گاڑیوں کی طرف اشارہ ہے جس میں سوار ہو کر لوگ مساجد میں آتے ہیں اور مساجد میں جنازہ لے کر جنازہ کے ساتھ جانے کے لئے حاضر ہوتے ہیں، اور جنازہ کی نماز پڑھے بغیر باہر دروازے پر گاڑیوں میں کھڑے رہتے ہیں، جب جنازہ کی نماز ہو جاتی ہے تو جنازہ کے ساتھ قبرستان جاتے ہیں۔ثم الحديث معجزة علمية غيبية للنبي صلى الله عليه وسلم؛ فإنه يشير إلى السيارات الفاخرة التي يركبها أشباه الرجال الذين يأتون عليها إلى المساجد مشيعين للجنازة، فإذا أدخلت المسجد للصلاة عليها ظل أولئك في سياراتهم أو واقفين بجانبها بالانتظار۔(صحیح اشراط الساعۃ، حاشیہ: 81)(سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: 6/415)

پانی زمین کی تہہ میں چلا جائے گا:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قریب ہے کہ تم لوگ اپنی بستیوں میں ایک تھال بھی پانی طلب کرو تو تمہیں نہ ملے، پانی اپنی عنصر کی جانب سکڑ جائے گا پس شام میں بچے ہوئے مسلمان ہوں گے اور پانی ہو گا۔يُوشِكُ أَنْ تَطْلُبُوا فِي قُرَاكُمْ هَذِهِ طَسْتًا مِنْ مَاءٍ، فَلَا تَجِدُونَهُ يَنْزَوِي كُلُّ مَاءٍ إِلَى عُنْصُرِهِ، فَيَكُونُ فِي الشَّامِ بَقِيَّةُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَاءُ۔(مستدرکِ حاکم: 4/549)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: تمام پانی تہہ میں چلے جائیں گے اور اپنی اصل جگہوں کی طرف لوٹ جائیں گے۔تَغُورُ الْمِيَاهُ كُلُّهَا، وَتَرْجِعُ إِلَى أَمَاكِنِهَا إِلَّا نَهَرَ الْأُرْدُنِّ، وَنِيلَ مِصْرَ۔(الفتن لنعیم: 1795)

لوگوں کے غم اور پریشانیاں بڑھ جائیں گی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے قیامت کی نشانیاں اور بلائیں نازل ہونے کی علامتیں یہ ہیں کہ عقلیں غروب (ختم) ہو جائیں گی، سمجھ ناقص ہو جائیں گی، لوگوں کے غم بہت زیادہ ہو جائیں گے حق کو پہچاننے کی علامات اُٹھ جائیں گی اور ظلم و ستم پھیل جائے گا۔مِنْ عَلَامَاتِ الْبَلَاءِ وَأَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَغْرُبَ الْعُقُولُ، وَتُنْقَصَ الْأَحْلَامُ، وَيَكْثُرَ الْهَمُّ، وَتُرْفَعَ عَلَامَاتُ الْحَقِّ، وَيَظْهَرَ الظُّلْمُ۔(الفتن لنعیم بن حماد: 124، 112)

ضبطِ ولادت کا عمل کیا جائے گا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ضرور ایسا ہو گا کہ بچہ ہونے کے خوف سے عورت کے پیٹ کو چاک کیا جائے گا اور رحم میں موجود شئ کو لے کر پھینک دیا جائے گا۔لَتُؤْخَذَنَّ الْمَرْأَةُ فَلَيُبْقَرَنَّ بَطْنُهَا ثُمَّ لَيُؤْخَذَنَّ مَا فِي الرَّحِمِ فَلَيُنْبَذَنَّ مَخَافَةَ الْوَلَدِ۔(ابن ابی شیبہ:37297)

دین پر چلنا انتہائی مشکل ہو جائے گا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اُس میں دین پر صبر و استقامت کے ساتھ جمنے والا ایسا ہو گا جیسے انگارے کو مٹھی میں لینے والا۔يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالقَابِضِ عَلَى الجَمْرِ۔(ترمذی:2260)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: بے شک تمہارے بعد ایسے صبر و تحمل کے ایام آرہے ہیں جن میں اُس وقت تمہاری طرح دین کو تھامنے والا ایسا اجر و ثواب کا مستحق ہو گا جیسے تم میں سے پچاس لوگوں کا اجر۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ ہمارے پچاس یا اُن کے پچاس کے برابر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے پچاس کے برابر، کئی دفعہ تین یا چار مرتبہ یہی سوال کیا گیا، آپ ﷺ نے وہی جواب دیا۔إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الْمُتَمَسِّكُ فِيهِنَّ يَوْمَئِذٍ بِمِثْلِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ لَهُ كَأَجْرِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ» ، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَوَمِنْهُمْ؟ قَالَ: «بَلْ مِنْكُمْ» ، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَوَمِنْهُمْ؟ قَالَ: «لَا، بَلْ مِنْكُمْ» ثَلَاثُ مَرَّاتٍ أَوْ أَرْبَعًا۔(طبرانی کبیر:289)اِس سے معلوم ہوا کہ دین پر اُس وقت چلنا بہت مشکل ہو گا لیکن ثواب بھی اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والا عطاء فرمائیں گے۔

قیامت کی نشانیاں پے در پے آئیں گی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کی نشانیوں کی مثال ایسی ہے جیسے سوراخ کیے ہوئے موتی جو ایک لڑی میں پرو دیے گئے ہوں، پس اگر وہ لڑی ٹوٹ جائے تو وہ دانے ایک کے پیچھے مسلسل گرتے چلے جائیں گے۔الْآيَاتُ خَرَزَاتٌ مَنْظُومَاتٌ فِي سِلْكٍ، فَإِنْ يُقْطَعِ السِّلْكُ يَتْبَعْ بَعْضُهَا۔(مسند احمد:7040)

قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ دو بڑے عظیم الشان گروہ آپس میں لڑیں اور ان میں بہت سخت لڑائی ہو گی، دعویٰ ان دونوں کا ایک ہی ہو گا اور یہاں تک کہ تیس کے قریب دجال جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک ان میں سے یہ کہے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہو گی اور وقت (یعنی دور ایک دوسرے سے) قریب ہو گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور خونریزی کی کثرت ہو گی اور مال کی تم میں اس قدر کثرت ہو گی کہ جیسے بہہ رہا ہو گا یہاں تک کہ مال والا یہ چاہے گا کہ کوئی اس کے صدقہ کو قبول کرے اور جب کسی کے سامنے اسے پیش کرے گا تو وہ کہے گا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اور (قیامت قائم نہیں ہو گی) یہاں تک کہ لوگ لمبی لمبی عمارتوں کے بنانے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے اور یہاں تک کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش! میں اس کی جگہ (قبر میں) ہوتا یہاں تک کہ آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع ہو گا، پھر جب وہ طلوع ہو گا اور لوگ اس کو دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے اور وہ، وہ وقت ہو گا جب کہ کسی شخص کو جو پہلے ایمان نہ رکھتا تھا یا جس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہیں کی تھی، ایمان لانا نفع نہیں دے گا۔ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبٌ مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَحَتَّى يُقْبَضَ العِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلاَزِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الهَرْجُ: وَهُوَ القَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ المَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لاَ أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي البُنْيَانِ، وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ، وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ - يَعْنِي آمَنُوا - أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ حِينَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا۔(بخاری:7121)

۔ فَقَالَ: يَا سَعْدِيُّ، سَأَلْتَنِي عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لِلسَّاعَةِ مِنْ عِلْمٍ تُعْرَفُ بِهِ السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ لِلسَّاعَةِ أَعْلَامًا، وَإِنَّ لِلسَّاعَةِ أَشْرَاطًا، أَلَا، وَإِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يَكُونَ الْوَلَدُ غَيْظًا، وَأَنْ يَكُونَ الْمَطَرُ قَيْظًا، وَأَنْ يَفِيضَ الْأَشْرَافُ فَيْضًا. يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ، وَأَنْ يُخَوَّنَ الْأَمِينُ. يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ مِنْ

أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ تُوَاصَلَ الْأَطْبَاقُ، وَأَنْ تُقَاطَعَ الْأَرْحَامُ. يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يَسُودَ كُلَّ قَبِيلَةٍ مُنَافِقُوهَا، وَكُلَّ سُوقٍ فُجَّارُهَا. يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ تُحَرَّفَ الْمَحَارِيبُ، وَأَنْ تُخَرَّبَ الْقُلُوبُ. يَا ابْنَ مَسْعُودٍ إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ [ص:128] وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يَكُونَ الْمُؤْمِنُ فِي الْقَبِيلَةِ أَذَلَّ مِنَ النَّقَدِ. يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يَكْتَفِيَ الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ، وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ. يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا مُلْكُ الصِّبْيَانِ، وَمُؤَامَرَةُ النِّسَاءِ. يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ تُكَثَّفَ الْمَسَاجِدُ، وَأَنْ تَعْلُوَ الْمَنَابِرُ. يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يُعَمَّرَ خَرَابُ الدُّنْيَا، وَيُخَرَّبَ عُمْرَانُهَا. يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ تَظْهَرَ الْمَعَازِفُ وَالْكِبْرُ، وَشُرْبُ الْخُمُورِ. يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يَكْثُرَ أَوْلَادُ الزِّنَا» . قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَهُمْ مُسْلِمُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالْقُرْآنُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَنَّى ذَلِكَ؟ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُطَلِّقُ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يَجْحَدُهَا طَلَاقَهَا، فَيُقِيمُ عَلَى فَرْجِهَا، فَهُمَا زَانِيَانِ مَا أَقَامَا۔(طبرانی اوسط:4861)

علاماتِ قریب

ظہورِ مہدی:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور قیامت کی بڑی علامات میں سے ہے، ذیل میں حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں موضوعاتی ترتیب کے مطابق احادیث ذکر کی جارہی ہیں جن کی مدد سے اِس عقیدے کو اور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی شخصیت کو صحیح رُخ میں سمجھا جاسکتا ہے:

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا آنا حق ہے:

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا قربِ قیامت میں آنا احادیث سے ثابت ہے، اِس کو غلط اور من گھڑت کہنا جیسا کہ بعض ناسمجھ لوگ کہتے ہیں خود غلط اور اِسلام سے ناواقفیت کی دلیل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے

ہوئے ارشاد فرمایا:" هُوَ حَقٌّ " یعنی حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا آنا یقینی ہے، اس میں کوئی شک نہیں اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔سَعِيدُ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْمَهْدِيَّ، فَقَالَ:نَعَمْ، هُوَ حَقٌّ وَهُوَ مِنْ بَنِي فَاطِمَةَ۔(مستدرک حاکم:8671)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا نام:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مہدی کا نام میرے نام کے موافق ہو گا اور اُن کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہو گا(یعنی وہ محمد بن عبد اللہ ہوں گے)الْمَهْدِيُّ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي۔(الفتن لنعیم:1076) لَاتَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي۔(الفتن لنعیم: 37647)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی جائے پیدائش:

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی پیدائش مدینہ منوّرہ میں ہوگی، نبی علیہ الصلوۃ و السلام کے خاندان میں سے ہوں گے۔الْمَهْدِيُّ مَوْلِدُهُ بِالْمَدِينَةِ، مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔(الفتن لنعیم:1073)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا نسب اور خاندان:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مہدی میرے خاندان سے اور فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي، مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ۔(ابوداؤد:4283)الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ۔(ابن ماجہ:4086)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہو گا جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام رکھا تھا اور عنقریب اس کی نسل میں ایک شخص پیدا ہو گا جس کا نام تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے مطابق ہو گا وہ اخلاق و کردار میں تمہارے نبی کے مشابہ ہو گا لیکن صورت و خلقت میں مشابہ نہیں ہو گا، پھر طویل قصہ ذکر کر کے فرمایا کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا ۔إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ، يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ، وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ - ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً - يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا»۔(ابوداؤد:4290)

حضرت مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں خاندانی اعتبار سے حسنی اور حسینی دونوں ہونے کے قول ہیں، البتہ راجح یہ ہے کہ وہ والد کی جانب سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے اور والدہ کی جانب سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔وَاخْتُلِفَ فِي أَنَّهُ مِنْ بَنِي الْحَسَنِ، أَوْ مِنْ بَنِي الْحُسَيْنِ، وَيُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ جَامِعًا بَيْنَ النِّسْبَتَيْنِ الْحُسْنَيَيْنِ، وَالْأَظْهَرُ أَنَّهُ مِنْ جِهَةِ الْأَبِ حَسَنِيٌّ، وَمِنْ جَانِبِ الْأُمِّ حُسَيْنِيٌّ۔(مرقاۃ المفاتیح:8/3438)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا حلیہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مہدی مجھ سے ہوں گے روشن پیشانی اور بلند ناک والے ہوں گے زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھریں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی تھی اور سات سال تک حکومت کریں گے۔الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ۔(ابوداؤد:4285)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور کب ہوگا:

اِس کا کوئی معیّنہ وقت نہیں ذکر کیا گیا البتہ کچھ علامات ذکر کی گئی ہیں جن کی روشنی میں ان کے آنے کے وقت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ذیل میں کچھ علامات روایات کے حوالے سے ذکر کی جارہی ہیں، واضح رہے کہ یہ علامات حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور سے پہلے کی ہیں:

جب زمین ظلم وفساد سے بھر چکی ہوگی۔تُمْلَأُ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي۔(مستدرکِ حاکم:8674)

چہار دانگِ عالَم میں فتنے پھیلے ہوئے ہوں گے اور روئے زمین میں کوئی گھر فتنہ سے بچا نہیں ہوگا۔سَتَكُونُ بَعْدِي فِتَنٌ، مِنْهَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ، يَكُونُ فِيهَا حَرْبٌ وَهَرَبٌ، ثُمَّ بَعْدَهَا فِتَنٌ أَشَدُّ مِنْهَا، ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ، كُلَّمَا قِيلَ: انْقَطَعَتْ،

تَمَادَتْ، حَتَّى لَا يَبْقَى بَيْتٌ إِلَّا دَخَلَتْهُ، وَلَا مُسْلِمٌ إِلَّا صَكَّتْهُ، حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي۔(الفتن لنعیم :95)يَخْرُجُ عِنْدَ انْقِطَاعٍ مِنَ الزَّمَانِ، وَظُهُورٍ مِنَ الْفِتَنِ۔(مسند احمد:11756)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور سے قبل بے دینی کا اِس قدر غلبہ ہو گا کہ اللہ اللہ کرنے والوں کو قتل کیا جائے گا۔ذَاكَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: اللَّهَ اللَّهَ قُتِلَ۔(مستدرکِ حاکم:8659)

لوگ باہم اختلاف و اضطراب کا شکار ہوں گے، سختیوں کے گھٹا ٹوپ اندھیرے چھائے ہوئے ہوں گے۔أُبَشِّرُكُمْ بِالْمَهْدِيِّ يُبْعَثُ فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلَازِلَ، فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا۔(مسند احمد:11325)(مجمع الزوائد:12393)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور بالکل آخری زمانہ میں ہو گا، یعنی جبکہ قیامت قریب ہو گی اور صرف بڑی بڑی نشانیاں ہی باقی رہ گئی ہوں گی۔يَخْرُجُ عِنْدَ انْقِطَاعٍ مِنَ الزَّمَانِ، وَظُهُورٍ مِنَ الْفِتَنِ، رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: السَّفَّاحُ، فَيَكُونُ إِعْطَاؤُهُ الْمَالَ حَثْيًا۔(مسند احمد:11756)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور ایک "نفسِ زکیّہ" یعنی پاکیزہ انسان کے قتل کے بعد ہو گا، جبکہ اُس "نفسِ زکیّہ" کے قتل سے زمین و آسمان والے غم اور غصہ کی حالت میں ہوں گے۔أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ ؛ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ، فَأَتَى النَّاسَ الْمَهْدِيُّ ، فزَفُّوهُ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا ، وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا ، وَتَنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ۔(ابن ابی شیبہ:37653)

ایک خلیفہ کی موت کے وقت اگلا خلیفہ منتخب کرنے کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہو جائے گا۔ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ۔(ابوداؤد:4286)

ظہورِ مہدی کے سال ذی القعدہ میں قبائلِ عرب اکٹھے ہوں گے، اُسی سال حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ کے اندر بڑی جنگ ہو گی، جس میں لوگ کثرت سے قتل کیے جائیں گے، خون بہایا جائے گا یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر خون بہہ جائے گا۔فِي ذِي

الْقَعْدَةِ تَحَازُبُ الْقَبَائِلِ، وَعَامَئِذٍ يُنْتَهَبُ الْحَاجُّ، فَتَكُونُ مَلْحَمَةٌ بِمِنًى، فَيَكْثُرُ فِيهَا الْقَتْلَى، وَتُسْفَكُ فِيهَا الدِّمَاءُ حَتَّى تَسِيلَ دِمَاؤُهُمْ عَلَى عَقَبَةِ الْجَمْرَةِ، حَتَّى يَهْرُبَ صَاحِبُهُمْ، فَيُؤْتَى بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيُبَايِعُ وَهُوَ كَارِهٌ، وَيُقَالُ لَهُ: إِنْ أَبَيْتَ ضَرَبْنَا عُنُقَكَ، فَيُبَايِعُهُ مِثْلُ عِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ، وَسَاكِنُ الْأَرْضِ۔(الفتن لنعیم:986)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی پہچان:

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کو پہچاننے کا سیدھا سادھا طریقہ یہ ہے کہ احادیث طیبہ میں اُن کی ظاہری اور واقعاتی جو علامات بیان کی گئی ہیں اُن کو پڑھا، سمجھا اور یاد رکھا جائے اور اُن ہی کی روشنی میں اصل اور نقل کی پہچان کی جائے، تاکہ مکر وفریب کے جال بُننے والوں کے دام سے بچا جاسکے۔ذیل میں کچھ موٹی موٹی اہم اور واضح علامات احادیث کی روشنی میں ذکر کی جارہی ہیں، واضح رہے کہ یہ علامات اُن کے ظہور سے پہلے کی نہیں، بلکہ ظہور کے بعد کی ہیں:

1. **اُن کا نام محمد ابن عبد اللہ ہوگا۔** الْمَهْدِيُّ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي۔(الفتن لنعیم:1076)
2. **اہلِ بیت، حسنی خاندان سے آپ کا تعلّق ہوگا۔**الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي، مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ۔(ابوداؤد:4283) إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ۔(ابوداؤد:4290)
3. **مشرق سے سیاہ جھنڈے والے لوگ نکلیں گے اور جاکر حضرت مہدی کے ساتھ شریک ہوجائیں گے۔**يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُوَطِّئُونَ لِلْمَهْدِيِّ.يَعْنِي سُلْطَانَهُ۔(ابن ماجہ: 4084)
4. **حضرت مہدی رضی اللہ عنہ بیعت کو ناپسند کرتے ہوں گے، لوگ اُنہیں زبردستی بیعت پر مجبور کریں گے۔** فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ۔(ابوداؤد:4286)
5. **حضرت مہدی رضی اللہ عنہ سے حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت لی جائے گی۔**فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ۔(ابوداؤد:4286)

6. "بیداء" کے مقام پر شام سے آنے والا سفیانی اپنے پورے لشکر کے ساتھ دھنس جائے گا۔إِذَا خُسِفَ بِجَيْشٍ بِالْبَيْدَاءِ فَهُوَ عَلَامَةُ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ۔(الفتن لنعیم :950)وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ۔(ابوداؤد:4286)"بیداء" مکہ مکرمہ اور مدینہ منوّرہ کے درمیان ایک چٹیل میدان ہے۔

7. اہل شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں ان کے پاس آئیں گی ان سے بیعت کریں گی۔فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ، وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ۔(ابوداؤد:4286)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شمولیت اور بیعت کا حکم:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: تم میں سے جو شخص ان کے زمانہ میں ہو تو انکے ساتھ ضرور شامل ہو اگر برف پر گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جانا پڑے۔فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ، فَلْيَأْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ۔(ابن ماجہ: 4082)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جب تم ان (مہدی) کو دیکھو تو ان سے بیعت کرو اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جانا پڑے (کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ ہوں گے)۔فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ۔(ابن ماجہ: 4084)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا لشکر:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: مشرق سے کچھ لوگ آئیں گے جو حضرت مہدی علیہ الرضوان کی حکومت کی موافقت کریں گے اور اسے مستحکم بنائیں گے۔يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُوَطِّئُونَ لِلْمَهْدِيِّ.يَعْنِي سُلْطَانَهُ۔(ابن ماجہ: 4084)

ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اس گھرانے کے افراد ہیں جس کے لئے اللہ تعالی نے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند فرما لیا ہے اور میرے اہل بیت میرے بعد عنقریب ہی آزمائش اور سختی و جلاوطنی کا سامنا کریں گے۔ یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی جس کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ بھلائی (مال) مانگیں گے انہیں مال نہ دیا جائے گا تو وہ قتال کریں گے انہیں مدد ملے گی اور جو (خزانہ) وہ مانگ رہے تھے حاصل ہو جائے گا لیکن وہ اسے قبول نہیں کریں گے بلکہ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد کے حوالہ کر دیں گے وہ (زمین کو) عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اس سے

قبل لوگوں نے زمین کو جور وستم سے بھر رکھا تھا، پس تم میں سے جو شخص ان کے زمانہ میں ہو تو انکے ساتھ ضرور شامل ہو اگر برف پر گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جانا پڑے۔إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا، حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ، فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ، فَلَا يُعْطَوْنَهُ، فَيُقَاتِلُونَ فَيُنْصَرُونَ، فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا، فَلَا يَقْبَلُونَهُ، حَتَّى يَدْفَعُوهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا، كَمَا مَلَئُوهَا جَوْرًا، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ، فَلْيَأْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ۔(ابن ماجہ: 4082)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ایک خزانہ (مراد کعبہ کا خزانہ ہے) کی خاطر تین شخص قتال کریں گے (اور مارے جائیں گے) تینوں حکمران کے بیٹے ہوں گے لیکن وہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہ ملے گا پھر مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے قبل کسی نے ایسا قتل نہ کیا ہوگا اس کے بعد آپ نے کچھ باتیں ذکر فرمائیں جو مجھے یاد نہیں پھر فرمایا: جب تم ان (مہدی) کو دیکھو تو ان سے بیعت کرو اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جانا پڑے، کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ ہوں گے۔يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ، كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يُقْتَلْهُ قَوْمٌ- ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ-فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ۔(ابن ماجہ: 4084)قال ابن كثير: الظاهر أن المراد بالكنز المذكور كنز الكعبة.

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: ایک خلیفہ کی موت کے وقت لوگوں میں (اگلا خلیفہ منتخب کرنے میں) اختلاف ہو جائے گا اس دوران ایک آدمی مدینہ سے نکل کر مکہ کی طرف بھاگے گا لوگ اسے خلافت کے لیے نکالیں گے لیکن وہ اسے ناپسند کرتے ہوں گے پھر لوگ ان کے ہاتھ پر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے پھر ایک لشکر شام سے اُن کی جانب بھیجا جائے گا لیکن وہ لشکر "بیداء" کے مقام پر زمین میں دھنس جائے گا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے جب لوگ اس لشکر کو دیکھیں گے تو اہل شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں ان کے پاس آئیں گی ان سے بیعت کریں گی۔يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ

بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ، وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ۔(ابوداؤد:4286)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا لشکر اُن کی جانب ایسا کھنچا چلا آئے گا جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کی جانب جاتی ہیں، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ وہ پہلے ظلم سے بھری ہوگی۔تَأْوِي إِلَيْهِ أُمَّتُهُ كَمَا تَأْوِي النَّحْلَةُ يَعْسُوبَهَا، يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا۔(الفتن لنعیم:1040)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے لشکر کی تعداد:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: میری امّت کے ایک شخص (حضرت مہدی علیہ الرضوان) سے اہلِ بدر کی تعداد کے برابر (یعنی تین سو تیرہ افراد) رکنِ حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعتِ خلافت کریں گے، پھر اُس کے بعد عراق کے اولیاء اور شام کے اَبدال آئیں گے۔اس خلیفہ سے جنگ کے لئے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ اور مدینہ کے درمیان) بَیداء میں پہنچے گا تو زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا، اُس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی ننھیال بنو کلب میں ہوگی (یعنی سفیانی) چڑھائی کرے گا، اللہ تعالیٰ اُسے بھی شکست دیدیں گے۔يُبَايِعُ لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ، وَأَبْدَالُ الشَّامِ، فَيَأْتِيهِمْ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ، ثُمَّ يَسِيرُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللَّهُ۔(مستدرکِ حاکم:8328)

حضرت محمّد بن الحنفیہ فرماتے ہیں کہ میں ہم حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے حضرت مہدی کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (لطف کے طور پر) فرمایا: دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مہدی کا ظہور آخری زمانہ میں ہوگا (اور بے دینی کا اِس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ اللہ کرنے والوں کو قتل کر دیا جائے گا (ظہورِ مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو اُن کے پاس اکٹھا کر دے گا جیسے بادل کے مختلف ٹکڑے جمع ہو جاتے ہیں، وہ نہ کسی سے ڈریں گے نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے (مطلب یہ ہے کہ اُن کا باہمی ربط و ضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہونے والوں کی تعداد اصحابِ بدر کی تعداد کے مطابق (یعنی 313) ہوگی، اس جماعت کو ایسی (خاص اور جزوی) فضیلت حاصل ہوگی کہ نہ اُن سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے اور نہ

بعد والوں کو حاصل ہو گی، نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالوت کی تعداد کے برابر ہو گی، جنہوں نے طالوت کے ساتھ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں: محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے پوچھا کہ تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، تو اُنہوں نے کعبۃ کے دونوں ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا: حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور ان دونوں ستونوں کے درمیان ہو گا۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَهْدِيِّ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهِ سَبْعًا، فَقَالَ:ذَاكَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: اللَّهَ اللَّهَ قُتِلَ، فَيَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ قَوْمًا قُزُعًا كَقَزَعِ السَّحَابِ، يُؤَلِّفُ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَا يَسْتَوْحِشُونَ إِلَى أَحَدٍ، وَلَا يَفْرَحُونَ بِأَحَدٍ، يَدْخُلُ فِيهِمْ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ، لَمْ يَسْبِقْهُمُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُمُ الْآخِرُونَ، وَعَلَى عَدَدِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ، قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ: قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ: أَتُرِيدُهُ؟ قُلْتُ: «نَعَمْ» ، قَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هَذَيْنِ الْخَشَبَتَيْنِ، قُلْتُ: «لَا جَرَمَ وَاللَّهِ لَا أُرِيهِمَا حَتَّى أَمُوتَ» ، فَمَاتَ بِهَا يَعْنِي مَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى۔(مستدرکِ حاکم:8659)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں آنے والے لشکر کا دھنسنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دمشق کے اطراف سے ”سفیانی“ نامی ایک شخص خروج کرے گا جس کے عام پیروکار قبیلہء کلب کے لوگ ہوں گے، یہ جنگ کرے گا، یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں کو قتل کرے گا، اس کے مقابلہ کے لئے قبیلہ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے، سفیانی اُن سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہیں بچے گی، اِسی دوران میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص (حضرت مہدی رضی اللہ عنہ) کا حرم میں ظہور ہو گا، سفیانی کو ان کی اطلاع ہو گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لئے بھیجے گا، اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چل پڑے گا یہاں تک کہ جب مقام ”بیداء“ (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور سوائے ایک مُخبِر (خبر دینے والے) کے کوئی نہ بچے گا ۔يَخْرُجُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: السُّفْيَانِيُّ فِي عُمْقِ دِمَشْقَ، وَعَامَّةُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ كَلْبٍ، فَيَقْتُلُ حَتَّى يَبْقَرَ بُطُونَ النِّسَاءِ، وَيَقْتُلُ الصِّبْيَانَ، فَتَجْمَعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتَّى لَا يُمْنَعُ ذَنَبُ تَلْعَةٍ، وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي

الْحَرَّةِ فَيَبْلُغُ السُّفْيَانِيَّ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ جُنْدًا مِنْ جُنْدِهِ فَيَهْزِمُهُمْ، فَيَسِيرُ إِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ بِمَنْ مَعَهُ حَتَّى إِذَا صَارَ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ، فَلَا يَنْجُو مِنْهُمْ إِلَّا الْمُخْبِرُ عَنْهُمْ۔(مستدرکِ حاکم:8586)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا مشن:

اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو بھیجیں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھر دی گئی تھی۔لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ، لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا۔(ابوداؤد: 4283)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ زمین ظلم اور جور سے اور سرکشی سے بھر جائے گی، اُس کے بعد میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص (حضرت مہدی رضی اللہ عنہ) پیدا ہوں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُمْلَأَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَعُدْوَانًا، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَنْ يَمْلَأُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا۔(مستدرکِ حاکم:8669)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی بیعت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ایک خلیفہ کی موت کے وقت لوگوں میں (اگلا خلیفہ منتخب کرنے میں) اختلاف ہو جائے گا اس دوران ایک آدمی مدینہ سے نکل کر مکہ کی طرف بھاگے گا لوگ اسے خلافت کے لیے نکالیں گے لیکن وہ اسے ناپسند کرتے ہوں گے پھر لوگ ان کے ہاتھ پر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے۔ پھر ایک لشکر شام سے (حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے خلاف) بھیجا جائے گا، وہ لشکر "بیداء" کے مقام پر زمین میں دھنس جائے گا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے جب لوگ اس لشکر کو دیکھیں گے تو اہل شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں ان کے پاس آئیں گی ان سے بیعت کریں گی پھر ایک آدمی اٹھے گا قریش میں سے جس کی ننھیال بنی کلب میں ہو گی وہ ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا تو وہ اس لشکر پر غلبہ حاصل کر لیں گے اور وہ بنو کلب کا لشکر ہو گا اور ناکامی ہو اس شخص کے لیے جو بنو کلب کے اموال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر حاضر نہ ہو، مہدی مال غنیمت تقسیم کریں گے اور لوگوں میں انکے نبی کی سنت کو جاری کریں گے اور اسلام

اپنی گردن زمین پر ڈال دے گا (سارے کرہ ارض پر اسلام پھیل جائے گا) پھر اس کے بعد سات سال تک وہ زندہ رہیں گے پھر ان کا انتقال ہو جائے گا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ بعض نے ہشام کے حوالہ سے یہ کہا ہے کہ وہ نو سال تک زندہ رہیں گے جبکہ بعض نے کہا کہ سات سال تک رہیں گے۔يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ، وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا، فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ، وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ، وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ، فَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ، ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ» قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ: «تِسْعَ سِنِينَ»، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: «سَبْعَ سِنِينَ»۔(ابوداؤد:4286)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانے کی خوشحالی اور برکات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: میری امت میں ایک مہدی (ہدایت یافتہ پیدا) ہوں گے اگر وہ دنیا میں کم رہے تو بھی سات برس تک رہیں گے ورنہ نو برس تک رہیں گے۔ اس دور میں میری ایسی خوشحال ہو گی کہ اس جیسی خوشحال پہلے کبھی نہ ہوئی ہو گی زمین اس وقت خوب پھل دے گی اور ان سے بچا کر کچھ نہ رکھے گی اور اس وقت مال کے ڈھیر لگے ہوئے ہوں گے ایک مرد کھڑا ہو کر عرض کریگا اے مہدی مجھے کچھ دیجئے؟ وہ کہیں گے (جتنا جی چاہے) لے لو۔يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قُصِرَ فَسَبْعٌ، وَإِلَّا فَتِسْعٌ، فَتَنْعَمُ فِيهِ أُمَّتِي نِعْمَةً، لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا قَطُّ، تُؤْتَى أُكُلَهَا وَلَا تَدَّخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا، وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوسٌ، فَيَقُومُ الرَّجُلُ، فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي، فَيَقُولُ خُذْ۔(ابن ماجہ: 4083)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایسا خلیفہ ظاہر ہو گا جو مال لپ بھر بھر کر دے گا اور اسے شمار تک نہیں کرے گا، بغیر حساب کے مال تقسیم کرے گا۔يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا، لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا، قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ: أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا: لَا۔(مسلم:2913)يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يُعْطِي الْمَالَ بِغَيْرِ عَدَدٍ۔(الفتن لنعیم:1032)۔تَنْعَمُ أُمَّتِي فِي زَمَنِ الْمَهْدِيِّ نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا

مِثْلَهَا قَطُّ، تُرْسَلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، وَلَا تُزْرَعُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنَ النَّبَاتِ إِلَّا أَخْرَجَتْهُ، وَالْمَالُ كَدُوسٌ، يَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ:يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي، فَيَقُولُ: خُذْ۔(الفتن لنعیم:1048)

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:میری امّت کے آخر میں مہدی پیدا ہو گا، اللہ تعالیٰ اُس پر خوب بارش برسائے گا، زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی، اور وہ لوگوں کو یکساں طور پر دے گا، اس کے زمانہ خلافت میں مویشیوں کی کثرت اور اُمّت میں عظمت ہو گی ،(وہ خلافت کے بعد)سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا، وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ، يَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا۔(مستدرکِ حاکم:8673)

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں:وہ میری امّت میں لوگوں کے باہم اختلاف واضطراب اور سختیوں کے زمانہ میں بھیجے جائیں گے ،(زمین کو)عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ اس سے قبل زمین جور و ستم سے بھری ہو گی ، زمین و آسمان والے اُن سے خوش ہوں گے ، وہ لوگوں کو یکساں طور پر مال دیں گے (دینے میں کوئی امتیاز نہیں کریں گے)اللہ تعالیٰ (ان کے دورِ خلافت میں)میری امّت کے دلوں کو استغناء اور بے نیازی سے بھر دیں گے ، اُن کا انصاف سب کو عام ہو گا ، وہ اپنے منادی کو حکم دیں گے کہ عمومی طور پر اعلان کردو کہ جس کو مال کی ضرورت ہو(وہ آجائے، اس اعلان پر)مسلمانوں کی جماعت میں سے صرف ایک شخص کھڑا ہو گا اور کہے گا کہ میں مال لینا چاہتا ہوں ،حضرت مہدی فرمائیں گے : جاؤ خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا)تو خازن اس سے کہے گا: اپنے دامن میں بھر لے ، چنانچہ وہ شخص اپنی حاجت کے مطابق دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے عمل پر) ندامت محسوس ہو گی اور وہ (اپنے دل میں کہے گا)، کیا امّتِ محمدیہ ﷺ میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں ؟یا یوں کہے گا: میرے لئے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے لئے کافی ہے ؟(اس ندامت پر)وہ مال واپس کرنا چاہے گا لیکن اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا: ہم دیدینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ حضرت مہدی ؓ عدل و انصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے (اور پھر اُن کی وفات ہو جائے گی)اُن کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہو گی۔أُبَشِّرُكُمْ بِالْمَهْدِيِّ يُبْعَثُ فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلَازِلَ، فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، يَقْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا صِحَاحًا؟ قَالَ: بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ:وَيَمْلَأُ اللهُ قُلُوبَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِنًى، وَيَسَعُهُمْ عَدْلُهُ، حَتَّى يَأْمُرَ مُنَادِيًا فَيُنَادِي فَيَقُولُ:

مَنْ لَهُ فِي مَالٍ حَاجَةٌ؟ فَمَا يَقُومُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ فَيَقُولُ: أنا، فيقول: ائْتِ السَّدَّانَ - يَعْنِي الْخَازِنَ - فَقُلْ لَهُ: إِنَّ الْمَهْدِيَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَالًا، فَيَقُولُ لَهُ: احْثِ حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ فِي حِجْرِهِ وَأَبْرَزَهُ نَدِمَ، فَيَقُولُ: كُنْتُ أَجْشَعَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ نَفْسًا، أَوَعَجَزَ عَنِّي مَا وَسِعَهُمْ؟ قَالَ: فَيَرُدُّهُ فَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ، فَيُقَالُ لَهُ: إِنَّا لَا نَأْخُذُ شَيْئًا أَعْطَيْنَاهُ، فَيَكُونُ كَذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ - أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ، أَوْ تِسْعَ سِنِينَ - ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ بَعْدَهُ۔(مسند احمد :11325)(مجمع الزوائد:12393)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور ایک "نفسِ زکیّہ" یعنی پاکیزہ انسان کے قتل کے بعد ہوگا، جس وقت "نفسِ زکیّہ" قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان کے قاتلوں پر غضب ناک ہوں گے، اُس کے بعد لوگ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں گے اور اُنہیں اُس دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے جو اپنے شبِ زفاف میں شوہر کے پاس رخصت ہو کر جا رہی ہو، پھر حضرت مہدی رضی اللہ عنہ ساری زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، زمین اپنی پیداوار نکل ڈالی گی، آسمان اپنی بارش برسادے گا، اُن کے زمانہ خلافت میں امّت اس قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوشحالی کبھی نہیں ملی ہوگی۔أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ ؛ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ، فَأَتَى النَّاسَ الْمَهْدِيُّ ، فَزَفُّوهُ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا ، وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا ، وَتَنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ۔(ابن ابی شیبہ:37653)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا مقام:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم عبد المطلب کی اولاد جنت کے سردار ہیں: یعنی مَیں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین، اور مہدی رضی اللہ عنہم۔نَحْنُ وَلَدَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَنَا، وَحَمْزَةُ، وَعَلِيٌّ، وَجَعْفَرٌ، وَالْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ، وَالْمَهْدِيُّ۔(ابن ماجہ: 4087)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو ایک ہی شب میں (خلافت کی) صلاحیت والا بنادیں گے۔الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ، يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ۔(ابن ماجہ: 4085)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کتنا عرصہ رہیں گے:

سات سال تک وہ زندہ رہیں گے پھر ان کا انتقال ہو جائے گا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض نے ہشام کے حوالہ سے یہ کہا ہے کہ وہ نو سال تک زندہ رہیں گے جبکہ بعض نے کہا کہ سات سال تک رہیں گے۔فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ، ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ» قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ: «تِسْعَ سِنِينَ»، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: «سَبْعَ سِنِينَ»۔(ابوداؤد:4286)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مہدی مجھ سے ہوں گے روشن پیشانی اور بلند ناک والے ہوں گے زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھریں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی تھی اور سات سال تک حکومت کریں گے۔الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ۔(ابوداؤد:4285)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: میری امت میں ایک مہدی ہوں گے اگر وہ دنیا میں کم رہے تو بھی سات برس تک رہیں گے ورنہ نو برس تک رہیں گے۔ اس دور میں میری ایسی خوشحال ہو گی کہ اس جیسی خوشحال پہلے کبھی نہ ہوئی ہو گی زمین اس وقت خوب پھل دے گی اور ان سے بچا کر کچھ نہ رکھے گی اور اس وقت مال کے ڈھیر لگے ہوئے ہوں گے ایک مرد کھڑا ہو کر عرض کریگا اے مہدی مجھے کچھ دیجئے؟ وہ کہیں گے (جتنا جی چاہے) لے لو۔يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قُصِرَ فَسَبْعٌ، وَإِلَّا فَتِسْعٌ، فَتَنْعَمُ فِيهِ أُمَّتِي نِعْمَةً، لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا قَطُّ، تُؤْتَى أُكُلَهَا وَلَا تَدَّخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا، وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوسٌ، فَيَقُومُ الرَّجُلُ، فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي، فَيَقُولُ خُذْ۔(ابن ماجہ: 4083)يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا، وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ، يَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا ، يَعْنِي حِجَجًا۔(مستدرک حاکم:8673)

۔ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَمْلِكُ جَبَلَ الدَّيْلَمِ وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةَ۔(ابن ماجہ:2779)

امام مہدی رضی اللہ عنہ کہاں پیدا ہوں گے؟اس سلسلہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک روایت منقول ہے کہ

خلاصہ:

1. حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظہور قیامت کی ان بڑی علامتوں کی ابتدائی کڑی ہے جو بالکل قربِ قیامت میں ظاہر ہوں گی اور ان کے ظہور کے بعد قیامت کے آنے میں زیادہ وقفہ نہیں ہو گا۔

2. مدینہ طیبہ میں ان کی پیدائش و تربیت ہو گی۔ مکہ مکرمہ میں ان کی بیعت و خلافت ہو گی اور بیت المقدس ان کی ہجرت گاہ ہو گی۔

3. ان کی عمر چالیس برس کی ہو گی جب ان سے بیعتِ خلافت ہو گی، ان کی خلافت کے ساتویں سال کانا دجال نکلے گا، اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے دو سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزریں گے اور ۴۹ برس میں ان کا وصال ہو گا۔

4. حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہوں گے اور نجیب الطرفین سید ہوں گے۔ ان کا نام نامی "محمد" اور والد کا نام "عبد اللہ" ہو گا۔ جس طرح صورت و سیرت میں بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے اسی طرح وہ شکل و شباہت اور اخلاق و شمائل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے، وہ نبی نہیں ہوں گے، نہ ان پر وحی نازل ہو گی، نہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے۔

5. ان کی کفار سے خوں ریز جنگیں ہوں گی، ان کے زمانے میں کانے دجال کا خروج ہو گا اور وہ لشکر دجال کے محاصرے میں گھِر جائیں گے، ٹھیک نماز فجر کے وقت دجال کو قتل کرنے کے لئے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور فجر کی نماز حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں پڑھیں گے، نماز کے بعد دجال کا رخ کریں گے، وہ لعین بھاگ کھڑا ہو گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب کریں گے اور اسے "بابِ لُدّ" پر قتل کر دیں گے، دجال کا لشکر تہ تیغ ہو گا اور یہودیت و نصرانیت کا ایک ایک نشان مٹا دیا جائے گا۔

خروجِ دجّال :

دجالی فتنہ کی ہولناکی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے :حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے ، میں بھی تمہیں ڈراتا ہوں۔لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ۔(ترمذی:2234)

ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی امّت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امّت ہو لہٰذا وہ تمہارے اندر ضرور نکلے گا۔إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ۔(مستدرکِ حاکم:8620)

نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ صبح کے وقت دجال کا تذکرہ کیا اور اُس کے تذکرے کو کبھی بلند کیا اور کبھی پست، یہاں تک کہ ہمیں اُس کے بارے میں یہ گمان ہونے لگا کہ کہیں وہ یہیں درختوں کے جھنڈ میں نہ ہو۔ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ۔(ترمذی:2240)

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑا پیدا نہیں کیا گیا۔مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ۔(مسلم:2946)مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فِتْنَةٌ أَكْبَرُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔(ابن ابی شیبہ:37471)مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ وَقِيَامِ السَّاعَةِ فِتْنَةٌ أَعْظَمُ مِنَ الدَّجَّالِ۔(طبرانی کبیر:22/174)

دجال کے آنے سے پہلے کے حالات :

احادیثِ طیّبہ میں دجال کے آنے سے قبل کچھ علامات اور پیش آنے والے واقعات ذکر کیے گئے ہیں:

1. **دین انتہائی کمزوری کا شکار ہو چکا ہو گا**۔حدیث میں ہے :دجال ایسے زمانے میں نکلے گا جبکہ دین میں کمزوری آچکی ہو گی اور علم رخصت ہو رہا ہو گا۔يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي خَفْقَةٍ مِنَ الدِّينِ،وَإِدْبَارٍ مِنَ الْعِلْمِ۔(مسند احمد:14954)
2. **علم اُٹھ چکا ہو گا ہو گا اور جہالت عام ہو گی**۔(ایضاً)

3. **اچھے لوگ کم رہ جائیں گے**۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دجال ایسے وقت میں نکلے گا جب اچھے لوگ کم رہ جائیں گے، دین میں کمزوری آجائے گی اور آپس کی عداوتیں پھیلی ہوئی ہوں گی، پس وہ ہر گھاٹ پر اُترے گا اور (مسافتیں اتنی تیز رفتاری سے قطع کرے گا کہ گویا) اس کے لئے زمین لپیٹ دی جائے گی جیسے کہ مینڈھے کی کھال لپیٹ دی جاتی ہے۔يَخْرُجُ فِي بُغْضٍ مِنَ النَّاسِ، وَخِفَّةٍ مِنَ الدِّينِ، وَسُوءِ ذَاتِ بَيْنٍ، فَيَرِدُ كُلَّ مَنْهَلٍ، فَتُطْوَى لَهُ الْأَرْضُ طَيَّ فَرْوَةِ الْكَبْشِ۔(مستدرکِ حاکم:8612)

4. **باہمی عداوتیں پھیلی ہوئی ہوں گی**۔(ایضاً)

5. **ایمان والے لوگ منافق اور مخلص دو طبقوں میں بٹ چکے ہوں گے**۔حدیث میں ہے :ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے فتنوں کو بیان فرمایا اور بہت تفصیل سے بیان فرمایا یہاں تک کہ ”اَحلاس“ کے فتنے کو بیان فرمایا، کسی نے پوچھا یہ اَحلاس کا فتنہ کیا ہے ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ فتنہ بھاگنے اور لڑنے کا فتنہ ہو گا پھر خوشحالی اور آسودگی کا فتنہ آئے گا، اس کا دھواں ایسے شخص کے قدموں کے نیچے سے نکلے گا جو یہ گمان کرتا ہو گا کہ وہ مجھ سے ہے حالآنکہ وہ مجھ سے نہیں، بے شک میرے اولیاء تو پرہیز گار لوگ ہیں، پھر لوگ ایک نااہل شخص پر متفق ہو جائیں گے، پھر تاریک فتنہ ہو گا، یہ فتنہ ایسا ہو گا کہ امّت کا کوئی فرد نہیں بچے گا، ہر شخص کو اس کے تھپیڑے لگیں گے، جب بھی کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ اور لمبا ہو جائے گا، ان فتنوں میں آدمی صبح کو مومن ہو گا اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ لوگ اسی حالت میں ہوں گے، یہاں تک کہ دو خیموں میں بٹ جائیں گے : ایک ایمان والوں کا خیمہ جس میں بالکل نفاق نہیں ہو گا دوسرا نفاق والوں کا خیمہ جس میں ایمان نہیں ہو گا۔ اُس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنَ الْيَوْمِ أَوْ غَدٍ۔تو جب تم لوگ اس طرح تقسیم ہو جاؤ تو بس دجال کا انتظار کرنا کہ آج آئے یا کل۔(مسند احمد:6168)(ابوداؤد:4242)

6. **دھوکے اور مکرو فریب کے چند سال گزریں گے**۔چنانچہ حدیث میں ہے: دجال کے آنے سے پہلے دھوکے اور فریب کے چند سال آئیں گے، جن میں بارش تو بکثرت ہو گی لیکن غلّہ و اناج کم اُگے گا، ان میں جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا، خائن کو امانت دار اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا، اس زمانہ میں امور عامہ کے بارے میں کمینہ اور حقیر

آدمی بات چیت کرتا ہوگا۔يَكُونُ أَمَامَ الدَّجَّالِ سِنُونَ خَوَادِعُ، يَكْثُرُ فِيهَا الْمَطَرُ، وَيَقِلُّ فِيهَا النَّبْتُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وتَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ۔(طبرانی کبیر:68/18)

7. **پیداوار یں کمی ہوگی**۔حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دجال کے آنے سے پہلے تین سال ہوں گے: پہلے سال آسمان اپنی تہائی بارش روک لے گا اور زمین اپنی ایک پیداوار روک لے گی، دوسرے سال آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین بھی اپنی دو تہائی پیداوار روک لے گی، اور تیسرے سال آسمان اپنی مکمل بارش روک لے گا اور زمین بھی اپنی پوری پیداوار روک لے گی جس سے کُھر رکھنے والے داڑھ رکھنے والے تمام مویشی مر جائیں گے۔إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِينَ، سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَ قَطْرِهَا، وَالْأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا، وَالْأَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا، وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ، وَالْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ، فَلَا تَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ، وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَتْ۔(الفتن لنعیم:1481)

8. **لوگوں کے سوچنے کا انداز بدل چکا ہوگا**۔لوگ صحیح اِسلامی افکار و نظریات سے عاری ہو چکے ہوں گے، جیسا کہ ابھی حدیث میں گزرا ہے کہ دجال سے قبل دھوکہ اور مکر فریب کے سالوں میں لوگوں کی یہ حالت ہو چکی ہوگی کہ جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا، خائن کو امانت دار اور امانت دار کو خائن سمجھا جانے لگے گا۔(طبرانی کبیر:68/18) یہ سب دجالی نظام کے مکر و فریب کا نتیجہ ہوگا جو دجالی فتنے کا شکار ہونے والے لوگوں کو حق اور باطل کی پہچان سے محروم کر دے گا

9. **کمینے اور حقیر قسم کے لوگ امور عامہ کے بارے میں بات چیت کرنے لگیں گے**۔حدیث کے مطابق دجال کے آنے سے قبل دھوکے اور مکر و فریب کے سالوں میں یہ حالت ہوگی کہ امور عامہ کے بارے میں کمینہ اور حقیر آدمی **بات چیت کرتا ہوگا**۔يَكُونُ أَمَامَ الدَّجَّالِ سِنُونَ خَوَادِعُ، يَكْثُرُ فِيهَا الْمَطَرُ، وَيَقِلُّ فِيهَا النَّبْتُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وتَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ۔(طبرانی کبیر:68/18)

10. **تین مرتبہ لوگوں کے گھبرانے کا واقعہ پیش آچکا ہوگا۔** نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: مسلمانوں کے تین شہر ایسے ہوں گے کہ ان میں سے ایک شہر تو دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پر واقع ہوگا، دوسرا شہر حیرہ کے مقام پر ہوگا اور تیسرا شام میں، پس تین مرتبہ (ایسا واقعہ پیش آئے گا کہ) لوگ گھبرا اُٹھیں گے پھر جلد ہی لوگوں کے برابر میں دجال نکل آئے گا۔ يَكُونُ لِلْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةُ أَمْصَارٍ: مِصْرٌ بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ، وَمِصْرٌ بِالْحِيرَةِ، وَمِصْرٌ بِالشَّامِ، فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ، فَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أَعْرَاضِ النَّاسِ۔ (مسند احمد:17900)

11. **قسطنطنیہ کی فتح۔** نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت سے پہلے یہ واقعہ ضرور ہو کر رہے گا کہ اہلِ روم "اعماق یا وابق" کے مقام پر پہنچ جائیں گے، اُن کی طرف مدینہ منوّرہ سے ایک لشکر پیش قدمی کرے گا جو اس زمانہ کے بہترین لوگ ہوں گے۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے صف بستہ ہوں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے جو آدمی قید کیے گئے ہیں (اور اب مسلمان ہو چکے ہیں) انہیں اور ہمیں تنہا چھوڑ دو ہم ان سے جنگ کریں گے، مسلمان کہیں گے: نہیں واللہ! ہم ہرگز اپنے بھائیوں کو تمہارے حوالہ نہیں کریں گے اس پر وہ ان سے جنگ کریں گے، اب ایک تہائی مسلمان تو بھاگ کھڑے ہوں گے جن کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں کرے گا (یعنی اُنہیں توبہ کی توفیق ہی نہیں ہوگی) اور ایک تہائی مسلمان قتل ہو جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل الشہداء (بہترین شہید) ہوں گے اور باقی ایک تہائی مسلمان فتح حاصل کرلیں گے (جس کے نتیجہ میں) یہ آئندہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ و مامون ہو جائیں گے۔ اس کے بعد جلد ہی یہ لوگ قسطنطنیہ فتح کرلیں گے اور اپنی تلواریں زیتون کے درخت پر لٹکا کر ابھی یہ لوگ مالِ غنیمت تقسیم ہی کر رہے ہوں گے کہ شیطان ان میں چیخ کر یہ آواز لگائے گا کہ "مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں (بستیوں) میں گھس گیا ہے۔ یہ سنتے ہی یہ لشکر (دجال کے مقابلے کے لئے قسطنطنیہ) سے روانہ ہو جائے گا اور یہ خبر (اگرچہ) غلط ہوگی لیکن جب یہ لوگ شام پہنچیں گے تو دجال واقعی نکل جائے گا۔ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ .... فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمِ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذَلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ۔ (مسلم:2897)

12. **عرب اُس زمانے میں بہت تھوڑے ہوں گے**۔ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے دجالی فتنے کے نشیب و فراز بڑی تفصیل سے بیان فرمائے، ایک صحابیہ حضرت اُمّ شریک بنت ابی العسکر رضی اللہ عنہا نے سوال کیا کہ عرب اُس وقت کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ، وَجُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ۔ عرب اُس زمانہ میں تھوڑے ہوں گے اور اُن میں سے اکثر "بیت المقدس" میں ہوں گے اور اُن کا امام ایک مردِ صالح ہو گا۔(ابن ماجہ:4077)

13. **منبر و محراب سے دجال کے تذکرے ختم ہو چکے ہوں گے**۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: دجال اُس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک کہ لوگ اس کے تذکرہ سے غافل نہ ہو جائیں، یہاں تک کہ (مساجد کے) ائمہ بھی منبر و محراب پر اس کا تذکرہ کرنا چھوڑدیں۔لَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى يَذْهَلَ النَّاسُ عَنْ ذِكْرِهِ، وَحَتَّى تَتْرُكَ الْأَئِمَّةُ ذِكْرَهُ عَلَى الْمَنَابِرِ۔(مجمع الزوائد:12499)

14. **زمین کا پانی نیچے ہو جائے گا**۔حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دجال کے آنے کی کچھ متعیّن نشنیاں ہیں: جب چشمے نیچے چلے جائیں (پانی نیچے ہو جائے)، نہروں کا پانی نکال لیا جائے، گھاس پیلی ہو جائے، قبیلہ مَذحج اور ہمدان عراق سے قِنّسرین منتقل ہو جائیں، تو تم اُس وقت دجال کا انتظار کرو کہ صبح آجائے یا شام کو آجائے۔لِلدَّجَّالِ آيَاتٌ مَعْلُومَاتٌ: إِذَا غَارَتِ الْعُيُونُ، وَنَزَفَتِ الْأَنْهَارُ، وَاصْفَرَّ الرَّيْحَانُ، وَانْتَقَلَتْ مَذْحِجُ وَهَمْدَانُ مِنَ الْعِرَاقِ، فَنَزَلَتْ قِنَّسْرِينَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ غَادِيًا أَوْ رَائِحًا۔(مستدرکِ حاکم:8420)

دجال کا حُلیہ:

رنگ: رنگ سرخ و سفید ہو گا۔الدَّجَّالُ أَحْمَرُ هِجَانٌ۔(طبرانی اوسط:1648)

جسم: جسم بھاری بھرکم ہو گا۔الدَّجَّالُ أَحْمَرُ هِجَانٌ، ضَخْمٌ فَيْلَمِيٌّ۔(طبرانی اوسط:1648)

قَد: قد کے اعتبار سے پستہ قد ہو گا۔ إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ۔(ابوداؤد:4320)

بال: سر کے بال بہت زیادہ ہوں گے، گھنگریالے ہوں گے اور الجھے ہوئے ہوں گے۔إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ۔(ترمذی:2240) جُفَالُ الشَّعَرِ—جفال الشعر:أي كثيره۔(مسلم:2934)كَأَنَّ شَعْرَ رَأْسِهِ أَغْصَانُ شَجَرَةٍ۔(طبرانی اوسط:1648)

آنکھ: اُس کی دونوں آنکھیں خراب ہوں گی، بائیں آنکھ سے کانا ہو گا اور دائیں آنکھ پر ایک موٹی پھلی ہو گی۔ وَهُوَ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُسْرَى، بِعَيْنِهِ الْيُمْنَى ظُفْرَةٌ غَلِيظَةٌ۔(مسند احمد:21929)أَعْوَر الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔(مسلم:169) أَلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ۔(مسلم:4/2247)إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِئَةٌ۔(مسلم:2937) مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى كَأَنَّهَا عَيْنُ أَبِي يَحْيَى لِشَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ۔(مستدرک حاکم:1230)

عمر: نوجوان ہو گا۔ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ شَبِيهٌ بِعَبْدِ العُزَّى بْنِ قَطَنٍ۔(ترمذی:2240)

مشابہ: عبد العُزّیٰ بن قَطَن خزاعی کے مشابہ ہو گا۔ شَبِيهٌ بِعَبْدِ العُزَّى بْنِ قَطَنٍ۔(ترمذی:2240) أَلَا وَإِنَّهُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ كَأَنَّهَا عَيْنُ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ الْخُزَاعِيِّ۔(مستدرک:8614)

کافر: دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر "ك ،ف، ر" لکھا ہو گا جس کو ہر وہ شخص پڑھ سکے گا جو مومن ہو گا اور دجال کے عمل کو ناپسند کرتا ہو گا ، خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا نہیں ۔إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ:كَافِرٌ، يَقْرَأُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ۔(ترمذی:2235)الدَّجَّالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ "ك ف ر" أَيْ كَافِرٌ۔(مسلم:2933)

فائدہ........دجال کی آنکھوں کے بارے میں روایات میں مختلف الفاظ آئے ہیں، راجح یہ ہے کہ اُس کی دونوں ہی آنکھیں خراب ہوں گی ، بائیں آنکھ سے کانا ہو گا اور دائیں آنکھ پر ایک موٹی پھلی ہو گی۔بائیں آنکھ کے بارے میں روایات میں "طافئة "کالفظ آتا ہے جس کا مطلب ہے" بے نور اور بجھی ہوئی" اور اِسی کو "ممسوح العین الیسریٰ بھی کہا گیا ہے۔اور دائیں آنکھ کے بارے میں "طافِیہ" کالفظ آیا ہے جو ابھری ہوئی اور باہر نکلی ہوئی کو کہا جاتا ہے اور اِسی کو بعض روایات میں باہر نکلے ہوئے انگور سے تشبیہ دی گئی ہے۔(علاماتِ قیامت، عثمانی:99)

دجال کہاں سے نکلے گا؟

دجال کہاں سے نکلے گا، اس بارے میں احادیث کے اندر چار مقام ملتے ہیں:

1. **شام اور عراق کے درمیان**۔يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالًا۔(ترمذی:2240)
2. **خوزوکِرمان(خراسان کی طرف کے علاقے)**۔لَيَنْزِلَنَّ الدَّجَّالُ خُوزَ وَكِرْمَانَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا، وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ۔(مسند احمد:8453)يَهْبِطُ الدَّجَّالُ خُوزَ وَكَرْمَانَ فِي ثَمَانِينَ أَلْفًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ، وَيَلْبَسُونَ الطَّيَالِسَةَ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔(مسند ابی یعلیٰ موصلی:5976)لَيَهْبِطَنَّ الدَّجَّالُ خُوزَ وَكَرْمَانَ فِي ثَمَانِينَ أَلْفًا، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔(الفتن لنعیم بن حماد:1913)
3. **خراسان**۔الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ۔(ترمذی:2237)
4. **اصبہان کے مقام یہودیہ**۔يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ يَهُودِيَّةِ أَصْبَهَانَ۔(مستدرکِ حاکم: 8611)

تطبیق: ان چاروں مقامات کے درمیان تطبیق یہ ذکر کی گئی ہے: دجال کا خروج سب سے پہلے شام اور عراق کے درمیان کی گھاٹی سے ہوگا، مگر اُس وقت اُس کی شہرت نہ ہوگی، اُس کے اعوان و انصار (مددگار) یہودیہ گاؤں میں اُس کے منتظر ہوں گے، وہ وہاں جائے گا اور اُن کو ساتھ لے کر پہلا پڑاؤ خوز و کرمان میں کرے گا، پھر مسلمانوں کے خلاف اس کا خروج خراسان سے ہوگا۔(تحفۃ الالمعی:5/606)

دجال کا دعویٰ:

پہلے نبوّت کا دعویٰ کرے گا، اور پھر ربّ ہونے کا دعوی کرے گا۔إِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ: أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي ، ثُمَّ يَبْدَأُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ وَلَنْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا۔(الفتن لحنبل بن اسحٰق:37)

دجال کے فتنے سے بچنے کے طریقے:

1. **سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات پڑھنا**۔فَمَنْ رَآهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الكَهْفِ۔(ترمذی:2240) فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ، فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ۔(ابوداؤد:4321)
2. **سورۃ الکہف کی آخری دس آیات پڑھنا**۔مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنَ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔(سنن کبریٰ للنسائی:10720)
3. **سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات یاد کرنا**۔مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ۔(مسلم:809)
4. **ثابت قدم رہنا**۔يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالًا، يَا عِبَادَ اللَّهِ اثْبُتُوا۔(ترمذی:2240)
5. **دجال کے آنے سے پہلے اعمال صالحہ میں لگنا۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چھ چیزوں کے ظاہر ہونے سے پہلے اعمال میں سبقت کرو: دجال، دھواں، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عام موت (یعنی قیامت) اور خاص تم میں سے کسی کا مرنا**۔بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: الدَّجَّالَ، وَالدُّخَانَ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ۔(مسلم:2947)العِبَادَةُ فِي الهَرْجِ كَالهِجْرَةِ إِلَيَّ۔(ترمذی:2201)
6. **اُس کے چہرے پر تھوک دینا: (یعنی اُس کے خدائی کو تسلیم کرنے اور حمایت و تعاون سے انکار کردینا)**۔فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَتْفُلْ فِي وَجْهِهِ۔(الفتن لحنبل بن اسحٰق:37)
7. **اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا**۔فَمَنِ ابْتُلِيَ بِنَارِهِ فَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ،وَلْيَسْتَعِنْ بِاللَّهِ،حَتَّى تَكُونَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا كَمَا كَانَتْ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ۔(الفتن لحنبل بن اسحٰق:37)
8. **دجال کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا**۔تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔(ابن ابی شیبہ:37461)عُوذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔(مسلم:132)تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔(مسلم:2867)اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ خَمْسٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔(نسائی:5511)أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ

الدَّجَّالِ۔(بخاری:832) إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ: اللهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔(مسلم:588)

9. **تسبیح، تہلیل اور تکبیر پڑھنا**۔عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ جَهْدًا شَدِيدًا يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ الدَّجَّالِ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ، قُلْتُ: فَمَا يُجْزِئُ الْمُؤْمِنَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الطَّعَامِ؟ قَالَ: التَّسْبِيحُ وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ۔(مسند ابویعلیٰ موصلی:4607)

10. **دجال سے جتنا دور رہنا اور بھاگنا ممکن ہو بھاگا اور دور رہا جائے**۔مَنْ سَمِعَ مِنْكُمْ بِخُرُوجِ الدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ مَا اسْتَطَاعَ،فَإِنَّ الرَّجُلَ يَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ،فَمَا يَزَالُ بِهِ حَتَّى يَتْبَعَهُ مِمَّا يَرَى مِنَ الشُّبُهَاتِ۔(ابن ابی شیبہ:37459)(ابوداؤد:4319)مَنْ سَمِعَ مِنْكُمْ بِالدَّجَّالِ فَلْيَفِرَّ مِنْهُ، فَإِنَّهُ يَأْتِيهِ الرَّجُلُ فَيَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتْبَعُهُ مِمَّا يَرَى مِنَ الشُّبُهَاتِ۔(طبرانی کبیر:18/221)مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَيَنْأْ عَنْهُ–فَقَالَهَا ثَلَاثًا–فَإِنَّ الرَّجُلَ يَأْتِيهُ فَيَتْبَعُهُ فَيَحْسَبُ أَنَّهُ صَادِقٌ لِمَا بُعِثَ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔(مستدرک حاکم:8616)

11. **پہاڑوں کی چوٹیوں پر نکل جانا یا گھروں کا ٹاٹ بن جانا**۔حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دجال کا سنو تو اُس سے بھاگو، اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر نکل جانے کی تلقین کرو، وہاں نہ جاسکیں تو اُنہیں کہو کہ اپنے گھروں کا ٹاٹ بن جائیں:فَإِذَا سَمِعْتَ بِهِ فَالْهَرَبَ الْهَرَبَ ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَنْ خَلَّفْتُ؟ قَالَ: مُرْهُمْ فَلْيَلْحَقُوا بِرُءُوسِ الْجِبَالِ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يُتْرَكُوا وَذَاكَ، قَالَ: مُرْهُمْ أَنْ يَكُونُوا أَحْلَاسًا مِنْ أَحْلَاسِ بُيُوتِهِمْ۔(مستدرک حاکم:8611)

12. **دجال کی آگ کا انتخاب**:دجال کے پاس آگ اور پانی ہوگا، اگر کسی کو دجال کا سامنا کرنا پڑجائے تو اُسے چاہیئے کہ پانی کے مقابلے میں دجال کی آگ کو اختیار کرے، کیونکہ وہ آگ نہیں بلکہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ، فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ۔(بخاری:3450)مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ، أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ، مَاءٌ أَبْيَضُ، وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ، نَارٌ تَأَجَّجُ، فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ، فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ، ثُمَّ لْيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ۔(مسلم:2934)

دجال کے فتنے سے بچنے کی دعائیں:

1. عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ:أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلاَةِ: **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا، وَفِتْنَةِ المَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ المَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ**۔(بخاری:832)

2. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ قُولُوا:**اللهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ**۔(مسلم:590)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ:**اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ**۔ (ابوداؤد:984)

3. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ يَقُولُ: **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ بَاطِنِهَا وَظَاهِرِهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَعْوَرِ الْكَذَّابِ**۔(تهذيب الآثار مسند عمر:863)

4. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَدْعُو:**أَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ وَالكَسَلِ، وَأَرْذَلِ العُمُرِ، وَعَذَابِ القَبْرِ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَفِتْنَةِ المَحْيَا وَالمَمَاتِ**۔(بخاری:4707)

5. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الكَسَلِ وَالهَرَمِ، وَالمَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ، وَمِنْ فِتْنَةِ القَبْرِ، وَعَذَابِ القَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الغِنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ**۔(بخاری:6368)

6. كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا مَا يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ:**اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَشَرِّ**

فِتْنَةِ الْغِنَى، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَأَنْقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔(نسائی:5466)

دجال کے رہنے کی مدّت:

کُل چالیس دن رہے گا، جس میں سے پہلا دن ایک سال، دوسرا دن ایک مہینہ، تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور اُس کے بعد بقیہ ایام معمول کے مطابق ہوں گے، اِس طرح تقریباً 439 دن بن جاتے ہیں، یعنی ایک سال، دو مہینے اور چودہ دن۔ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا لَبْثُهُ فِي الأَرْضِ؟ قَالَ:«أَرْبَعِينَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ»۔(ترمذی:2240)

دجال کی ظاہری طاقت اور اُس کی شعبدہ بازیاں :

1. **ہواؤں والے بادل کی طرح اُس کی رفتار ہوگی۔**قُلْنَا:يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا سُرْعَتُهُ فِي الأَرْضِ؟ قَالَ:كَالغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ۔(ترمذی:2240)
2. **اپنے نہ ماننے والوں سے اُن کا مال و متاع چھین لے گا۔**فَيَأْتِي القَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيُكَذِّبُونَهُ وَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَتَتْبَعُهُ أَمْوَالُهُمْ وَيُصْبِحُونَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ۔(ترمذی:2240)
3. **اپنے ماننے والوں کو دنیا کا ظاہری مال و متاع خوب دے گا۔**ثُمَّ يَأْتِي القَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَيُصَدِّقُونَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ، وَيَأْمُرُ الأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ، فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ كَأَطْوَلِ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَمَدِّهِ خَوَاصِرَ وَأَدَرِّهِ ضُرُوعًا، قَالَ: ثُمَّ يَأْتِي الخَرِبَةَ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَيَتْبَعُهُ كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ۔(ترمذی:2240)
4. **ایک نوجوان کو مار کر زندہ کردے گا۔**يَدْعُو رَجُلًا شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ۔(ترمذی:2240)يَأْتِي الدَّجَّالُ،وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ، أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ،فَيَقُولُ

أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ، الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ،فَيَقُولُ الدَّجَّالُ:أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا، ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ:لاَ،فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ:وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي اليَوْمَ،فَيَقُولُ الدَّجَّالُ:أَقْتُلُهُ فَلاَ أُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔(بخاری:1882)وَإِنَّهُ يُسَلَّطُ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا ثُمَّ يُحْيِيهَا،لَا يُسَلَّطُ عَلَى غَيْرِهَا۔(ابن ابی شیبہ:37506)راجع للبسط(مسلم:2938)

5. **دجال کے پاس آگ اور پانی ہو گا، جسے لوگ پانی سمجھیں گے وہ آگ ہو گی اور جسے آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا پانی ہو گا** ۔ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ، أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ، مَاءٌ أَبْيَضُ، وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ، نَارٌ تَأَجَّجُ، فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ، فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ، ثُمَّ لْيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ۔(مسلم:2934)إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا،فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ نَارٌ فَمَاءٌ عَذْبٌ بَارِدٌ،فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ ذَلِكَ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ بَارِدٌ۔(ابن ابی شیبہ:37505)

6. **دجال کے پاس جنت اور جہنم ہو گی، لیکن اُس کی جہنم جنت اور جنت جہنم ہو گی۔** إِنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ۔(ابن ابی شیبہ:37506)

7. **دجال کے پاس پانی کی نہر اور روٹیوں کا پہاڑ ہو گا۔** وَإِنَّ مَعَهُ نَهْرَ مَاءٍ وَجَبَلَ خُبْزٍ۔(ابن ابی شیبہ:37506)

8. **دجال کے ساتھ دو پہاڑ ہوں گے: ایک آگ اور دھوئیں کا ہو گا، دوسرا درخت اور نہروں کا ہو گا۔** وَمَعَهُ جَبَلَانِ جَبَلٌ مِنْ دُخَانٍ وَنَارٍ، وَجَبَلٌ مِنْ شَجَرٍ وَأَنْهَارٍ، وَيَقُولُ هَذِهِ الْجَنَّةُ وَهَذِهِ النَّارُ۔(مستدرکِ حاکم:8611)

9. **حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال ہر گھاٹ پر اترے گا اور اُس کے لئے زمین ایسے لپیٹی جائے گی جیسے مینڈھے کی کھال۔** فَيَرِدُ كُلَّ مَنْهَلٍ، فَتُطْوَى لَهُ الْأَرْضُ طَيَّ فَرْوَةِ الْكَبْشِ۔(مستدرکِ حاکم:8612)

10. **اُس کی سواری گدھا ہو گی جس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہو گا۔** وَلَهُ حِمَارٌ يَرْكَبُهُ عَرْضُ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا۔(مستدرکِ حاکم: 8613)وَلَا يُسَخَّرُ لَهُ مِنَ الْمَطَايَا إِلَّا الْحِمَارُ۔(مستدرک:8612)

11. **دجال مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست اور مُردے کو زندہ کردے گا۔** إِنَّ الدَّجَّالَ خَارِجٌ، وَهُوَ أَعْوَرُ، عَيْنِ الشِّمَالِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، وَإِنَّهُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ، وَيُحْيِي الْمَوْتَى وَيَقُولُ لِلنَّاسِ: أَنَا رَبُّكُمْ،

فَمَنْ قَالَ: أَنْتَ رَبِّي فَقَدْ فُتِنَ، وَمَنْ قَالَ: رَبِّيَ اللّٰهُ حَتَّى يَمُوتَ، فَقَدْ عُصِمَ مِنْ فِتْنَتِهِ، وَلَا فِتْنَةَ بَعْدَهُ۔(مسند احمد:20151)

12. دجال کے ساتھ کچھ شیاطین ہوں گے جو انسانوں کی صورت بنا کر آئیں گے۔ دجال کسی دیہاتی کے پاس آکر کہے گا: اگر میں تمہارے ماں باپ کو زندہ کردوں تو کیا تم میرے رب ہونے کی گواہی دوگے ؟ وہ کہے گا: جی، دجال اپنے شیاطین کو اُس دیہاتی کے ماں پاب کی شکل میں تبدیل کر کے دیہاتی کے سامنے پیش کرے گا اور ماں باپ (کی شکل میں آنے والے شیاطین) کہہ رہے ہوں گے: اے میرے بیٹے اس کی پیروی کرلو، یہ تمہارا رب ہے۔وَإِنَّ فِتْنَتَهُ أَنَّ مَعَهُ شَيَاطِينَ تَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ نَاسٍ ، فَيَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُولُ لَهُ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ ، فَيُمَثِّلُ شَيَاطِينَهُ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ ، فَيَقُولَانِ: يَا بُنَيَّ اتَّبِعْهُ فَإِنَّهُ رَبُّكَ۔(الفتن لحنبل بن اسحٰق:37)

13. دجال کسی دیہاتی سے کہے گا کہ میں اگر تمہارے اونٹ کو زندہ کردوں تو کیا تم میرے ربّ ہونے کی گواہی دوگے ؟وہ کہے گا: ہاں، تو (دجال کے) شیاطین اُس دیہاتی کے اونٹ کی شکل اختیار کرکے آجائیں گے۔إِنَّ فِتْنَتَهُ أَنْ يَقُولَ لِلْأَعْرَابِيِّ: إِنْ بَعَثْتُ لَكَ إِبِلَكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ ، فَتَمَثَّلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ عَلَى صُورَةِ إِبِلِهِ۔(الفتن لحنبل بن اسحٰق:37)

14. دجال آسمان کو برسنے کا حکم دے گا تو برسنے لگے گا، زمین کو اُگانے کا حکم دے گا تو زمین غلّہ اُگانے لگے گی۔وَإِنَّ فِتْنَتَهُ أَنْ يَأْمُرَ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ ، وَيَأْمُرَ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ۔(الفتن لحنبل بن اسحٰق:37)

15. دجال مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست اور مُردے کو زندہ کردے گا۔إِنَّ الدَّجَّالَ خَارِجٌ، وَهُوَ أَعْوَرُ، عَيْنِ الشِّمَالِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، وَإِنَّهُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ، وَيُحْيِي الْمَوْتَى وَيَقُولُ لِلنَّاسِ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَمَنْ قَالَ: أَنْتَ رَبِّي فَقَدْ فُتِنَ، وَمَنْ قَالَ: رَبِّيَ اللّٰهُ حَتَّى يَمُوتَ، فَقَدْ عُصِمَ مِنْ فِتْنَتِهِ، وَلَا فِتْنَةَ بَعْدَهُ۔(مسند احمد:20151)

16. کسی علاقے میں سے گزرے گا، اُس علاقے کے لوگ دجال کی تکذیب کردیں گے، پس اِس کے نتیجے میں اُن کا کوئی جانور نہیں بچے گا، سب ہلاک ہوجائیں گے، دوسرے علاقے سے گزرے گا جہاں کے لوگ اس کی تصدیق کریں گے ،اس کے نتیجے میں دجال آسمان کو حکم دے گا وہ بارش برسانے لگے گا، زمین کو حکم دے گا تو زمین خوب غلّہ اُگانے لگے

گی، اُن ماننے والوں کے مویشی شام کو اِس حال میں آئیں گے کہ وہ پہلے سے زیادہ بڑے اور فربہ ہوں گے، کوکھیں بھری ہوئی ہوں گی اور اُن کے تھن دودھ سے بھرے ہوں گے۔وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ فَيُكَذِّبُونَهُ ، فَلَا تَبْقَى لَهُمْ سَائِمَةٌ إِلَّا هَلَكَتْ ، وَيَمُرُّ بِالْحَيِّ فَيُصَدِّقُونَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ ، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيهِمْ مِنْ يَوْمِهِمْ ذَلِكَ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ ، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ، وَأَدَرَّهُ ضُرُوعًا۔(الفتن لحنبل بن اسحٰق:37)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کا قتل:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا پیچھا کریں گے اور بابِ لُدّ پر دجال کو پکڑیں گے اور قتل کردیں گے۔يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ۔(ترمذی:2244)وَلَا يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ، ــ يَعْنِي أَحَدًا ــ إِلَّا مَاتَ وَرِيحُ نَفْسِهِ مُنْتَهَى بَصَرِهِ، قَالَ:فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلَهُ۔(ترمذی:2240)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: دجال ایسے زمانے میں نکلے گا جبکہ دین میں اضمحلال یعنی کمزوری آچکی ہوگی اور علم رخصت ہورہا ہوگا۔اس (کے خروج کے بعد دنیا میں رہنے) کی مدّت چالیس روز ہوگی اس مدّت میں وہ گھومتا رہے گا، ان چالیس روز میں ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا، پھر اس کے باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔اس کا ایک گدھا ہوگا جس پر وہ سوار ہوگا، اس گدھے کے دو کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا، دجال لوگوں سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں حالآنکہ وہ کانا ہوگا اور (ظاہر ہے کہ) تمہارا رب کانا نہیں (لہٰذا تمہارے لئے یہ فیصلہ کرلینا کہ وہ تمہارا رب نہیں نہایت آسان ہے) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ک۔ف۔ر (کافر) لکھا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھ سکے گا خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہیں۔وہ ہر پانی اور گھاٹ پر اترے گا، سوائے مدینہ اور مکہ کے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں شہروں کو اس پر حرام کردیا ہے اور ان کے دروازوں (راستوں) پر فرشتے کھڑے (پہرہ دے رہے) ہیں (تاکہ دجال داخل نہ ہوسکے)۔اس کے ساتھ روٹی کے (ذخیرے) پہاڑوں کی مانند ہوں گے اور سوائے ان لوگوں کے جو اس کی پیروی کریں گے، سب لوگ مشقت میں ہوں گے، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی جن کو میں اس سے زیادہ جانتا ہوں، ایک نہر کو وہ جنت کہے گا اور دوسری نہر کو آگ کہے گا، پس جو

شخص اس نہر میں داخل کیا جائے گا جس کا نام دجال نے جنت رکھا ہو گا وہ (در حقیقت) آگ ہو گی، اور جو شخص اس نہر میں داخل کیا جائے گا جس کا نام دجال نے آگ رکھا ہو گا وہ (در حقیقت) جنت ہو گی۔ اور اللہ اُس کے ساتھ شیاطین بھیجے گا جو لوگوں سے باتیں کریں گے اور اس کے ساتھ ایک عظیم فتنہ یہ ہو گا کہ وہ بادلوں کو حکم دے گا تو وہ لوگوں کو بارش برساتے ہوئے نظر آئیں گے اور وہ ایک شخص کو قتل کرے گا پھر لوگوں کو نظر آئے گا کہ وہ اسے زندہ کر رہا ہے، دجال کو اس شخص کے علاوہ کسی اور (کے مارنے اور زندہ کرنے) پر قدرت نہیں دی جائے گی اور وہ کہے گا: اے لوگو! کیا اس جیسا کارنامہ ربِ عزّ و جلّ کے سوا کوئی اور کر سکتا ہے (یعنی میرا یہ کارنامہ میرے رب ہونے کی دلیل ہے)۔ پس مسلمان شام کے "جبلِ دخان" کی طرف بھاگ جائیں گے، اور دجال وہاں آکر ان کا محاصرہ کرلے گا، یہ محاصرہ بہت سخت ہو گا، اور ان کو سخت مشقت میں ڈال دے گا۔ پھر فجر کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے وہ مسلمانوں سے کہیں گے: اس خبیث کذاب کی طرف نکلنے سے تمہارے لئے کیا مانع ہے؟ مسلمان کہیں گے کہ یہ شخص جن ہے (لہٰذا اس کا مقابلہ مشکل ہے)۔ غرض مسلمان روانہ ہوں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ ہوں گے، پس نماز کی اقامت ہو گی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا جائے گا یا روح اللہ! آگے بڑھئے (اور نماز پڑھایئے) وہ فرمائیں گے: تمہارے امام کو آگے بڑھ کر نماز پڑھانی چاہیئے، غرض نماز فجر اداء کر کے یہ سب لوگ دجال کی طرف نکل کھڑے ہوں گے، پس کذاب (دجال) عیسیٰ علیہ السلامکو دیکھتے ہی یوں گھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلنے لگتا ہے، پس عیسیٰ علیہ السلام اس کی طرف چلیں گے اور اسے قتل کر ڈالیں گے حتی کہ درخت اور پتھر بھی پکاریں گے کہ یا روح اللہ! یہودی یہ ہے، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بھی دجال کا پیروکار ہو گا اُسے قتل کر کے چھوڑیں گے۔ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي خَفْقَةٍ مِنَ الدِّينِ......الخ۔(مسند احمد:14954)

دجال کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر پگھلنا:

ایسے پگھلے گا جیسے سیسہ آگ میں پگھل جاتا ہے۔ فَإِذَا رَآهُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ۔(مستدرکِ حاکم:8473)

ایسے پگھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَيَنْطَلِقُ هَارِبًا۔(ابن ماجہ:4077)

دجال کہاں داخل نہیں ہوسکے گا:

احادیث طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال چار جگہوں پر نہ آسکے گا:

(1)...مکہ مکرّمہ۔ (2)...مدینہ منوّرہ۔ (3)...بیت المقدس۔ (4)...طور۔

وَإِنَّهُ لَا يَقْرَبُ أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ: مَسْجِدَ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ، وَمَسْجِدَ الْمَقْدِسِ وَالطُّورِ۔(ابن ابی شیبہ:37506)لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ: الْكَعْبَةَ وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَالطُّورَ۔(مجمع الزوائد:12523)وَاللَّهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا آخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَّالُ: مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى كَأَنَّهَا عَيْنُ أَبِي يَحْيَى لِشَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَإِنَّهُ مَتَى خَرَجَ، فَإِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّهُ اللَّهُ، فَمَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَاتَّبَعَهُ فَلَيْسَ يَنْفَعُهُ صَالِحٌ مِنْ عَمَلٍ سَلَفَ، وَمَنْ كَفَرَ بِهِ وَكَذَّبَهُ فَلَيْسَ يُعَاقَبُ بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ سَلَفَ، وَإِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا إِلَّا الْحَرَمَ، وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ، وَإِنَّهُ يَحْصُرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَتَزَلْزَلُونَ زِلْزَالًا شَدِيدًا، فَيُصْبِحُ فِيهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَهْزِمُهُ اللَّهُ وَجُنُودَهُ۔(مستدرک حاکم:1230)لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ، وَالمَدِينَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ، إِلَّا عَلَيْهِ المَلاَئِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ المَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔(بخاری:1881)يَأْتِي الدَّجَّالُ المَدِينَةَ فَيَجِدُ المَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔(ترمذی:2242)عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْأَدْرَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ:يَوْمُ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَوْمُ الْخَلَاصِ؟ فَقَالَ:يَجِيءُ الدَّجَّالُ فَيَصْعَدُ أُحُدًا فَيَطَّلِعُ فَيَنْظُرُ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَيَقُولُ لِأَصْحَابِهِ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى هَذَا الْقَصْرِ الْأَبْيَضِ، هَذَا مَسْجِدُ أَحْمَدَ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهَا مَلَكًا مُصْلِتًا، فَيَأْتِي سُبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ ثُمَّ تَرْتَجِفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ، وَلَا فَاسِقٌ وَلَا فَاسِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ، فَتَخْلُصُ الْمَدِينَةُ وَذَلِكَ يَوْمُ الْخَلَاصِ۔(مستدرک حاکم:8631)لاَ يَدْخُلُ المَدِينَةَ رُعْبُ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔(بخاری:1879)

دجال کا لشکر:

1. دجال کے ساتھ نکلنے والے لوگوں میں اکثر عورتیں ہوں گی۔فَيَكُونُ أَكْثَرَ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ يَعْمِدُ إِلَى حَبِيبَتِهِ، إِمَّا أُمِّهِ، أَوْ أُخْتِهِ، أَوْ زَوْجَتِهِ، فَيُشَدِّدُ رِبَاطَهَا أَوْ تَلْحَقُ بِهِ۔(طبرانی اوسط:4099) فَيَكُونُ أَكْثَرُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لِيَرْجِعُ إِلَى حَمِيمَتِهِ وَإِلَى أُمِّهِ وَأُخْتِهِ وَعَمَّتِهِ،فَيُوثِقُهَا رِبَاطًا،مَخَافَةَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ۔(الفتن لحنبل بن اسحٰق:36)
2. دجال کے ساتھ منافق مرد اور عورت ہوں گے ، حتی کہ مدینہ منورہ میں بھی جو منافق و منافقہ ہوں گے وہ دجال کے ساتھ آملیں گے۔ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ،لَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ ، فَتَنْفِي يَوْمَئِذٍ الْخَبَثَ،كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ،وَيُدْعَى ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ۔(الفتن لحنبل بن اسحٰق:37)
3. دجال کا لشکر یہودیوں کا ہوگا۔ثُمَّ يُسَلَّطُونَ عَلَيْهِ وَعَلَى شِيعَتِهِ،وَشِيعَتُهُ الْيَهُودُ، فَيَقْتُلُوهُمْ،حَتَّى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِالْحَجَرِأَوِالشَّجَرِ،فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِالشَّجَرُ:يَامُؤْمِنُ،هَذَا وَرَائِي يَهُودِيٌّ،فَاقْتُلْهُ۔(طبرانی اوسط:4099)
4. دجال کے ساتھ جو لوگ ہوں گے اُن کے جوتے بالوں کے ، اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے ڈھال جس پر تہہ بتہ چمڑا چڑھایا گیا ہو۔يَهْبِطُ الدَّجَّالُ مِنْ كُورِ كَرْمَانَ مَعَهُ ثَمَانُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ ، يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ كَأَنَّ وُجُوهَهُمْ مَجَانٌّ مُطْرَقَةٌ۔(ابن ابی شیبہ:37501)
5. دجال کے ساتھ اصفہان کے ستر ہزار یہودی ہوں گے، جن پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی۔ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ، سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ ۔(مسلم:2944)
6. تقدیر کے انکار کرنے والے دجال کے لشکری ہیں۔لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ، مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ، وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَّالِ، وَحَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ۔(ابوداؤد:4692)

دجالیات کا خلاصہ:

دجال کے بارے میں ذکر کردہ احادیث طیبہ کا خلاصہ حضرت لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:

1. رنگ سرخ، جسم بھاری بھرکم، قد پستہ، سر کے بال نہایت خمیدہ الجھے ہوئے، ایک آنکھ بالکل سپاٹ، دوسری عیب دار، پیشانی پر "ک، ف، ر" یعنی "کافر" کا لفظ لکھا ہو گا جسے پڑھا لکھا اور اَن پڑھ ہر مؤمن پڑھ سکے گا۔
2. پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر ترقی کر کے خدائی کا مدعی ہو گا۔ اس کا ابتدائی خروج اصفہان خراسان سے ہو گا اور عراق و شام کے درمیان راستہ میں اعلانیہ دعوت دے گا۔
3. گدھے پر سوار ہو گا، ستر ہزار یہودی اس کی فوج میں ہوں گے۔ آندھی کی طرح چلے گا اور مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور بیت المقدس کے علاوہ ساری زمین میں گھومے پھرے گا۔ مدینہ میں جانے کی غرض سے احد پہاڑ کے پیچھے ڈیرہ ڈالے گا، مگر خدا کے فرشتے اسے مدینہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے، وہاں سے ملک شام کا رخ کرے گا اور وہاں جا کر ہلاک ہو گا۔
4. اس دوران مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے اور مدینہ طیبہ میں جتنے منافق ہوں گے وہ گھبرا کر باہر نکلیں گے اور دجال سے جاملیں گے۔ جب بیت المقدس کے قریب پہنچے گا تو اہل اسلام اس کے مقابلہ میں نکلیں گے اور دجال کی فوج ان کا محاصرہ کرلے گی۔ مسلمان بیت المقدس میں محصور ہو جائیں گے اور اس محاصرہ میں ان کو سخت ابتلا پیش آئے گا۔
5. ایک دن صبح کے وقت آواز آئے گی: تمہارے پاس مدد آپہنچی! مسلمان یہ آواز سن کر کہیں گے کہ: مدد کہاں سے آسکتی ہے؟ یہ کسی پیٹ بھرے کی آواز ہے۔ عین اس وقت جبکہ فجر کی نماز کی اقامت ہو چکی ہو گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس کے شرقی منارہ کے پاس نزول فرمائیں گے۔ ان کی تشریف آوری پر امام مہدی (جو مصلّے پر جا چکے ہوں گے) پیچھے ہٹ جائیں گے اور ان سے امامت کی درخواست کریں گے، مگر آپ امام مہدی کو حکم فرمائیں گے کہ نماز پڑھائیں کیونکہ اس نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دروازہ کھولنے کا حکم دیں گے، آپ کے ہاتھ میں اس وقت ایک چھوٹا سا نیزہ ہو گا، دجال آپ کو دیکھتے ہی اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ آپ اس سے فرمائیں گے کہ: اللہ تعالیٰ نے میری ایک ضرب تیرے لئے لکھ رکھی ہے، جس سے تو بچ نہیں سکتا! دجال بھاگنے لگے گا، مگر آپ "بابِ لُدّ" کے پاس اس کو جالیں گے اور نیزے سے اس کو ہلاک کر دیں گے اور اس کا نیزے پر لگا ہوا خون مسلمانوں کو دکھائیں گے۔ اس وقت اہل اسلام اور دجال

کی فوج میں مقابلہ ہو گا، دجالی فوج تہہ تیغ ہو جائے گی اور شجر و حجر پکار اٹھیں گے کہ: اے مؤمن! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے، اس کو قتل کر۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل، جدید:2/372)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول:

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی علامات میں سے ہے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی بڑی اور اہم علامات میں سے ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اور بے شک وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نشانی ہیں قیامت کی، پس تم اس میں ذرا بھی شک مت کرو۔وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ۔(الزخرف:61)قَالَ مُجَاهِدٌ: {وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ}أَيْ: آيَةٌ لِلسَّاعَةِ خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔(ابن کثیر:7/236)

قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک عادل حاکم اور مُنصف امام کی حیثیت سے نازل ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ کو گرادیں گے اور اتنا مال کثرت سے بہائیں گے کہ اُسے قبول کرنے والا کوئی نہ ہو گا۔لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، وَإِمَامًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔(ابن ماجہ:4078)

ایسی امّت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے اوّل میں مَیں، درمیان میں حضرت مہدی اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا۔(مشکوۃ:6287)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہاں اتریں گے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشاد ہے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جانبِ مشرق سفید منارے کے پاس نازل ہوں گے۔يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ۔(طبرانی کبیر:590)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: میں سب لوگوں سے زیادہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے قریب ہوں کیونکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا، پس جب تم اس کو دیکھو تو اس کو پہچان لینا۔ درمیانہ قد، سرخ و سفید رنگت، بال سیدھے، بوقت نزول ان کے سر سے گویا قطرے ٹپک رہے ہوں گے، خواہ ان کو تری نہ بھی پہنچی ہو، ہلکے رنگ کی دو زرد چادریں زیب تن ہوں گی۔أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبْطٌ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ۔(مسند احمد:9632، 9268)۔(ابوداؤد:4324)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج کی شب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو اُن کا رنگ سرخ (یعنی سفیدی مائل بہ سرخی) تھا، بال گھنگھریالے تھے اور سینہ وسیع و عریض (چوڑا) تھا۔رَأَيْتُ عِيسَى ومُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ۔(بخاری:3438)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حُلیہ کو بیان کرتے ہوئے اُنہیں حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کے مشابہ قرار دیا ہے، فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ۔(مسلم:172)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مشن:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو بند کردیں گے اور تمام مذاہب کو معطل کردیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا تمام ملتوں کو ہلاک کردیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں مسیح دجال کذاب کو ہلاک کردیں گے۔ زمین میں امن و امان کا دور دورہ ہوجائے گا، یہاں تک کہ اونٹ شیروں کے ساتھ، چیتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے، ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُعَطِّلُ الْمِلَلَ، حَتَّى تَهْلِكَ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلُ كُلُّهَا غَيْرَ الْإِسْلَامِ، وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ

الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ الْكَذَّابَ، وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْإِبِلُ مَعَ الْأُسْدِ جَمِيعًا، وَالنُّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ وَالْغِلْمَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔(مسند احمد:9632)

ایک حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ہوئی، قیامت کا تذکرہ آیا، توسب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ: مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا، انہوں نے بھی یہی جواب دیا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال ہوا، انہوں نے فرمایا: قیامت کے وقوع کا وقت تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں، البتہ میرے رب عزوجل کا مجھ سے ایک وعدہ ہے اور وہ یہ کہ دجالِ اکبر خروج کرے گا تو اس کو قتل کرنے کے لئے میں اتروں گا، وہ مجھے دیکھتے ہی رانگ کی طرح پگھلنا شروع ہو گا، پس اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھ سے ہلاک کر دیں گے۔ یہاں تک کہ شجر و حجر پکار اٹھیں گے کہ: اے مؤمن! میرے پیچھے کافر چھپا ہوا ہے اسے قتل کر! پس میں دجال کو قتل کر دوں گا اور دجال کی فوج کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دے گا۔ پھر لوگ اپنے علاقوں اور وطنوں کو لوٹ جائیں گے۔ تب یاجوج ماجوج نکلیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑے ہوئے آئیں گے، وہ مسلمانوں کے علاقوں کو روند ڈالیں گے، جس چیز پر سے گزریں گے اسے تباہ کر دیں گے، جس پانی پر سے گزریں گے اسے صاف کر دیں گے، لوگ مجھ سے ان کے فتنہ و فساد کی شکایت کریں گے، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا، پس اللہ تعالیٰ انہیں موت سے ہلاک کر دے گا، یہاں تک کہ ان کی بدبو سے زمین میں تعفن پھیل جائے گا، پس اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو ان کو بہا کر سمندر میں ڈال دے گی۔ بس میرے رَبّ عزوجل کا مجھ سے جو وعدہ ہے اس میں فرمایا کہ جب یہ واقعات ہوں گے تو قیامت کی مثال اس پورے دنوں کی حاملہ کی ہو گی جس کے بارے میں اس کے مالکوں کو کچھ خبر نہیں ہو گی کہ رات یا دن کب، اچانک اس کے وضع حمل کا وقت آجائے۔(ابن ماجہ:4081)

خلاصہ........یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے اہم مقاصد یہ ہوں گے :

1. دجال اور اُس کی تمام فوجوں کا خاتمہ۔
2. یہود و نصاریٰ اور اُن کے تمام آثار و نشانات (صلیب و خنزیر) کا قلع قمع کرنا۔
3. امنِ عالَم کو بحال کرنا۔

4. اِسلام کے ماسوا تمام مذاہب کا خاتمہ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جماعت:

احادیث طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دجّال کے خاتمے، دنیا سے یہودیت و نصرانیت اور اُن کے آثار تک کا قلع قمع کرنے اور امنِ عالم کو بحال کرنے کے لئے ہوگا جیسا کہ ماقبل روایات اِس پر شاہد ہیں، اِس لئے لازماً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ وہی لوگ ہوں گے جو اُن کے ساتھ اِس عظیم مشن کی تکمیل میں شریک ہوں گے، کفریہ، طاغوتی اور دجالی طاقتوں سے یکسر اور مکمل بغاوت کرکے اُن کے خلاف علَمِ جہاد بلند کریں گے۔ایسے لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے قبل ہی حضرت مہدی علیہ الرضوان کی قیادت میں مصروفِ جہاد ہوں گے، یہاں تک کہ جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے عین اُس وقت بھی یہ جماعت دجال کے لشکر سے نبرد آزما ہونے اور اُن پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہوگی۔(مستدرکِ حاکم:8507)

ایک روایت کے مطابق یہ لوگ دجال سے لڑنے کے لئے ایسے بے تاب ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد جب ان لوگوں سے کہیں گے کہ تم لوگ تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار کرلو :

(1)...اللہ تعالیٰ دجال اور اس کی فوجوں پر پر بڑا عذاب نازل کردے، جس سے وہ سب ہلاک ہوجائیں۔

(2)...ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے۔

(3)...اُن کے اوپر تمہارے اسلحہ کو مسلّط کردیا جائے،یعنی تم اُن کو مار کر قتل کردو۔

تو جواب میں مسلمان یہی کہیں گے کہ یہ تیسری صورت ہمیں زیادہ پسند ہے کیونکہ اِس میں ہمارے دلوں کا اطمینان اور ٹھنڈک ہے۔(الفتن لنعیم:1602)

ایک روایت میں ہے:میری امّت میں ایک جماعت (قربِ) قیامت تک حق کے لئے سربلندی کے ساتھ برسرِپیکار رہے گی ، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اُس جماعت کا امیر اُن سے کہے گا: آیئے! نماز پڑھایئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں

گے: نہیں! اللہ تعالیٰ نے اِس امّت کو اعزاز بخشا ہے اِس لئے تم میں سے بعض دوسرے بعض کے امیر ہیں۔لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ:فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ۔(مسلم:156)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے :حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو میری امّت کے (اُن کا ساتھ دینے والے)وہ لوگ پائیں گے جو تمہاری(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم)طرح بہتر ہوں گے یا اُن میں بہتر لوگ تمہاری طرح ہوں گے یا بہتر ہوں گے۔لَيُدْرِكَنَّ ابْنَ مَرْيَمَ رِجَالٌ مِنْ أُمَّتِي، هُمْ مِثْلُكُمْ أَوْ خَيْرُهُمْ مِثْلُكُمْ أَوْ خَيْرٌ۔(الفتن لنعیم:1597)

دجال ایسے لوگوں کو(اپنے مقابلے میں)پائے گا جو تمہاری طرح یا تم سے بہتر ہوں گے(یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی)اور اللہ تعالیٰ ایسی امّت کو ہرگز ذلیل نہیں فرمائیں گے جس کو شروع میں مَیں اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔لَيُدْرِكَنَّ الدَّجَّالُ قَوْمًا مِثْلَكُمْ أَوْ خَيْرًا مِنْكُمْ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَلَنْ يَخْزِيَ اللَّهُ أُمَّةً، أَنَا أَوَّلُهَا، وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا۔(مستدرکِ حاکم:4351)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کتنے عرصے رہیں گے:

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین میں چالیس برس ٹھہریں گے، پھر ان کی وفات ہوگی، مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ۔(مسند احمد:9268)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا امن:

اللہ کی قسم حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے ایک عادل حکمران کی حیثیت سے ضرور اتریں گے، پھر وہ ضرور صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو ختم کردیں گے، قیمتی اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی اور اُن کو لینے کے لئے کوئی کوشاں نہیں ہوگا، اور ضرور بالضرور لوگوں کے دلوں سے کینہ، بغض اور حسد نکل جائیں گے، (مال کی اتنی فراوانی ہوگی کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام مال کے لینے کے لئے بلائیں گے لیکن کوئی قبول ہی نہیں کرے گا۔وَاللهِ، لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ

الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ۔(بخاری:155)

زمین میں امن و امان کا دور دورہ ہو جائے گا، یہاں تک کہ اونٹ شیروں کے ساتھ، چیتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے، ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْإِبِلُ مَعَ الْأُسْدِ جَمِيعًا، وَالنُّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ وَالْغِلْمَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔(مسند احمد:9632)

حضرت عیسیٰ میری امت میں ایک عادل حاکم اور منصف امام ہوں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اور صدقہ (زکوٰۃ لینا) موقوف کر دیں گے تو نہ بکریوں پر نہ اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ لینے والا مقرر کریں گے اور آپس میں لوگوں کے کینہ اور بغض اٹھ جائے گا اور ہر زہریلے جانور کا زہر ختم ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا وہ کچھ نقصان نہ پہنچائے گا اور ایک چھوٹی بچی شیر کو بھگا دے گی وہ اس کو ضرر نہ پہنچائے گا اور بھیڑیا بکریوں میں اس کتے کی طرح رہے گا جو ان میں رہتا ہے اور زمین صلح سے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور سب لوگوں کا کلمہ ایک ہو جائے گا سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی پرستش نہ ہو گی اور لڑائی اپنے سامان ڈال دے گی۔ (یعنی ہتھیار اور آلات اتار کر رکھ دیے جائیں گے) اور قریش کی سلطنت جاتی رہے گی اور زمین کا یہ حال ہو گا کہ جیسے چاندی کی سینی (طشت) وہ اپنا میوہ ایسے اُگائے گی جیسے آدم کے عہد میں اگاتی تھی۔ (یعنی شروع زمانہ میں جب زمین میں بہت قوت تھی) یہاں تک کہ کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے اور سب سیر ہو جائیں گے (اتنے بڑے انگور ہوں گے) اور کئی کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے اور سب سیر ہو جائیں گے اور بیل اس قدر داموں سے بکے گا (کیونکہ لوگوں کی زراعت کی طرف توجہ ہو گی تو بیل مہنگا ہو گا) اور گھوڑا تو چند روپوں میں بکے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑا کیوں سستا ہو گا۔ آپ نے فرمایا اس لئے کہ لڑائی کے لئے کوئی گھوڑے پر سوار نہ ہو گا پھر لوگوں نے عرض کیا بیل کیوں مہنگا ہو گا۔ آپ نے فرمایا ساری زمین میں کھیتی ہو گی۔ فَيَكُونُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا، يَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَذْبَحُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ، فَلَا يُسْعَى عَلَى شَاةٍ، وَلَا بَعِيرٍ، وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ، وَالتَّبَاغُضُ، وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ، حَتَّى يُدْخِلَ الْوَلِيدُ

يَدَهُ فِي فِي الْحَيَّةِ، فَلَا تَضُرَّهُ، وَتُفِرَّ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ، فَلَا يَضُرُّهَا، وَيَكُونَ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا، وَتُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا يُمْلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ، وَتَكُونُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً، فَلَا يُعْبَدُ إِلَّا اللَّهُ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، وَتُسْلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكَهَا، وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَفَاثُورِ الْفِضَّةِ، تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ آدَمَ حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْقِطْفِ مِنَ الْعِنَبِ فَيُشْبِعَهُمْ، وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الرُّمَّانَةِ فَتُشْبِعَهُمْ، وَيَكُونَ الثَّوْرُ بِكَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ، وَتَكُونَ الْفَرَسُ بِالدُّرَيْهِمَاتِ ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُرْخِصُ الْفَرَسَ؟ قَالَ «لَا تُرْكَبُ لِحَرْبٍ أَبَدًا» ، قِيلَ لَهُ: فَمَا يُغْلِي الثَّوْرَ؟ قَالَ تُحْرَثُ الْأَرْضُ كُلُّهَا۔(ابن ماجہ:4077)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد زندگی کس قدر خوب ہوگی! بادلوں کو بارش برسانے اور زمین کو نباتات اُگانے کی اجازت مل جائے گی، حتی کہ اگر تم اپنا بیج ٹھوس اور چکنے پتھر میں بھی بوؤ گے تو وہ بھی اُگ آئے گا اور (امن وامان کا) یہ حال ہوگا کہ آدمی شیر کے پاس سے گزرے گا تو شیر نقصان نہیں پہنچائے گا، سانپ پر پاؤں رکھ دے گا تو وہ بھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ طوبى لعيش بعد المسيح! يؤذن للسماء في القطر وللأرض في النبات، فلو بذرت حبة على الصفا لنبتت، ولا تباغض ولا تحاسد حتى يمر الرجل على الأسد فلا يضره ويطأ على الحية فلا تضره۔(کنز العمال:38859)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت امتی کے آئیں گے:

اچھی طرح سے سُن لو! حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے اور میرے درمیان کوئی نبی اور رسول نہیں ہوا، سن لو! وہ میرے بعد میری امت میں میرے خلیفہ ہیں، سن لو! وہ دجال کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، جزیہ بند کردیں گے، لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے گی، سن لو! جو شخص تم میں سے ان کو پائے ان سے میرا اسلام کہے۔أَلَا إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَلَا رَسُولٌ، أَلَا إِنَّهُ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي بَعْدِي، أَلَا إِنَّهُ يَقْتُلُ الدَّجَّالَ، وَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، أَلَا فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔(طبرانی اوسط:4898)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دجال کے خلاف قنوتِ نازلہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے (پس سب سے پہلی نماز فجر کے علاوہ باقی نمازوں میں) مسلمانوں کی امامت فرمائیں گے، اور (نماز پڑھاتے ہوئے) رکوع سے سر اُٹھا کر "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد (بطور دعاء) فرمائیں گے " قَتَلَ اللَّهُ

الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ وَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ " **اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کرے اور مومنین کو غالب کرے**۔ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ فَيَؤُمُّ النَّاسَ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ رَكْعَتِهِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَتَلَ اللَّهُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ وَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ۔(مجمع الزوائد:12543)(مسند البزار:9642)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دجال کو قتل کرنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **دجال کو قتل کرنے کی قدرت سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور کسی کو نہیں دی گئی**۔لَمْ يُسَلَّطْ عَلَى قَتْلِ الدَّجَّالِ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔(مسند ابی داؤد الطیالسی:2626)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام **دجال کا پیچھا کریں گے اور بابِ لُدّ پر دجال کو پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے**۔يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ۔(ترمذی:2244)وَلَا يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ، ـــ يَعْنِي أَحَدًا ـــ إِلَّا مَاتَ وَرِيحُ نَفْسِهِ مُنْتَهَى بَصَرِهِ، قَالَ:فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلَهُ۔(ترمذی:2240)

فائدہ......لُد فلسطین کا ایک مقام ہے جس کی تعیین مستند احادیث مرفوعہ میں کی گئی ہے، یہ مقام آج کل یہودیوں کے قبضہ میں ہے اور یہاں نام نہاد اسرائیل حکومت کا ایک ایرپورٹ بھی ہے۔(علاماتِ قیامت اور نزولِ مسیح:188)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حج و عمرہ اور روضہ اطہر پر حاضری:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک عادل حاکم اور مُنصف اِمام کی حیثیت سے اتریں گے اور حج یا عُمرے یا دونوں ہی کی نیت کے ساتھ جاتے ہوئے مقامِ "فَجّ" سے گزریں گے، اور میری قبر پر بھی ضرور آئیں گے اور مجھے سلام کریں گے اور میں اُن کو جواب دوں گا۔لَيَهْبِطَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بِنِيَّتِهِمَا وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ۔(مستدرکِ حاکم:4162)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نکاح:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے قتل سے فارغ ہونے کے بعد بیت المقدس تشریف لے جائیں گے اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سسرال ہے یعنی قبیلہ جُذام (جو کہ قومِ شعیب کی ایک شاخ ہے)اُس میں نکاح فرمائیں گے اور اُنکی

اولاد بھی ہوگی،(نکاح کے بعد)انیس سال قیام فرمائیں گے۔عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيسَى، قَالَ: «بَلَغَنِي أَنَّ» عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، إِذَا قَتَلَ الدَّجَّالَ رَجَعَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيَتَزَوَّجُ إِلَى قَوْمِ شُعَيْبٍ خَتَنِ مُوسَى، وَهُمْ جُذَامٌ، فَيُولَدُ لَهُ فِيهِمْ، وَيُقِيمُ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً لَا يَكُونُ أَمِيرٌ وَلَا شُرَطِيٌّ، وَلَا مَلِكٌ۔(الفتن لنعیم:1616)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال اور کُل مدّتِ قیام:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کُل زمین میں قیام چالیس سال ہوگا، اپنے نزول کے اکیس سال کے بعد آپ علیہ السلام نکاح فرمائیں گے، نکاح کے بعد انیس سال قیام ہوگا، اولاد ہوگی اور چالیس سال کے بعد رحلت فرماجائیں گے، مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نمازِ جنازہ پڑھ کر نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روضہ اطہر پر دفنادیں گے۔فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ۔(ابوداؤد:4324)(مستدرک:4163)(الفتن لنعیم:1616)(ترمذی:3617)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مدفن:

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت محمّد بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ توراۃ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفت ذکر کی گئی ہے اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی (روضہ اطہر) میں دفن ہوں گے۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ:مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ۔(ترمذی:3617)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مجھے یہ خیال ہے کہ میں آپ کے بعد زندہ رہوں گی تو کیا آپ مجھے اِس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کے برابر میں دفن ہوجاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وأنى لك بذلك الموضع! ما فيه إلا موضع قبري وقبر أبي بكر وعمر وعيسى ابن مريم“وہ جگہ تمہیں کیسے مل سکتی ہے، وہاں تو میری، ابو بکر کی، عمر کی اور عیسیٰ ابن مریم کی قبر کے علاوہ کسی کی جگہ نہیں ہے۔(کنز العمال:39728)

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے گا، پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر چوتھی ہوگی۔يُدْفَنُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَاحِبَيْهِ فَيَكُونُ قَبْرُهُ الرَّابِعُ۔(طبرانی کبیر:384)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کیا ہوگا؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: عیسیٰ ابن مریم نازل ہوکر دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال (دنیا میں) رہیں گے، لوگوں میں اللہ کی کتاب اور میری سنت کے مطابق عمل کریں گے اور اُن کی موت کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت کے مطابق (قبیلہ) بنی تمیم کے ایک شخص کو آپ کا خلیفہ مقرر کریں گے جس کا نام "مُقْعَد" ہوگا، مقعد کی وفات کے بعد لوگوں پر تیس سال گزرنے بھی نہ پائیں گے کہ قرآن مجید لوگوں کے سینوں اور ان کے مصاحف سے اُٹھالیا جائے گا۔(الاشاعۃ للبرزنجی:239)(علاماتِ قیامت اور نزولِ مسیح:111)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے اہم واقعات کا خلاصہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے اہم واقعات کا خلاصہ حضرت لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:

1. حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے حضرت مہدی کا آنا۔
2. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عین نماز فجر کے وقت اترنا۔
3. حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز کے لئے آگے کرنا اور آپ کا انکار فرمانا۔
4. نماز میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قنوتِ نازلہ کے طور پر یہ دعا پڑھنا: "قتل اللہ الدجال"
5. نماز سے فارغ ہوکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قتل دجال کے لئے نکلنا۔
6. دجال کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر سیسے (یا نمک) کی طرح پگھلنے لگنا۔
7. "بابِ لُدّ" نامی جگہ پر (جو فلسطین شام میں ہے) آپ کا دجال کو قتل کرنا، اور اپنے نیزے پر لگا ہوا دجال کا خون مسلمانوں کو دکھانا۔
8. قتل دجال کے بعد تمام دنیا کا مسلمان ہوجانا، صلیب کے توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا عام حکم دینا۔

9. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں امن وامان کا یہاں تک پھیل جانا کہ بھیڑیئے، بکریوں کے ساتھ اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ چرنے لگیں اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلنے لگیں۔
10. کچھ عرصہ بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور چار سو فساد پھیلانا۔
11. ان دنوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے رفقاء سمیت کوہ طور پر تشریف لے جانا اور وہاں خوراک کی تنگی پیش آنا۔
12. بالآخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے یاجوج ماجوج کا یکدم ہلاک ہو جانا اور بڑے بڑے پرندوں کا ان کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینکنا۔
13. اور پھر زور کی بارش ہونا اور یاجوج ماجوج کے بقیہ اجسام اور تعفن کو بہا کر سمندر میں ڈال دینا۔
14. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عرب کے ایک قبیلہ بنو کلب میں نکاح کرنا اور اس سے آپ کی اولاد ہونا۔
15. "فج الروحا" نامی جگہ پہنچ کر حج وعمرہ کا احرام باندھنا۔
16. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضری دینا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اطہر کے اندر سے جواب دینا۔
17. وفات کے بعد روضۂ اطہر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دفن ہونا وغیرہ وغیرہ۔
18. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد "مقعد" نامی شخص کو آپ کے حکم سے خلیفہ بنایا جانا اور مقعد کی وفات کے بعد قرآن کریم کا سینوں اور صحیفوں سے اٹھ جانا۔ اس کے بعد آفتاب کا مغرب سے نکلنا، نیز دابۃ الارض کا نکلنا اور مؤمن و کافر کے درمیان امتیازی نشان لگانا وغیرہ وغیرہ۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل، جدید: 2/149)

یاجوج ماجوج کا خروج:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ہی میں جبکہ دجال کا خاتمہ ہو چکا ہو گا اُس وقت یاجوج وماجوج کا خروج ہو گا جو قیامت کی بڑی علامات میں سے ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَاوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ﴾۔(الانبیاء:96،97)

ترجمہ...... : یہاں تک کہ جب کھول دیئے جائیں گے یاجوج ماجوج اور وہ ہر اونچان سے دوڑتے ہوئے آئیں گے اور قریب آن لگا سچا وعدہ (یعنی وعدۂ قیامت) پس اچانک پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی آنکھیں منکروں کی ہائے افسوس! ہم تو اس سے غفلت میں تھے، بلکہ ہم ظالم تھے۔

اور دوسرے سورۂ کہف کے آخر میں جہاں ذوالقرنین کی خدمت میں یاجوج ماجوج کے فتنہ وفساد برپا کرنے اور ان کے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنانے کا ذکر آتا ہے، وہاں فرمایا گیا ہے کہ حضرت ذوالقرنین نے دیوار کی تعمیر کے بعد فرمایا:

﴿ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ ﴾ ترجمہ ......یہ میرے رب کی رحمت ہے، پس جب میرے رب کا وعدہ (وعدۂ قیامت) آئے گا تو اس کو چور چور کردے گا، اور میرے رب کا وعدہ سچ ہے۔ (آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) اور ہم اس دن ان کو اس حال میں چھوڑ دیں گے کہ ان میں سے بعض بعض میں ٹھاٹھیں مارتے ہوں گے۔ (الکہف:98،99)

ان آیاتِ کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج کا آخری زمانے میں نکلنا علمِ الٰہی میں طے شدہ ہے اور یہ کہ ان کا خروج قیامت کی نشانی کے طور پر قربِ قیامت میں ہوگا۔ اسی بنا پر حدیث نبوی ﷺ میں ان کے خروج کو قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں شمار کیا گیا ہے، اور بہت سی احادیث میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ان کا خروج سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا۔ احادیث طیبہ کا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔

ایک حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دجال کو قتل کرنے کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد ارشاد ہے:

پھر عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس جائیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنے سے محفوظ رکھا ہوگا اور گرد وغبار سے ان کے چہرے صاف کریں گے اور جنت میں ان کے جو درجات ہیں وہ ان کو بتائیں گے۔ ابھی وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اتنے میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندوں کو خروج کی اجازت دی ہے جن کے مقابلے کی کسی کو طاقت نہیں، پس آپ میرے بندوں کو کوہِ طور پر لے جایئے۔ اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر بلندی سے تیزی سے پھسلتے ہوئے اتریں گے، پس ان کے دستے بحیرہ طبریہ پر گزریں گے تو اس کا سارا پانی صاف کردیں گے اور ان کے پچھلے لوگ آئیں گے تو کہیں گے کہ کسی زمانے میں اس میں پانی ہوتا تھا۔ اور وہ چلیں گے یہاں تک کہ جب جبل خمر تک جو بیت المقدس کا پہاڑ ہے پہنچیں گے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو تو ہم قتل کرچکے اب آسمان والوں کو قتل کریں۔ پس وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون سے رنگے ہوئے واپس لوٹادے گا۔ اور اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء کوہِ طور پر محصور ہوں گے اور اس محاصرہ کی وجہ سے ان کو ایسی تنگی پیش آئے گی کہ ان کے لئے گائے کا سر تمہارے آج کے سو درہم سے بہتر ہوگا۔ پس اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے، پس اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کی گردنوں میں کیڑا پیدا کردے گا، جس سے وہ ایک آن میں ہلاک ہوجائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء کوہِ طور سے زمین پر اتریں گے تو ایک بالشت زمین بھی خالی نہیں ملے گی جو ان کی لاشوں اور بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو، پس اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء

اللہ سے دعا کریں گے، تب اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کے مثل پرندے بھیجے گا، جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ کو منظور ہو گا پھینک دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا کہ اس سے کوئی خیمہ اور کوئی مکان چھپا نہیں رہے گا، پس وہ بارش زمین کو دھو کر شیشے کی طرح صاف کر دے گی۔(مسلم:2937)(ترمذی:2240)

ترمذی کی حدیث میں ہے کہ وہ پرندے یاجوج ماجوج کی لاشوں کو نہبل میں لے جا کر پھینکیں گے اور مسلمان ان کے تیر کمان اور ترکشوں کو سات برس بطور ایندھن استعمال کریں گے(ترمذی:2240)

ایک حدیث میں ہے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ہوئی، قیامت کا تذکرہ آیا، تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ: مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا، انہوں نے بھی یہی جواب دیا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال ہوا، انہوں نے فرمایا: قیامت کے وقوع کا وقت تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں، البتہ میرے رب عزوجل کا مجھ سے ایک وعدہ ہے اور وہ یہ کہ دجالِ اکبر خروج کرے گا تو اس کو قتل کرنے کے لئے میں اتروں گا، وہ مجھے دیکھتے ہی رانگ (سیسہ) کی طرح پگھلنا شروع ہو گا، پس اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھ سے ہلاک کر دیں گے۔ یہاں تک کہ شجر و حجر پکار اٹھیں گے کہ: اے مؤمن! میرے پیچھے کافر چھپا ہوا ہے اسے قتل کر! پس میں دجال کو قتل کر دوں گا اور دجال کی فوج کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دے گا۔ پھر لوگ اپنے علاقوں اور وطنوں کو لوٹ جائیں گے۔ تب یاجوج ماجوج نکلیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑے ہوئے آئیں گے، وہ مسلمانوں کے علاقوں کو روند ڈالیں گے، جس چیز پر سے گزریں گے اسے تباہ کر دیں گے، جس پانی پر سے گزریں گے اسے صاف کر دیں گے، لوگ مجھ سے ان کے فتنہ و فساد کی شکایت کریں گے، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا، پس اللہ تعالیٰ انہیں موت سے ہلاک کر دے گا، یہاں تک کہ ان کی بدبو سے زمین میں تعفن پھیل جائے گا، پس اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو ان کو بہا کر سمندر میں ڈال دے گی۔ بس میرے رَبّ عزوجل کا مجھ سے جو وعدہ ہے اس میں فرمایا کہ جب یہ واقعات ہوں گے تو قیامت کی مثال اس پورے دنوں کی حاملہ کی ہو گی جس کے بارے میں اس کے مالکوں کو کچھ خبر نہیں ہو گی کہ رات یا دن کب، اچانک اس کے وضع حمل کا وقت آ جائے۔(ابن ماجہ:4081)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نیند سے اس حال میں بیدار ہوئے کہ آپ فرما رہے تھے لا الٰہ الا اللہ! خرابی ہے عرب کی اس آفت سے جو نزدیک ہے آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ اتنی کھل گئی اور (راوئ حدیث) سفیان نے دس کا ہندسہ بنایا(یعنی انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے حلقہ بنایا) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! کیا ہم اس حال میں بھی تباہ ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ہاں! جب بُرائی زیادہ ہو گی(یعنی فسق و فجور یا زنا یا اولادِ زنا یا معاصی)۔عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ:لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ

اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ، وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشَرَةً، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ:نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔(مسلم:2880)

یاجوج ماجوج کے بارے میں چند اہم فوائد:

1. یاجوج وماجوج عام انسانوں کی طرح انسان ہیں، حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، جمہور محدّثین ومؤرخین ان کو "یافث ابن نوح علیہ السلام" کی اولاد قرار دیتے ہیں۔
2. یاجوج وماجوج کی تعداد پوری دنیا کے انسانوں کی تعداد سے بدرجہازائد ہیں، کم از کم ایک اور دس کی نسبت سے ہے۔
3. یاجوج وماجوج کی جو قومیں اور قبائل سدِّ ذوالقرنین کے ذریعہ اس طرف آنے سے روک دیے گئے ہیں وہ قیامت کے بالکل قریب تک اسی طرح محصور رہیں گے، ان کے نکلنے کا مقرّرہ وقت حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور اور پھر خروجِ دجّال کے بعد ہے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کو قتل کرچکے ہوں گے۔
4. یاجوج وماجوج کے کھلنے کے وقت سدِّ ذوالقرنین منہدم ہوکر زمین کے برابر ہوجائے گی۔ اس وقت یاجوج وماجوج کی بے پناہ قومیں بیک وقت پہاڑوں کی بلندیوں سے اترتی ہوئی سرعتِ رفتار کے سبب ایسی معلوم ہوں گی کہ گویا یہ پھسل پھسل کر گر رہے ہیں اور یہ لاتعداد وحشی انسان عام انسانی آبادی اور پوری زمین پر ٹوٹ پڑیں گے اور ان کے قتل وغارتگری کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے حکم سے مسلمانوں کو لے کر کوہِ طور پر پناہ لیں گے۔ کھانے پینے کا سامان ختم ہوجانے کے بعد ضروریاتِ زندگی انتہائی گراں اور مہنگی ہوجائے گی، باقی انسانی آبادی کو یہ وحشی قومیں ختم کرڈالیں گی اور ان کے دریاؤں کو چاٹ ڈالیں گی۔
5. حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی دعاء سے یہ ٹڈی دَل قسم کی بے شمار قومیں بیک وقت ہلاک کردی جائیں گی، ان کی لاشوں سے ساری زمین بھر جائے گی، لاشوں سے تعفن اُٹھے گا جس کی وجہ سے زمین پر بسنا مشکل ہوجائے گا۔
6. پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی دعاء کی برکت سے ان کی لاشیں دریابرد یا غائب کردی جائیں گی اور پھر ایک عالمگیر بارش کے ذریعہ پوری دنیا کی زمین کو دھوکر پاک کردیا جائے گا۔(ملخص از معارف القرآن عثمانی :5/646)

خسوفِ ثلاثہ:

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تین مرتبہ زمین میں بڑے پیمانے پر دھنسنے کے واقعات رونما ہونگے، جن میں سے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرۃ العرب میں۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں: (1) دھواں۔ (2) دجال۔ (3) دابۃ الارض (زمین سے نکلنے والا جانور)۔ (4) مغرب سے سورج کا نکلنا۔ (5) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا۔ (6) یاجوج وماجوج کا نکلنا۔ (7) زمین میں تین جگہ لوگوں کا دھنس جانا: ایک مشرق میں دھنسنا۔ (8) دوسرا مغرب میں دھنسنا۔ (9) تیسرا جزیرۃ العرب میں دھنسنا۔ (10) ایک آگ جو قعرِ عدن (یمن) سے نکلے گی اور سب لوگوں کو ہنکا کر میدانِ حشر میں لے آئے گی، جس مقام پر لوگ رات گزارنے یا آرام کرنے کے لئے ٹھہریں گے یہ آگ بھی ٹھہر جائے گی اور پھر اُن کو لے چلے گی۔ لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَالدُّخَانُ، وَالدَّابَّةُ، وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَخُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَثَلَاثُ خُسُوفٍ، خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنِ أَبْيَنَ، تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ، تَبِيتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا۔(ترمذی:4055)

دخان / دھواں:

قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں: (1) دھواں۔ (2) دجال۔ (3) دابۃ الارض (زمین سے نکلنے والا جانور)۔ (4) مغرب سے سورج کا نکلنا۔ (5) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا۔ (6) یاجوج وماجوج کا نکلنا۔ (7) زمین میں تین جگہ لوگوں کا دھنس جانا: ایک مشرق میں دھنسنا۔ (8) دوسرا مغرب میں دھنسنا۔ (9) تیسرا جزیرۃ العرب میں دھنسنا۔ (10) ایک آگ جو قعرِ عدن (یمن) سے نکلے گی اور سب لوگوں کو ہنکا کر میدانِ حشر میں لے آئے گی، جس مقام پر لوگ رات گزارنے یا آرام کرنے کے لئے ٹھہریں گے یہ آگ بھی ٹھہر جائے گی اور پھر اُن کو لے چلے گی۔
لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَالدُّخَانُ، وَالدَّابَّةُ، وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَخُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَثَلَاثُ خُسُوفٍ، خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنِ أَبْيَنَ، تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ، تَبِيتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا۔(ترمذی:4055)معناه من أقصى قعر أرض عدن وعدن مدينة معروفة مشهورة باليمن، كما في رواية مسلم : وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ۔(مسلم:2901)

ایک حدیث میں ہے کہ چھ چیزوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو، دخان، دجال، دابۃ الارض، مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا، عام فتنہ اور ہر شخص سے متعلق خاص فتنہ۔بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: الدَّجَّالَ، وَالدُّخَانَ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ۔(مسلم:2947)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دُخان کے بارے میں دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ دُخان کی آیات تلاوت کر کے ارشاد فرمایا: وہ اک دھواں ہو گا جو مشرق و مغرب کے درمیان کو بھر دے گا، چالیس دن رات تک یہ ٹھہرا رہے گا، مومن کو اِس سے صرف زکام سا محسوس ہو گا جبکہ کافر اس میں نشہ کی کیفیت کی مانند مدہوش ہو گا اور یہ دھواں اُس کے کانوں اور نتھنوں سے نکل رہا ہو گا۔يَمْلأُ ما بَينَ المَشْرِقِ والمَغْرِب يَمْكُثُ أرْبَعِينَ يَوْما وَلَيْلَةً أمَّا المُؤْمِنُ فَيُصِيبُهُ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكامِ. وأمَّا الكَافِرُ فَيَكُونُ بِمَنزِلَةِ السَّكْرانِ يَخْرُجُ مِنْ مَنْخِرَيْهِ وأُذُنَيْهِ ودُبُرِهِ۔(تفسیر ابن جریر طبری:18/22)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے رب نے تمہیں تین چیزوں سے ڈرایا ہے: دھوئیں سے جو ہر مومن کو زکام کی طرح لگے گا اور کافر کے جسم میں داخل ہو گا جس سے کافر پھول جائے گا یہاں تک کہ وہ دھواں کافر کے جسم کے ہر منفذ (سوراخ) سے نکلے گا۔ دوسری چیز دابۃ الارض کا نکلنا اور تیسری چیز دجال ہے۔إنَّ رَبَّكُمْ أنْذَرَكُمْ ثَلاثا: الدُّخانُ يَأْخُذ المُؤْمِنَ كالزَّكْمَةِ، ويَأْخُذُ الكَافِرَ فَيَنْتَفِخَ حتى يَخْرُجَ مِنْ كُلّ مَسْمَعٍ مِنْهُ، والثَّانِيَة الدَّابَّةُ، والثَّالِثَة الدَّجَّالُ۔(تفسیر ابن جریر طبری:18/22)

دخان کے مصداق میں اختلاف:

اِس کے مصداق میں اختلاف ہے کہ اِس سے کیا مراد ہے، اِس میں تین قول ہیں:

1. اِس سے مراد قیامت کی علامت ہے، یعنی وہ دھواں جو قربِ قیامت میں رونما ہو گا، تفصیل گزر چکی ہے۔
2. اِس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعاء کا اثر ہے جو قحط کی شکل میں قریش مکہ کو پیش آیا تھا، جب اُن پر قحط پڑا تو وہ مصیبت میں مبتلاء ہوئے، کھانے پینے کی ہر چیز ختم ہو گئی یہاں تک کہ وہ مردار کھانے پر مجبور ہو گئے، بھوک کے عالَم میں اُن کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ اُن کو ہر طرف فضا میں آسمان میں دھواں ہی دھواں محسوس ہوتا تھا۔
3. اِس سے مراد وہ گرد و غبار ہے جو فتح مکہ کے دن مکہ مکرّمہ کے آسمان پر چھا گیا تھا۔(معارف القرآن عثمانی:7/760)

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا:

چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ آفتاب کو ہر دن مشرق سے طلوع ہونے کا اذن ملتا ہے، ایک دن اسے مشرق کے بجائے مغرب کی جانب سے طلوع ہونے کا حکم ہوگا۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں داخل ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتھے، جب سورج غروب ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! کیا تم جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے نیچے جا کر سجدہ کی اجازت مانگتا ہے اسے اجازت مل جاتی ہے (ایک دن ایسا آئے گا کہ) اس سے کہا جائے گا کہ جاوہیں واپس لوٹ جا جہاں سے آیا ہے، پس وہ مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٌ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ، قَالَ:يَا أَبَا ذَرٍّ، هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ؟قَالَ: قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ:فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ، فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔(مسلم:159)

قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا، جب وہ مغرب سے طلوع ہو گا تو لوگ سارے ایمان لے آئیں گے لیکن اُس وقت کسی کو ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان میں نیک کام نہ کئے ہوں۔لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ فَيَوْمَئِذٍ {لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا}۔(مسلم:157)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر عرش کے نیچے آتا ہے، وہاں سجدہ میں گر جاتا ہے (اس سجدہ کا مفہوم اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے) پھر اسی حال میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو حکم ہوتا ہے کہ اُٹھ جا اور جا جہاں سے آیا ہے، تو وہ لوٹ آتا ہے اور اپنے نکلنے کی جگہ سے نکلتا ہے۔ پھر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر عرش کے نیچے آتا ہے اور سجدہ کرتا ہے۔ پھر اسی حال میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا

جاتا ہے کہ اُٹھ جا اور لوٹ جا جہاں سے آیا ہے۔ وہ پھر اپنے نکلنے کی جگہ سے نکلتا ہے۔ اور پھر اسی طرح چلتا ہے۔ ایک بار اسی طرح چلے گا اور لوگوں کو اس کی چال میں کوئی فرق محسوس نہ ہو گا یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر عرش کے نیچے آئے گا۔ اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ اُٹھ جا اور مغرب کی طرف سے نکل جدھر تو غروب ہوتا ہے، تو وہ مغرب کی طرف سے نکلے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کب ہو گا؟ (یعنی سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا) یہ اس وقت ہو گا جب کسی کو ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان میں نیک کام نہ کئے ہوں۔ أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ؟قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ:إِنَّ هَذِهِ تَجْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، فَلَا تَزَالُ كَذَلِكَ........ الخ۔(مسلم:159)

طلوعِ شمس اور خروجِ دابۃ الارض میں پہلے کیا پیش آئے گا:

سورج کا مغرب سے طلوع ہونے کا واقعہ پہلے پیش آئے گا یا دابۃ الارض کا خروج، اِس بارے میں دو قول ہیں :

علّامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے روایات کی رُو سے دابۃ الارض کا خروج پہلے ذکر کیا ہے جبکہ صاحبِ مستدرکِ حاکم علّامہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے طلوعِ شمس کے واقعہ کو پہلے بتلایا ہے۔ (علاماتِ قیامت اور نزولِ مسیح:74)

علّامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد دابۃ الارض کا خروج بھی بالکل اُسی دن ہو گا اور مقصد یہ ہو گا کہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد ایمان کے قبول ہونے کا دروازہ تو بند ہو گیا اب دابۃ الارض بھی زمین سے نکل کر اہلِ ایمان و اہلِ کفر کے درمیان خطِ امتیاز کھینچ دے گا، ایمان والے اور کفار ایک دوسرے بالکل ممتاز ہو جائیں گے۔ (فتح الباری:11 / 353)

مغرب سے طلوعِ شمس کے بعد ایمان مقبول نہیں:

سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد کسی کافر کا ایمان مقبول اور کسی فاسق کی توبہ قبول نہیں ہو گی۔ ایک حدیث میں ہے کہ تین چیزیں جب ظہور پذیر ہو جائیں گی تو کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو، یا اس نے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہ کی ہو، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال کا ظاہر ہونا اور دابۃ الارض کا نکلنا۔ ثَلَاثٌ

إِذَا خَرَجْنَ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ۔(مسلم:158)

اِس حدیث میں تین چیزیں ذکر کی گئی ہیں جن کے بعد ایمان قبول نہیں ہوگا اور ان میں ایک دجال بھی ہے، لیکن راجح یہ ہے جیسا کہ دیگر صحیح اور متعدد روایات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے نکلنے کے بعد بھی ایمان قبول ہوگا، اِس لئے حدیث میں مذکورہ تینوں میں سے دجال کے علاوہ بقیہ دو چیزیں مراد ہیں، یعنی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دابۃ الارض کا نکلنا۔(فتح الباری:11/353)

دابۃ الارض کا خروج:

دابۃ الارض کا خروج بھی قیامت کی بڑی علامتوں میں سے ہے اور ارشاداتِ نبویہ میں بھی اس کو علاماتِ کبریٰ میں شامل کیا گیا ہے۔اِس کا ذکر خود قرآن کریم میں موجود ہے، چنانچہ ارشاد ہے:﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ﴾اور جب آن پڑے گی ان پر بات (یعنی وعدۂ قیامت کے پورا ہونے کا وقت قریب آلگے گا) تو ہم نکالیں گے ان کے لئے ایک چوپایہ زمین سے جو ان سے باتیں کرے گا کہ لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں لاتے تھے۔(النمل:82)

ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کی پہلی علامت جو لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگی، وہ آفتاب کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت لوگوں کے سامنے دابۃ الارض کا نکلنا ہے، ان میں سے جو پہلے ہو دوسری اس کے بعد متصل ہوگی۔إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا، طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى، وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا، فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبًا۔(مسلم:2941)

قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں:(1)دھواں۔(2)دجال۔(3)دابۃ الارض (زمین سے نکلنے والا جانور)۔(4)مغرب سے سورج کا نکلنا۔(5)حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا۔(6)یاجوج وماجوج کا نکلنا۔(7)زمین میں تین جگہ لوگوں کا دھنس جانا: ایک مشرق میں دھنسنا۔(8)دوسرا مغرب میں دھنسنا۔(9)تیسرا جزیرۃ العرب میں دھنسنا۔(10)ایک آگ جو قعرِ عدن (یمن) سے نکلے گی اور سب لوگوں کو ہنکا کر میدانِ حشر میں لے آئے گی،

جس مقام پر لوگ رات گزارنے یا آرام کرنے کے لئے ٹھہریں گے یہ آگ بھی ٹھہر جائے گی اور پھر اُن کو لے چلے گی۔ لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَالدُّخَانُ، وَالدَّابَّةُ، وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَخُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَثَلَاثُ خُسُوفٍ، خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنِ أَبْيَنَ، تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ، تَبِيتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا۔(ترمذی:4055)معناه من أقصى قعر أرض عدن وعدن مدينة معروفة مشهورة باليمن، كما في رواية مسلم : وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ۔(مسلم:2901)

ایک حدیث میں ہے کہ چھ چیزوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو، دخان، دجال، دابۃ الارض، مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا، عام فتنہ اور ہر شخص سے متعلق خاص فتنہ۔بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: الدَّجَّالَ، وَالدُّخَانَ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ۔(مسلم:2947)

دابۃ الارض کہاں سے نکلے گا:

1. مکہ مکرّمہ سے نکلے گا۔دَابَّةُ الْأَرْضِ تَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ۔(ابن ابی شیبہ، عن ابراہیم النخعی:37606)
2. دابۃ الارض اجیاد کی پہاڑی سے نکلے گا۔الدَّابَّةُ تَخْرُجُ مِنْ أَجْيَادَ۔(ابن ابی شیبہ عن عائشۃ:37607)
3. دابۃ الارض ایامِ تشریق میں جبکہ لوگ منیٰ میں ہوں گے، اجیاد کی پہاڑی سے نکلے گا۔تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ جَبَلِ أَجْيَادَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَالنَّاسُ بِمِنًى۔(ابن ابی شیبہ، عن عبد اللہ بن عمرو: 37608)
4. دابۃ الارض مزدلفہ کی شب میں نکلے گا جبکہ لوگ منی کی جانب جارہے ہوں گے۔تَخْرُجُ الدَّابَّةُ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَالنَّاسُ يَسِيرُونَ إِلَى مِنًى۔(ابن ابی شیبہ، عن عبد اللہ بن عمر:37605)
5. صفا کے اندر ایک شگاف پڑجائے گا اور اُس سے دابۃ الارض نکلے گا۔تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ صَدْعٍ فِي الصَّفَا۔(الفتن لنعیم، عن عبد اللہ بن عمر:1866)

دابۃ الارض کتنی مرتبہ نکلے گا:

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس کا خروج تین مرتبہ ہوگا۔ چنانچہ حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ نے دابۃ الارض کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: دابۃ تین مرتبہ ظاہر ہوگا، پہلی بار دیہات میں ظاہر ہوگا اور مکہ مکرمہ میں اِس کا تذکرہ بالکل نہ ہوگا اُس کے بعد وہ عرصہ دراز تک ظاہر نہ ہوگا، دوبارہ پھر نکلے گا تو اس کا تذکرہ دیہات میں بھی ہوگا اور مکہ مکرمہ میں بھی ہوگا، (تیسری بار نکلنے کے بارے میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر ایک مسجد حرام میں جو حرمت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی مسجد ہے اور سب سے زیادہ محترم ہے، لوگ موجود ہوں گے کہ اچانک دابۃ الارض ظاہر ہوجائے گا جو حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان آواز نکالتا ہوا اور سر سے مٹی جھاڑتا ہوا ظاہر ہوگا، لوگ اُس کے اچانک نکلنے سے خوفزدہ اور منتشر ہوجائیں گے، بہت سے لوگ اُس کی وجہ سے دور بھاگ جائیں گے، مومنین کی ایک جماعت ثابت قدم رہے گی، یہ مومن بندے یہ سمجھ کر اپنی جگہ جمے رہیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کرسکتے، لہٰذا بھاگنے سے کوئی فائدہ نہیں، یہ جانور مومن بندوں کے چہروں کو چمکا دے گا گویا کہ وہ ایک چمکدار ستارے کی طرح ہوجائیں گے اور پھر وہاں سے پشت پھیر کر چلا جائے گا (اور اس تیزی سے زمین میں گھومے پھرے گا کہ) کوئی پکڑنے کا ارادہ کرنے والا بھی اُس کو پکڑ نہیں سکے گا اور کوئی بھاگنے والا اُس سے نجات نہیں پاسکے گا، یہاں تک کہ ایک شخص نماز میں اس جانور سے پناہ مانگے گا تو وہ جانور اُس کے پیچھے سے آجائے گا کہ اے فلاں! اب تو نماز پڑھتا ہے؟ پھر وہ اُس کے چہرے پر نشان لگادے گا، اُس کے بعد یہ ہوگا کہ لوگ چلے پھریں گے، اموال میں شریک ہوں گے اور شہروں میں مل جل کر ساتھ رہیں گے (اور اس جانور کے نشان لگانے کا یہ اثر ہوگا کہ) مومن اور کافر میں خوب اچھی طرح امتیاز ہوگا کہ مومن کافر سے کہے گا کہ اے کافر! میرا حق اداء کردے، اور کافر مومن سے کہے گا کہ تو میرا حق اداء کردے۔لَهَا ثَلَاثُ خَرَجَاتٍ مِنَ الدَّهْرِ فَتَخْرُجُ فِي أَقْصَى الْبَادِيَةِ وَلَا يَدْخُلُ ذِكْرُهَا الْقَرْيَةَ يَعْنِي مَكَّةَ ثُمَّ تَكْمُنُ زَمَانًا طَوِيلًا، ثُمَّ تَخْرُجُ خَرْجَةً أُخْرَى دُونَ ذَلِكَ فَيَعْلُو ذِكْرُهَا فِي أَهْلِ الْبَادِيَةِ وَيَدْخُلُ ذِكْرُهَا الْقَرْيَةَ» يَعْنِي مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثُمَّ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي أَعْظَمِ الْمَسَاجِدِ عَلَى اللَّهِ حُرْمَةً خَيْرِهَا وَأَكْرَمِهَا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَمْ يَرُعْهُمْ إِلَّا وَهِيَ تَرْغُو بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ تَنْفُضُ عَنْ رَأْسِهَا التُّرَابَ .... الخ۔(مسند ابی داوٗد طیالسی:1165)تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى

يُضْرَبَ فِيهَا رِجَالٌ ، ثُمَّ تَخْرُجُ الثَّالِثَةُ عِنْدَ أَعْظَمِ مَسَاجِدِكُمْ ، فَتَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ عِنْدَ رَجُلٍ فَتَقُولُ: مَا يَجْمَعُكُمْ عِنْدَ عَدُوِّ اللَّهِ ، فَيَبْتَدِرُونَ فَتَسِمُ الْكَافِرَ۔(ابن ابی شیبہ:37285)

دابۃ الارض کیا کرے گا:

دابۃ الارض نکلے گا اور اس کے ساتھ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا، وہ مومن کے چہروں کو روشن کردے گا اور کافر کی ناک پر مہر لگادے گا۔(جس کی وجہ سے دل کے کفر کی سیاہی اس کے منہ پر چھاجائے گی، جس سے مؤمن و کافر کے درمیان ایسا امتیاز ہوجائے گا کہ مجلس میں مؤمن و کافر الگ الگ پہچانے جائیں گے۔تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، وَعَصَا مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ، عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا، وَتَخْطِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتِمِ۔(ابن ماجہ:4066)(ترمذی:3187)

ہر مومن کی روح کا قبض ہوجانا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کے قریب ایک ہوا چلے گی جس میں ہر مومن کی روح کو قبض کرلیا جائے گا۔تَجِيءُ رِيحٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، تُقْبَضُ فِيهَا أَرْوَاحُ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔(مسند احمد :15463)

اللہ تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا، وہ ان کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور بُرے بد ذات لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح سر عام ایک دوسرے سے زنا کریں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ، يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ۔(مسلم:2937)

قرآن کریم اُٹھالیا جائے گا:

حضرت شدّاد رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل فرماتے ہیں: قرآن کریم کو ضرور بالضرور تمہارے درمیان سے اُٹھالیا جائے گا، حضرت شداد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا کہ کیسے اُٹھالیا جائے گا حالآنکہ اس کو ہم نے اپنے سینوں میں اور اپنے مصاحف میں محفوظ کیا ہوا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے اوپر ایسی رات

گزرے گی کہ کسی بندے کے دل میں اس کا کوئی حصہ نہیں بچے گا اور نہ ہی کسی قرآن کریم کے کسی نسخہ میں کچھ موجود ہو گا، صبح لوگ اِس حالت میں کریں گے جیسے فقراء، جانور۔عَنْ شَدَّادٍ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: «لَيُنْتَزَعَنَّ هَذَا الْقُرْآنُ مِنْ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ» قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، كَيْفَ يُنْتَزَعُ وَقَدْ أَثْبَتْنَاهُ فِي صُدُورِنَا وَأَثْبَتْنَاهُ فِي مَصَاحِفِنَا؟ قَالَ: " يُسْرَى عَلَيْهِ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقَى فِي قَلْبِ عَبْدٍ مِنْهُ وَلَا مُصْحَفٍ مِنْهُ شَيْءٌ، وَيُصْبِحُ النَّاسُ فُقَرَاءَ كَالْبَهَائِمِ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ {وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا} [الإسراء: 86] ۔(مصنف عبد الرزاق:5980)

قرآن کریم پر ایک رات ضرور ایسی گزرے گی کہ کسی مصحف میں قرآن کریم کی کوئی آیت نہیں چھوڑی جائے گی اور نہ ہی کسی کے دل میں چھوڑا جائے گا، سب کچھ اُٹھ جائے گا۔لَيُسْرَيَنَّ عَلَى الْقُرْآنِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَلَا يُتْرَكُ آيَةٌ فِي مُصْحَفٍ، وَلَا فِي قَلْبِ أَحَدٍ إِلَّا رُفِعَتْ۔(سنن دارمی:3386)

دین بالکل اجنبی ہو جائے گا:

یعنی اِسلام جس طرح اپنی اولِ آفرینش میں اجنبی تھا، کوئی اُس کو پہچانتا نہ تھا، پھر رفتہ رفتہ اُس کو جاننے سمجھنے والے بلکہ اُس پر جانیں نچھاور کرنے والے پیدا ہوتے گئے اِس طرح ایک وقت ایسا آئے گا کہ ایک مرتبہ پھر سے دین اجنبی اور غیر مانوس ہو جائے گا، اُس کو پہچاننے والے دنیا سے ختم ہو جائیں گے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: بے شک اِسلام اجنبیت کی حالت میں شروع ہوا تھا اور عنقریب پھر یہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا، پس خوشخبری ہے غرباء کے لئے (جو زمانے میں اجنبی ہونے کے باوجود بھی اِسلام کو تھامے رہیں گے)۔إِنَّ الإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ۔(ترمذی:2629)

۔يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، حَتَّى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ، وَلَا صَلَاةٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ، وَلَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ، فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَتَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ، يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَنَحْنُ نَقُولُهَا " فَقَالَ لَهُ صِلَةُ: مَا تُغْنِي عَنْهُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَهُمْ لَا يَدْرُونَ مَا صَلَاةٌ، وَلَا صِيَامٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ،

ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: «يَا صِلَةُ، تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ» ثَلَاثًا۔(ابن ماجہ:4049)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: بے شک اِس دین کے لئے آنا بھی ہے اور پیٹھ کر جانا بھی ہے (یعنی عروج بھی ہے اور زوال بھی) عروج یہ ہے کہ قبیلہ سارا کا سارا دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرلے گا یہاں تک کہ سوائے چند ایک کے کوئی فاسق نہیں رہے گا، دو فاسق بھی ہوں گے تو ذلیل ہوں گے، اگر زبردستی مل کر کچھ (دین کے خلاف) بولیں گے تو اُن کو خوب مارا جائے گا۔ اور بے شک اِس دین کا زوال یہ ہے کہ پورا کا پورا قبیلہ بے رحم اور سنگدل ہوجائے گا، سوائے چند ایک کے کوئی دین میں سمجھ رکھنے والا نہیں رہے گا، دو دین کی سمجھ رکھنے والے بھی ہوں گے تو وہ ذلیل اور رسوا ہوں گے، وہ دونوں اگر زبردستی مل کر کوئی (دین کی بات) کریں گے تو اُن پر ظلم ڈھایا جائے گا۔ اِس امّت کے آخر کے لوگ اوّل کے اَسلاف پر لعنت کریں گے ، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھی طرح سے سُن لو! پھر اُن کے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھٹکار پڑے گی، یہاں تک کہ وہ کھلم کھلا شراب پئیں گے ، اُن کی حالت اِس قدر بدتر ہوجائے گی کہ راستہ چلتی ہوئی کوئی عورت کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے گی تو اُن لوگوں میں سے کوئی شخص اُٹھ کر (بدکاری کے لئے) عورت کا دامن اِس طرح اُٹھائے گا جیسا کہ کسی دنبی کی دُم اُٹھاتے ہیں، پس اُس وقت کوئی کہنے والا کہے گا کہ عورت کو لے کر دیوار کی اوٹ میں چلے جاؤ، وہ کہنے والا اُس دن اُن لوگوں میں اجر و ثواب کے اعتبار سے ایسا ہوگا جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تمہارے درمیان مرتبہ رکھتے ہیں، پس اُس دن جس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تو اُس کے لئے ایسے پچاس لوگوں کا اجر و ثواب کا ہوگا جنہوں نے مجھے دیکھا، مجھ پر ایمان لائے، میری اطاعت کی اور میری اتباع کی۔ یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔ إِنَّ لِهَذَا الدِّينِ إِقْبَالًا وَإِدْبَارًا، أَلَا وَإِنَّ مِنْ إِقْبَالِ هَذَا الدِّينِ أَنْ تَفْقَهَ الْقَبِيلَةُ بِأَسْرِهَا حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا الْفَاسِقُ، وَالْفَاسِقَانِ ذَلِيلَانِ فِيهَا، إِنْ تَكَلَّمَا قُهِرَا وَاضْطُهِدَا، وَإِنَّ مِنْ إِدْبَارِ هَذَا الدِّينِ، أَنْ تَجْفُوَ الْقَبِيلَةُ بِأَسْرِهَا، فَلَا يَبْقَى إِلَّا الْفَقِيهُ وَالْفَقِيهَانِ، فَهُمَا ذَلِيلَانِ إِنْ تَكَلَّمَا قُهِرَا وَاضْطُهِدَا، وَيَلْعَنُ آخِرُ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، أَلَا وَعَلَيْهِمْ حَلَّتِ اللَّعْنَةُ حَتَّى يَشْرَبُوا الْخَمْرَ عَلَانِيَةً حَتَّى تَمُرَّ الْمَرْأَةُ بِالْقَوْمِ، فَيَقُومُ إِلَيْهَا بَعْضُهُمْ، فَيَرْفَعُ بِذَيْلِهَا كَمَا يُرْفَعُ بِذَنَبِ النَّعْجَةِ، فَقَائِلٌ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ: أَلَا وَارِ مِنْهَا وَرَاءَ الْحَائِطِ، فَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِيهِمْ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِيكُمْ، فَمَنْ أَمَرَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَلَهُ أَجْرُ خَمْسِينَ مِمَّنْ رَآنِي، وَآمَنَ بِي وَأَطَاعَنِي وَتَابَعَنِي۔(طبرانی کبیر:7807)عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللہ عَنْه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ إِقْبَالًا وَإِدْبَارًا وَإِنَّ لِهَذَا الدِّينِ إِقْبَالًا وَإِدْبَارًا، وَإِنَّ مِنْ إِقْبَالِ هَذَا الدِّينِ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ، حَتَّى إِنَّ الْقَبِيلَةَ لَتَفَقَّهُ مِنْ عِنْدِ آخِرِهَا، حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا الفاسق أو الفاسقان، فَهُمَا مَقْهُورَانِ، مَقْمُوعَانِ، ذَلِيلَانِ، إِنْ تَكَلَّمَا أَوْ نَطَقَا

قُمِعَا، وَقُهِرَا، وَاضْطُهِدَا، ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ إِدْبَارِ هَذَا الدِّينِ أَنْ تَجْفُوَ الْقَبِيلَةُ كُلُّهَا مِنْ عِنْدِ آخِرِهَا حَتَّى لا يبقى فيها إِلَّا الفقيه أو الفقيهان، فَهُمَا مَقْهُورَانِ، مَقْمُوعَانِ، ذَلِيلَانِ، إِنْ تَكَلَّمَا أَوْ نَطَقَا قُمِعَا وَقُهِرَا، وَاضْطُهِدَا، وَقِيلَ لَهُمَا أَتَطْغَيَانِ عَلَيْنَا؟ حَتَّى يُشْرَبَ الْخَمْرُ في ناديهم المنكر، وَمَجَالِسِهِمْ، وَأَسْوَاقِهِمْ، وَتُنْحَلُ الْخَمْرُ غَيْرَ اسْمِهَا، حَتَّى يَلْعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، إلاَّ حلت عليه اللَّعْنَةُ وَيَقُولُونَ: لَا بَأْسَ بِهَذَا الشَّرَاب. يَشْرَبُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ مَا بَدَا لَهُ، ثُمَّ يَكُفُّ عَنْهُ، حَتَّى تَمُرَّ الْمَرْأَةُ فَيَقُومُ إِلَيْهَا، فَيَرْفَعُ ذَيْلَهَا فَيَنْكِحُهَا وَهُمْ يَنْظُرُونَ، كَمَا يَرْفَعُ ذَيْلَ النَّعْجَةِ، وَرَفَعَ ثَوْبًا عَلَيْهِ مِنْ هَذِهِ السُّحُولِيَّةِ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ: لَوْ تَجَنَّبْتُمُوهَا عَنِ الطَّرِيقِ، فَذَلِكَ فِيهِمْ كَأَبِي بكر وعمر رَضِيَ الله عَنْهما، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ وَأَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَلَهُ أَجْرُ خَمْسِينَ مِمَّنْ صَحِبَنِي وَآمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي ۔(*المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ لابن الحجر*:4471)

۔لا تقوم الساعة حتى يجعل كتاب الله عارا ويكون الإسلام غريبا وحتى ينقص العلم ويهرم الزمان وينقص عمر البشر وينقص السنون والثمرات ويؤتمن التهماء ويصدق الكاذب ويكذب الصادق ويكثر الهرج قالوا وما الهرج يا رسول الله قال القتل القتل وحتى تبنى الغرف فتطاول وحتى تحزن ذوات الأولاد وتفرح العواقر ويظهر البغي والحسد والشح ويغيض العلم غيضا ويفيض الجهل فيضا ويكون الولد غيظا والشتاء قيظا وحتى يجهر بالفحشاء وتزول الأرض زوالا۔(*تاریخ دمشق لابن عساکر*:21/274)(*کنز العمال*:38577) ۔عن محمد بن عروة السعدي قال قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) من أشراط الساعة إخراب العامر وإعمار الخراب۔(*تاریخ دمشق لابن عساکر*:52/394)(*کنز العمال*:38534)